Posted on Kitab Nagri

چاہوں میں یانہ

کتاب نگری اسپیشل

از قلم: آئلہ نور

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہنے کو محبت ہے لیکن

اب ایسی محبت کیا کرنی

جو نیند چرا لے آنکھوں سے

جو خواب دکھا کر پھولوں کے تعبیر میں کانٹے دے جائے

Posted on Kitab Nagri

جو غم کی کالی راتوں سے آس کا ہر جگنو لے جائے

جو خواب سجاتی آنکھوں کو آنسو ہی آنسو دے جائے۔

جو مشکل کر دے جینے کو جو مرنے کو آسان کرے

وہ دل جو پیار کا مندر ہو یادوں کو مہمان کرے

اب ایسی محبت کیا کرنی

جو عمر کی نقدی لے جائے اور پھر بھی جھولی خالی ہو

وہ صورت دل کا روگ بنے جو صورت دیکھی بھالی ہو

جو قیس بنا دے انسان کو جو رانجھا اور فرہاد کرے

اب ایسی محبت کیا کرنی جو خوشیوں کو برباد کرے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیکھو تو محبت کے بارے ہر شخص یہی کہتا ہے

سوچو تو محبت کے اندر اک درد ہمیشہ رہتا ہے

پھر بھی جو چیز محبت ہے کب ان باتوں سے ڈرتی ہے

کب ان کے باندھے رکتی ہے

Posted on Kitab Nagri

جس دل میں اسکو بسنا ہو چپکے سے بس جاتی ہے

اک بار محبت ہو جائے

پھر چاہے مشکل جینا ہو یا جھولی خالی رہ جائے

یا آنکھیں آنسو بن جائیں

یارا نجھا اور فرہاد کرے

پھر اس کی حکومت ہوتی ہے

آباد کرے برباد کرے

اک بار محبت ہو جائے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کب ان باتوں سے ڈرتی ہے

کب ان کے باندھے رکتی ہے

جس دل میں اس کو بسنا ہو یہ چپکے سے بس جاتی ہے

Posted on Kitab Nagri

"میں تم سے محبت کرتا ہوں ماہی، کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں؟؟ کیا میری محبت ہم دونوں کی زندگی گزارنے کیلئے کافی نہیں؟

پہلے میں تمہارے لئے اہم تھا لیکن اب تمہارے لئے پیسا اہم ہو گیا ہے

۔ محبت تو دل میں دائمی جگہ کا نام ہے جسکا کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ اس مقام پہ شاید میں کبھی تھا ہی نہیں جسکا ردوبدل آج پیسا ہے۔

بانو قدسیہ کہتی ہیں کہ محبت کی بھیک مانگ لینی چاہیئے تو کیا تم مجھے بھیک میں تھوڑی سی محبت دے سکتی ہو؟؟ کچھ وقت انتظار کر لو پھر ہم دونوں کیلئے میں اچھا اور بڑا گھر خریدنے کے قابل ہو سکوں گا۔ تمہارے قدموں میں دنیا کی دولت لا کے ڈھیر کر دونگا۔

تم تو میری ماہی ہو نا،،، صرف میری جو کبھی بے وفائی نہیں کر سکتی،، جو کبھی اپنے وفا کے وعدوں سے نہیں پھر سکتی۔ میں پاس لوٹ آؤ مت تڑپاؤ اتنا کہ بعد میں جب تم لوٹ کے آؤ تو مجھے یکسر مختلف پاؤ. "اس کی آواز بھاری تھی۔ شاید وہ رات سویا نہیں تھا۔ وہ اونچا لمبا مرد اس سنگدل لڑکی کے قدموں میں بیٹھا فریاد کر تھا۔

اپنی محبت کی بھیک جھولی پھیلا کر مانگتے ہوئے وہ سوچتا رہا تھا کہ اسے محبت مل جائیگی۔ نادان تھا۔ امید لگائے بیٹھا تھا کہ اسے خالی دامن نہیں لوٹایا جائیگا۔

Posted on Kitab Nagri

گندمی صاف رنگت،عام نین نقش والی اس عام سی لڑکی کی گردن غرور سے اکڑ گئی۔وہ اپنے آپ کو بہت خاص سمجھ بیٹھی تھی۔ آخر اسکے قدموں میں اتناوجیہامرد بیٹھاہوامحبت کی فریاد کر رہاتھا۔

"میں تمہاری کبھی تھی ہی نہیں،،تمہارے پاس لوٹ آنے کیلئے وجوہات ہے ہی نہیں،،محبت سے انسان کادل ضرور بھر سکتاہے لیکن پیٹ نہیں۔تم چاہے مجھے دووقت کی روٹی کھلاسکتے ہو لیکن وہ آسائشیں کبھی نہیں دے سکتے جو مجھے منسٹر کااکلوتابیٹادے سکتاہے۔

بھیک میں ملی ہوئی محبت مانگنے والوں کے دامن ہمیشہ خالی رہتے ہیں۔تمہارے اندر ہی کوئی کمی موجود ہو گی جو بھیک مانگنے کی نوبت آئی۔

وہ سب محبت نہیں وقت گزاری تھی،وقت گزاری سمجھتے ہونا۔۔؟

اپنافالتووقت تمہارے ساتھ رنگین بناکر میں خود کی دلی تسکین چاہتی تھی ورنہ تم میں ایسا کیاہے جو میں تم سے بات کروں۔یہ سب فسانے ہیں،تم بھی کوئی اور لڑکی دیکھو جسے محض دووقت کی روٹی سے غرض ہو۔اپنایہ وقت بہتر جگہ گزارو۔"ماہین نے نخوت سے کہااور اسے خالی دامن لوٹاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اسکے قدموں کی خاک بناہاراہوافقیر جسکاکشکول بالکل خالی رہ گیاتھا۔اسکے دل کی طرح۔

پارک میں اکادکالوگوں کی آن جان تھی۔یہ ایک پبلک پارک تھاجہاں وہ دونوں اکثر وقت گزارا کرتے تھے لیکن اس لڑکے کبھی ماہین سے وقت گزاری نہیں کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

گندمی صاف رنگت،عام نین نقش والی اس عام سی لڑکی کی گردن غرور سے اکڑ گئی۔وہ اپنے آپ کو بہت خاص سمجھ بیٹھی تھی۔ آخر اسکے قدموں میں اتناوجیہامرد بیٹھاہوامحبت کی فریاد کر رہاتھا۔

"میں تمہاری کبھی تھی ہی نہیں،،تمہارے پاس لوٹ آنے کیلئے وجوہات ہے ہی نہیں،،محبت سے انسان کادل ضرور بھر سکتاہے لیکن پیٹ نہیں۔تم چاہے مجھے دووقت کی روٹی کھلاسکتے ہو لیکن وہ آسائشیں کبھی نہیں دے سکتے جو مجھے منسٹر کااکلوتابیٹادے سکتاہے۔

بھیک میں ملی ہوئی محبت مانگنے والوں کے دامن ہمیشہ خالی رہتے ہیں۔تمہارے اندر ہی کوئی کمی موجود ہو گی جو بھیک مانگنے کی نوبت آئی۔

وہ سب محبت نہیں وقت گزاری تھی،وقت گزاری سمجھتے ہونا۔۔؟

اپنافالتووقت تمہارے ساتھ رنگین بناکر میں خود کی دلی تسکین چاہتی تھی ورنہ تم میں ایسا کیاہے جو میں تم سے بات کروں۔یہ سب فسانے ہیں،تم بھی کوئی اور لڑکی دیکھو جسے محض دووقت کی روٹی سے غرض ہو۔اپنایہ وقت بہتر جگہ گزارو۔"ماہین نے نخوت سے کہااور اسے خالی دامن لوٹاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ اسکے قدموں کی خاک بناہاراہوافقیر جسکاکشکول بالکل خالی رہ گیاتھا۔اسکے دل کی طرح۔

پارک میں اکادکالوگوں کی آن جان تھی۔یہ ایک پبلک پارک تھاجہاں وہ دونوں اکثر وقت گزارا کرتے تھے لیکن اس لڑکے کبھی ماہین سے وقت گزاری نہیں کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم نے اپنی دلی تسکین کیلئے میرے دل کی دنیا تباہ کر دی،، تم نے سب کچھ جانتے بوجھتے مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسایا تھا،اس وقت بھی تم میرے حالات سے آگاہ تھی تب تم میری محبت کا دم بھرتی تھی اور آج دامن چھوڑا رہی ہو،، ان سالوں کا کون حساب دیگا جنہیں میں نے تمہارے پیچھے برباد کیا ہے۔ میری ان سیاہ راتوں کا کون جوابدہ ہے جن میں تمہارے ہجر نے تڑپایا ہے۔ وہ خواب جو میں نے ہمارے مستقبل کے دیکھے تھے،وہ میری آنکھوں میں چبھنے لگے ہیں کہ میری بصارت جانے کا خدشہ رہتا ہے۔"

وہ اپنے دل کی بے ایمانیوں پر دنگ رہا گیا تھا جو اسکے صاف صاف انکار کرنے پر بھی اسکے قدموں میں بچھا جا رہا تھا۔ ماہین کی چند دنوں کی بے اعتنائی نے ہی اس پر یہ حقیقت اشکار کر دی تھی کہ وہ اپنے پورے طمطراق کے ساتھ اسکے دل کی زمین پہ قبضہ جما چکی ہے۔

"میں نے کبھی تمہیں اس وقت گزاری کو سر لیس لینے کا نہیں کہا تھا۔ میں نے تمہیں یہ سب کرنے کا نہیں کہا تھا۔ تم کتنی ہی محنت کر لو ایسا لائف اسٹائل تم مر کر کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔

تم اس لڑکی کے پاس جاؤ جسے تمہاری دی ہوئی دو وقت کی روٹی ضرورت ہو۔ وہ تمہیں تہے دل سے قبول کر لے گی۔" ماہین کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکراتی اسکے کانوں میں زہر گھول رہی تھی۔

وہ کتنے ہی گھنٹے اسکی باتیں سنا کرتا تھا لیکن اب اسکا ایک ایک لفظ دل چھنی کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ہمیشہ ساتھ رہنے کی

عادت کچھ نہیں ہوتی

جو لمحے مل گئے

ریاضت کچھ نہیں ہوتی

تعلق ٹوٹ جاتے ہیں

سفینے ڈوب جاتے ہیں

یہ سب کہنے کی بات ہے

حقیقت کچھ نہیں ہوتی

کسی نے چھوڑ کر جانا ہو

تو پھر چھوڑ جاتا ہے

بچھڑنا ہو تو صدیوں کی

رفاقت کچھ نہیں ہوتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"کیا دولت انسان کیلئے اتنی ضروری ہے،؟؟کیا دولت کے بغیر محبت بے مول ہے۔۔؟؟کیا دولت مند انسان کو ہی محبت ملتی ہے۔۔؟؟"بیک وقت کئی سوالات اسکے ذہن میں سر اٹھانے لگے۔

ماہین نے منہ کا زاویہ بگاڑا اور ہیل کی ٹک ٹک کے ساتھ اس سے دور ہوتی پارک کے گیٹ سے نکلتی چلی گئی۔اسے آج ایک بات سمجھ آچکی تھی کہ محبت کرنے سے پہلے پیسا ضرور کمالینا چاہیئے کیونکہ اکثر غریب کی محبت کو امیر خرید کر لے جاتے ہیں

مال غنیمت سمجھ کے چھوڑ گیا ایک دن

وہ شخص جو وعدے کیا کرتا تھا ہمیشہ ساتھ رہنے کے۔

چیخ کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔یہ خواب دردناک حقیقت بن کے اسکے سامنے کھڑا تھا۔ماہین کے چھوڑ جانے کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے حقیقت کی طرح گھوم رہا تھا۔

اس نے کتنی راتیں اس خواب کے زیر اثر درد میں کاٹی تھی۔اسکا رواں رواں کانپ رہا تھا۔

بوسیدہ دیواریں،ایک لکڑی کا پلنگ اور ایک میز اور کرسی کمرے میں موجود تھا۔سامنے ہی اسکی کامیابیوں کے میڈل اور سرٹیفیکیٹ قطار سے دیوار میں ٹنگے ہوئے تھے۔

اتنی کامیابیوں کے بعد بھی ایک خسارہ رہ گیا تھا۔اس لڑکی کے پیچھے اس نے اپنی زندگی کے انمول سال ضائع کئے تھے۔ناکامی کا سامنا کہا تھا پھر بھی وہ اسے ٹھکرا چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ایک ناکامی اور خسارے کا انسان کو عمر بھر کا ملال دے جاتا ہے۔

اس نے سائڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کر پانی گلاس میں انڈیلا اور حلق میں انڈیلا۔ اسکی پیشانی پسینے سے شرابور تھی، دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بیتاب تھا۔ بلب کہ مدھم روشنی میں اسکا صبیح چہرہ منور تھا۔ بڑھی ہوئی بے ترتیب شیو، بکھرے بال، عرق آلود پیشانی، آنکھوں کے نیچے ہلکے، سیاہ ویران آنکھیں، وہ اس وقت قابل رحم حالت میں موجود تھا۔

اس نے دیوار میں نسب گھڑی میں نظر دوڑائی تو رات کے تین بج رہے تھے۔ وہ گہرا سانس خارج کرتے اٹھا اور چپل میں پیر اڑستے ہوئے واشروم تک پہنچا۔ دل ہنوز اپنی رفتار سے زیادہ تیز دھڑک رہا تھا۔ چند منٹ بعد وہ بھیگے چہرے اور بالوں کے ساتھ باہر نکلا اور ٹیبل سے جائے نماز اٹھاتے ہوئے قبلے کی جانب رخ کر کے جائے نماز بچھائی۔ اس نے ٹوپی پہنے کے بعد دو رکعت نماز نفل کی نیت باندھی۔ وہ سجدے میں جا رہا تھا۔ ویران آنکھوں سے اشک بہنا شروع ہو چکے تھے۔ وہ جو ساکت دھندلی نگاہوں سے سب دیکھ رہا تھا، اب سب کچھ واضع ہوتا جا رہا تھا۔ اسے اللہ سے محبت کرنی چاہیئے تھی کیونکہ وہی تو ہے جو ہماری محبت کا جواب محبت سے دیتا ہے۔ اتنی غلطیوں گناہوں کے بعد بھی ہمیں معاف فرما دیتا ہے۔ اسکے نزدیک تو ہر امیر غریب ایک برابر ہوتا ہے جب وہ کسی چیز سے تمہیں محروم کرتا ہے تو اس سے دگنی ایسی ہزاروں نعمتوں سے نواز دیتا ہے جس کے تم قابل بھی نہیں ہوتے تو پھر بس راضی ہو جاؤ! کیونکہ معجزے صبر مانگتے ہیں اور تقدیر شکر کرنے والوں کی بدلتی ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

اگر وہ سب مکمل کرنے لگ جائے،

تو کونسا دکھ ہمیں سجدے تک لائے گا؟

کونسا درد ہمیں تہجد کے وقت اٹھ کر رونے پر مجبور کرے گا؟

کونسا کرب ہمیں اسکے قریب کرے گا۔

اگر وہ سب مکمل کر دے ہم تو پھر اس سے دور ہو جائیں گے.

درد ضروری ہوتے ہیں، یہی تو ہمیں اس در تک لے جاتے ہیں جہاں ہمارے ہر درد کی دوا موجود ہوتی ہے۔ درد سے رشتہ جڑ جانے کے بعد انسان کو سکون محض اللہ کی ذات سے حاصل ہوتی تھی۔

وہ جیسے جیسے سجدے کر رہا تھا دل کی بے قابو ہوتی دھڑکنیں نارمل ہو رہی تھی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی صورت میں درد بہہ رہا تھا۔ اسکی بہت سی راتوں کی طرح آج بھی یونہی رات گزرنے والی تھی۔

www.kitabnagri.com

"ایزل یار تم اتنے ہینڈسم بندے کو اگنور کیسے کر سکتی ہو،، وہ روزانہ راستے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوتا ہے اور جس دن تم نہیں آتی تو اسکی بے چین نظریں تمہیں ہی تلاش کرتی ہیں۔۔" تانیہ اسکے قدم سے قدم ملاتی اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگی تو وہ کان کی لو تک غصے سے سرخ ہو گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"میرا ان سے ایسا کوئی تعلق نہیں ہے جسکی بنا پر وہ میرا انتظار کریں۔ ہو سکتا ہے وہ تمہارا انتظار کرتے ہوں۔ انہوں نے کبھی کوئی بات نہیں کی جسکی وجہ سے میں انہیں جا کے بول سکوں کہ وہ یہاں نہ کھڑے ہوں۔ انکی مرضی وہ جہاں چاہے کھڑے ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ سڑک صرف میری نہیں ہے۔۔"اس نے سنجیدگی سے بولتے ہوئے سامنے روڈ پر نظریں جما دیں۔ اسکی کانچ سی کالی آنکھیں جھکی ہوئی تھی جیسے کبھی سر نہ اٹھانے کی قسم کھائی ہو۔ سڑک پہ تقریباً سناٹا تھا، چند ایک دکانیں کھلی ہوئی تھی کیونکہ موسم گرم کی شروعات اور دوپہر کا وقت تھا، خالی آسمان پہ محض سورج چمک رہا تھا جسکی تپش سے زمین تپ رہی تھی۔ آسمان پر پرندوں کا نام و نشان نہیں تھا۔

"میرے لئے کھڑا نہیں ہوتا وہ، تمہیں دیکھ کر جو چمک اسکی آنکھوں میں آجاتی ہے نا وہ سب راز فاش کر دیتی ہے۔ تم اتنے دنوں سے نہیں آئی تو وہ مجھے نہیں تمہیں تلاش کر رہا تھا۔"تانیہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم اسے کسی دانشمند کی طرح سمجھا رہی تھی۔

"بہر حال تم اپنی یہ عقل کبھی پڑھائی میں بھی لگا لیا کرو جو ایک انجان کے مشاہدہ کرنے میں لگا دی۔ وہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں یہ انکا اپنا مسئلہ جب تک کوئی بات میری ذات تک نہیں آتی میں چپ ہوں،"وہ سر جھکائے بولتی جا رہی تھی۔ وہ دونوں اب گلی سے گزرتی گلی کے کونے تک آگئی تھی۔

صفیان اپنی صاف گندمی رنگت، سیاہ آنکھیں، ہلکی داڑھی، لمبے چوڑے وجود پر وائٹ ڈھیلی ٹی شرٹ اور براؤن پینٹ پہنے، سر پر پہنا براؤن کیپ جس سے اسکے سیاہ بال گر کر ماتھے پر آرہے تھے۔ اپنی

Posted on Kitab Nagri

بائک سے ٹیک لگائے متفکر کھڑا تھا۔سیاہ آنکھیں سورج کی تیز کرنوں میں کسی کو تلاش کر رہی تھی، چلچلاتی دھوپ میں گویا سامنے سے آتے وجود کو دیکھ کر اسکی سیاہ آنکھوں میں ٹھنڈک اتری۔وہ یکلخت لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان دونوں کی جانب آیا۔

"اتنے دن سے کہاں غائب تھی تم،،،احساس بھی ہے تمہیں کہ میں کتنا پریشان ہو گیا تھا، تمہارے کالج کے آنے سے جانے تک کے وقت میں روزانہ اس انتظار میں رہتا تھا کہ آج تم آجاؤ، کم از کم مجھے اپنی خیریت کا تو بتا ہی سکتی تھی،

میں جب تمہارے گھر آیا تم نا جانے کہاں غائب تھی۔میں بہانے بہانے سے پانچ بار گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کے چلا جاتا تھا لیکن تم نے سامنے آنے کی فرصت تک نہیں کی۔

جواب دو مجھے اس سب کا، تمہاری لاپرواہی کا، تمہاری لاتعلقی کا جیسے مجھے جانتی ہی نہیں ہو۔۔"وہ سرخ چہرے کے ساتھ اس پر برس رہا تھا۔سیاہ آنکھوں میں جہاں سکون اترا، لہجے میں غصے کی آمیزش تھی۔

ایزل نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا جو بلاوجہ ں غیر کسی تعلق کے اسے سنا رہا تھا۔وہ بغیر ڈرے دوٹوک جواب دینے کیلئے ایک قدم آگے بڑھی۔سیاہ آنکھوں کے تصادم نے صفیان کے دل کی دنیا تہہ وبالا کر دی تھی جبکہ ایزل بے خوف وخطر اسے تک رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے پوچھنے والے کہ میں کہاں غائب تھی، کالج جانا یا نہیں جانا میری اپنی مرضی ہے۔ میں اسکے لئے صرف اپنے گھر والوں کو جواب دہ ہوں نہ کہ آپکے۔

آپ اپنی مرضی سے پریشان ہوئے ہیں جبکہ میرا اور آپکا اس طرح کا کوئی تعلق نہیں جس جو جواز بنا کر آپ میرے لئے پریشان ہو رہے ہیں۔ میرے گھر ہر آئے گئے کا میں استقبال کرنے کیلئے میں گھر پر موجود نہیں رہتی۔ آئندہ میرے گھر میری وجہ سے آپکو آنے کی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپکی عمر کا لحاظ جو اتنے آرام سے میں نے آپکو سمجھا دیا۔ امید ہے آپ اس طرح میرا راستہ روکنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

یہ روز روز آپکا یہاں کھڑا ہونا میں نے بہت برداشت کر لیا ہے کیونکہ وہ بات میری ذات تک نہیں ائی تھی لیکن آج آپ نے ساری حدیں توڑ کر بیچ راستے میں مجھے مخاطب کیا ہے۔

کس حق سے آپ مجھ سے یہ سب سوالات پوچھ رہے ہیں؟؟؟ کس حق سے آپ یوں میرے مقابل کھڑے ہیں؟؟۔" صفیان ششدر سا اس دھان پان سی لڑکی کے زبان کے جوہر دیکھ رہا تھا جسکا قد محض اسکے کندھوں تک آتا تھا۔ اتنا بولنے کی وجہ سے اسکا تنفس پھول چکا تھا، وہ پھٹ پڑی تھی۔

سفید اسکول یونیفارم میں ملبوس اسکی سرخ و سپید رنگت دھوپ کی تمازت سے دہک رہی تھی، سیاہ آنکھیں، گلابی گال، ستواں ناک، پونی میں مقید سیاہ بال، نازک سراپا جسے اس نے بڑی سفید چادر تلے چھپایا ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ایزل علوی تھی جو صفیان صفدر کے دل کو آہستہ آہستہ اپنا دیوانہ بنا چکی تھی۔ کم گو، سنجیدہ رہنے والے پچیس سالہ صفیان کو محبت کے مرض نے جکڑ لیا تھا۔ اس نے کتنی راتیں ایزل کی فکر میں جاگ کر گزاری تھی جو ان سب چیزوں کو فضولیات میں شمار کرتا تھا آج خود ایک لڑکی کیلئے مارا مارا سڑکیں ناپ رہا تھا۔ نوعمری کی پہلی محبت انسان کو بہت تڑپاتی ہے کیونکہ اس مرض سے کبھی دل آشنا نہیں ہوا ہوتا۔

"تمہارا ہر راستہ مجھ تک آتا ہے، ہر منزل میں ہی ہوں۔ یہ جو حق کی بات کہ رہی ہو تو یہی حقوق میں اپنے نام کروانا چاہتا ہوں۔

تمہاری فکر تھی اسلئے پوچھا تھا ورنہ دور سے دیکھ کے ہی دل کو کم از کم تسلی ہو جاتی تھی، تمہیں اتنا تو اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ میری آنکھیں بن کہے تم سے کلام کرتی ہین لیکن تم ہمیشہ نظر انداز کر جاتی ہو۔

ایک نگاہ الفت کیلئے میرا دل اتنا تڑپا پر تمہارے راستے کی رکاوٹ بننے سے بہتر میرے دل نے تڑپنا گوارہ کرتے ہوئے صرف تمہارے دید سے ہی گزارا کیا ہے۔ اتنی سی ہو تم تو باتیں بھی اسی حساب سے کیا کرو چوزی۔" اس نے دونوں انگلی کے درمیان فاصلہ رکھ کر اسے اتنی سی کہا۔

چٹاخ کی آواز کے ساتھ صفیان کے گال پر ایزل کے ہاتھ نے نشان چھوڑا۔ تانیہ نے باقائدہ اپنی دوست کی کم عقلی پر منہ پر ہاتھ رکھتے بر آمد ہونے والی چیخ کو روکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ایزل چلو یہاں سے، پھر کبھی یہ ساری باتیں کر لینا ابھی چلو بس۔" تانیہ ہڑبڑاتی ہوئی اسکا بازو دبوچے گھسیٹ رہی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ صفیان کی سیاہ آنکھیں اسکے ضبط کا پتا دے رہی تھی۔ وہ ایک جست میں آگے بڑھا اور اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔

"ایزل علوی تمہیں اسکا حساب دینا ہو گا۔ تمہیں اپنا بنانے کا جنون تو پہلے ہی تھا، اب یہ ضد بن گئی ہے، تم میری ہو کر رہو گی۔ محبت میں سب کچھ برداشت نہیں کروں گا۔ اب تم خود اعتراف کرو گی کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔"

"میں کیوں اعتراف کرنے لگی جبکہ مجھے تم سے ایسی کوئی فضول چیز نہیں ہے۔ تم جیسے کتنے میرے آگے پیچھے گھومتے ہیں اور میں انہیں جوتی کی نوک پر رکھتی ہوں۔ آئندہ مجھ سے بات کرنے سے پہلے یہ تھپڑ ضرور یاد رکھنا تاکہ اپنی اوقات یاد رکھ سکو۔ تمہیں ایک اور بات بتاتی چلوں تاکہ تمہارے اس تڑپتے دل اور سوکالڈ محبت کو سکون مل کہ میں اپنی محبت کا اعتراف کر چکی ہوں۔ اب تمہارے تڑپتے دل کو شاید سکون مل جائے۔

جب تم سے کئی گنا بہتر انسان میرے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب چکا ہے تو تم سے میں کیوں اعتراف کروں گی۔؟۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتی اسے آگ لگا چکی تھی۔ وہ تمیز کی ساری حدیں پھلانگ کر آپ سے سیدھا تم پر آ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تانیہ منہ کھولے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ایک سیر تھاتو دوسرا سوا سیر۔ تپتی دوھوپ میں وہ دونوں ایک دوسرے کو شعلہ برساتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

محبت میں رقابت کے احساس نے گویا صفیان کو کرب میں مبتلا کر دیا تھا۔اس نے اپنی انگلیاں اسکے بازوں میں گاڑتے ہوئے اسے گھسیٹ کر قدرے سنسان گوشے میں لے گیا۔وہ سڑک کے بیچ و بیچ اسکی ذات کا تماشا نہیں بنوانا چاہتا تھا۔کوئی سڑک پر موجود نہیں تھا لیکن کسی کی غیر متوقع آمد ایزل کی ذات پر کیچڑ اچھالنے کیلئے کافی تھی۔

یہ ایک تنگ گلی جیسی تھی جسکے دونوں اطراف میں گھر بنے ہوئے تھے۔

تانیہ شش و پنج میں مبتلا وہیں کھڑی ان دنوں کو جاتا دیکھنے لگی۔وہ کسی کو مدد کیلئے بلا نہیں سکتی تھی کیونکہ صفیان سارا الزام ایزل پر بھی ڈال سکتا تھا۔وہ چند سیکنڈ بعد خود بھی ہمت کرتے انکے پیچھے گئی۔

"کون ہے وہ بتاؤ جو اپنی موت کو دعوت دے بیٹھا ہے۔وہ جو کوئی بھی ہو اکوئی بات نہیں زیادہ دن تمہاری زندگی میں نہیں رہ پائیگا۔تم صفیان صفدر کا جنون ہی نہیں ضد بھی بن چکی ہو۔

نام بتاؤ مجھے اس کا جلدی۔۔"صفیان کی آوز آخر میں دھاڑ میں بدل گئی۔ایزل اسکے ساتھ کھینچتی چلی آئی تھی۔صفیان نے اسکے جھوٹ کو جان لیا تھا لیکن پھر بھی اسکی آخری حد دیکھنا چاہتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ان دونوں کے بیچ ایک انچ کا فاصلہ تھا۔ایزل کا بیگ اسکے بازو دبوچ کر گھسیٹنے میں گر چکا تھا۔بازوؤں میں اسکی مضبوط انگلیوں کے زور سے درد اٹھ رہا تھا۔

"اسکا نام عباد ہے۔میرا کلاس فیلو ہے وہ اور میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں۔اسے اگر آپکی داداگیری کے بارے میں پتا چلا تو اچھا نہیں ہو گا آپکے لئے اسلئے سنبھل جائیں اور مجھے جانے دیں ورنہ اپنے انجام کے زمیدار آپ خود ہوں گے مسٹر۔"ایزل نے اپنے اندر پنپتے ڈر کو پست پشت ڈالے حلق تر کیا اور لبوں کو حرکت دی۔

"میری داداگیری اب ساری زندگی تمہیں برداشت کرنی پڑیگی چاہے تو خوشی سے یا رو پیٹ کے۔انجام کی فکر کرنے والے کبھی منزل تک نہیں پہنچ پاتے۔مجھے انجام سے ڈر نہیں لگتا تھا لیکن اب میری محبت کا بھیانک انجام مجھے ڈرانے لگا ہے کہ کہیں تم کسی اور کی نہ ہو جاؤ۔

تمہارے اس عباد کو میں دیکھ لونگا کہ وہ کتنے پانی میں ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

یہ عمر نہیں تھی ویسے تمہاری عشق معشوقی کرنے کی۔اسکول پڑھنے جاتی ہو یا ایسے آوارہ لڑکوں سے دوستیاں بڑھانے۔"اسکا طنز میں ڈوبا جملہ ایزل کو شرمندگی سے سر جھکانے پر مجبور کر گیا تھا۔

اسکا آدھا جھوٹ اسے بھاری پڑ رہا تھا،عباد اسکا کلس فیلو ضرور تھا اور اس نے ایزل کو پرپوز بھی کیا تھا مگر ایزل نے اسے اپنے ہر چاہنے والے کی طرح ٹھکرا دیا تھا۔وہ اتنی سی عمر میں جہاں جاتی تھی کئی

Posted on Kitab Nagri

لوگوں کی نگاہوں میں آجاتی تھی، اسکے گھر پر اکثر اسکے رشتے آئے رہتے تھے مگر کبھی کسی نے صفیان جتنی ہمت نہیں کی تھی۔

"وہ جیسا بھی ہے آپ سے بہت بہتر ہے۔ آپکو اگر اتنا ہی شوق ہے اسے دیکھنے کا تو بے شک دیکھیئے لیکن مجھے جانے دیجیئے ورنہ عباد آپکو چھوڑے گا نہیں۔۔"

"چلو چوزی دیکھتے ہیں کل کہ کون زیادہ بہتر ہے۔ وہ تمہارے لئے بہتر ہو سکتا ہے لیکن میں بہترین ہوں۔ تمہارے سارے حقوق نام کروا کے تمہیں مہکادوں گا تا کہ میری خوشبو تم میں رچ بس جائے اور کوئی تمہارے پاس آنے سے پہلے سو بار سوچے گا۔ میری چوزی۔" صفیان نے بھاری گمبھیر آواز میں سرگوشی کی تو ایزل نے یکلخت گہری سانس لے کر چھوڑی۔ اسکی چھوڑی ہوئی سانسوں میں صفیان نے گہرا سانس خارج کیا۔ ایزل کا دل کانپ اٹھا تھا۔ وہ اس وقت مکمل اسکے رحم و کرم پہ تھی۔ دونوں کی سانسیں اور دل دھڑکنے کی آواز سے ایزل کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے گلابی لب اور پھولے پھولے سرخ گال اسے بے خود کر رہے تھے۔ وہ ان گلاب کی پنکھڑیوں کو چھونا چاہتا تھا۔ اس کی سانسیں مکمل طور پر اپنے بس میں کرنا چاہتا تھا لیکن اسکا نازک سراپا اسکی نظروں کے سامنے تھا۔ وہ اسکی زرا سی جسارت پر یہیں گر سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اسکی نظروں کے ارتکاز سے پزل ہوتی ایزل کی گرفت چادر پر ڈھیلی پڑی۔ گداز ہوشربا سراپا۔ پتلی تیر کمان سی کمر اور اس پر جھولتی گھنے ڈارک براؤن بالوں کی چٹیا۔ وہ حسن کا پیکر شاید اپنے حسن سے انجان نہیں تھی جب ہی خود کو ڈھانپ کے رکھتی تھی۔

صفیان نے بے ساختہ اپنی نظریں پھیری تو اسکی خفت سے اسکا چہرا سرخ ہوا۔

اس کے قدموں سے چادر اٹھا کر اس نے ایزل کے شانوں پر پھیلائی۔

"لٹل پرنسز تمہاری ہر ادا پہ یہ دیوانہ قربان ہوا ہے۔ اپنا خیال رکھنا ورنہ یہ دیوانہ اپنی دیوانگی کی ہر حد پار کر جائے گا اور تمہیں ہمیشہ ہر سرد و گرم سے بچا کر اپنی باہوں میں چھپا لے گا۔"

"ملاوٹ ہے تیرے عشق میں عطر اور شراب کی

کبھی مہک جاتا ہوں کبھی بہک جاتا ہوں۔"

اس نے دیوانگی کے عالم میں کہتے ہوئے آخر میں شعر ادا کیا۔ صفیان نے دھیرے سے اسے دور کیا تو وہ سپاٹ تاثرات کے ساتھ اسے تکنے لگی۔ تانیہ نے اگے بڑھ کر اسکا بیگ اٹھایا اور اسے سہارا دیا۔

"فی امان اللہ چوزی۔۔" صفیان با آواز بلند کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ تانیہ نے اسکے چوزی کہنے پر قہقہ لگایا۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل کی گھوری سے اس نے اپنے باقی اڈتے قہقے روک لئے۔اسکی دوست کو بالکل اسی کی ٹکر کا لڑکا ملا تھا۔

گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں ادیان بس لیٹ ہو جانے کی وجہ سے پیدل چل کر اتنی مسافت طے کر کے آرہا تھا۔اسکے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ پرائیوٹ رکشہ کر سکے اور جو تھے اسی میں صرف کل کا کرایہ نکل سکتا تھا۔مہینے کے آخری دنوں میں اس کے مالی حالات ابتر ہو جاتے تھے کیونکہ اسکول والے اکثر و بیشتر لیٹ سیلری دیتے تھے۔اسکی ٹیوشن سے آنے والی امداد میں بھی ابھی وقت تھا۔اسے پیسے سنبھال کر رکھنے تھے۔

چوڑے شانوں، کھڑی ناک، توانا بازو، پسینے سے تر پیشانی اور سرخ و سپید رنگت کا حامل ادیان اپنے گھر کا دروازہ بجا رہا تھا۔دھوپ کی تمازت سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔کافی دیر دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد بھی کسی نے نہیں کھولا تو اس نے مجبوراً ساتھ والے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جو چند ہی پل بعد ماہین نے کھول دیا۔اسکی ماں کی ماہیں کی امی سے اچھی علیک سلیک تھی۔

"السلام و علیکم،،،امی گیٹ نہیں کھول رہی،؟آپ پلیز رقیہ آنٹی سے پوچھ کر بتادیں کہ کیا ہوا۔۔"ادیان نے اپنا جائزہ لیتی ماہین سے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

ماہین نے اسے آتے جاتے دیکھا تو تھا لیکن بات کرنے کا اتفاق آج ہوا تھا۔ اسکا دھیما نرم لہجہ اور مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت ادیان اسے پہلی نظر میں ہی بھا گیا تھا۔

ادیان نے خشک لبوں پہ زبان پھیرتے حلق تر کیا۔ گرمی سے پیاس کی شدت بڑھ رہی تھی اور یہ لڑکی اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی بلکہ دیکھ بھی نہیں گھور رہی تھی۔

"دیکھیں بہن میری امی گیٹ نہیں کھول رہی ہیں۔۔ کیا آپ اپنی امی سے پوچھ کر بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئی ہیں۔۔؟" اسکے چٹکی بجا کر بہن کہنے پہ وہ ہوش میں آئی۔

صاف گندمی رنگت، بھوری آنکھیں، عام نقوش جنہیں مہارت سے کئے گئے میک اپ سے خوبصورت بنایا گیا تھا، جینز کے ساتھ براؤن کھلی ڈلی ٹی شرٹ اور برائے نام ڈوپٹے میں ملبوس وہ غم وغصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔ آخر وہ کس اینگل سے بہن جی لگتی تھی۔؟؟ وہ اتنا بھولا تھا یا بن رہا تھا۔۔؟؟ اس نے جل کر سوچا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپکی امی ہمارے گھر ہیں تو ظاہر ہے گیٹ کیسے کھلے گا۔

آپکو میں بہن جی لگتی ہوں۔۔؟؟ کسی لڑکی سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔۔" اس نے دل کی بات منہ سے تڑخ کر ادا کی تو وہ بوکھلایا۔ بہن جی کہنا تو تمیز ہی ہوتی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ تو ناراض ہو گئی باجی۔۔۔۔۔۔" اسکی چیخ سے ادیان کا جملہ ادھورہ رہ گیا۔اس نے با قائدہ کانوں پہ ہاتھ رکھ لیا۔یہ لڑکی اسے چڑیل سے کم نہیں لگ رہی تھی۔خوفزدہ کر دینے والی۔

"باجی ہو گے تم، تمہاری بیوی، تمہاری ہوتی سوتی۔۔پہلے بہن جی اب باجی توبہ ہے آج کل کے لوگوں کی نظریں کمزور ہو چکی ہیں,ابھی تم مجھے باجی کہ رہے ہو کل کو اپنی بیوی کو بھی یہی کہنا۔۔"ماہین کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوا۔

"میں اپنی بیوی کو باجی کیوں کہونگا۔؟؟.."ادیان نے دل میں خود سے استفسار کیا۔یہ لڑکی اب چڑیل کم پاگل زیادہ لگ رہی تھی۔

"کون ہے دروازے پر ماہین،،،، کتنی دیر سے تم گئی ہوئی ہو دروازہ کھولنے اب تک نہیں آئی۔؟؟

ارے ادیان بیٹا تم،، آؤ اندر باہر کیوں کھڑے ہو اس لڑکی کو عقل ہی نہیں ہے کہ تمہیں اندر بلا لے۔آؤ تمہاری امی بھی اندر رہی ہیں۔"رقیہ بیگم ماہین کو گھرکتے ہوئے ادیان کی جانب متوجہ ہوئی اور اسے نانا کرنے کے باوجود بھی اسے اندر ڈرائینگ روم میں لا کر اسکی امی کے پاس بٹھا دیا۔

پیچھے کھڑی ماہین دھاڑ سے دروازے بند کرتی پیر پٹخ کر خود بھی انکے پیچھے پیچھے چل دی۔

"ماہین بیٹا جاؤ ادیان کیلئے شربت کا گلاس لے کر آؤ، بیچارہ گرمی سے آیا ہے۔"ماہین نے کچھ سوچتے ہوئے اثابت میں سر ہلایا اور شربت کا گلاس لئے کچھ دیر بعد واپس آئی۔

Posted on Kitab Nagri

"امی کیا آپ کو نہیں پتا میرے کمرے کی کھڑکی کا لاک اٹک چکا ہے اور وہ کھل ہی نہیں رہی۔ اتنی گرمی ہو رہی ہے اور آپ لوگوں کو میری فکر ہی نہیں ہے۔۔" اس نے جھنجھلاتے ہوئے اپنی پریشانی بتائی تو ادیان اس نک چڑی لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔ وہ اسے ٹرے میں رکھا گلاس سرو کر رہی تھی۔

"ارے بیٹا تو کیا ہوا ادیان ٹھیک کر دیگا ابھی۔ تمہارے بھائیوں کے آنے میں ابھی وقت ہے تو کیا جب تک ایسے ہی بیٹھی رہو گی۔۔" رقیہ بیگم کے کچھ بولنے سے پہلے ہی آمنہ بیگم (ادیان کی ماں) کی اواز کمرے میں گونجی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

ماہین نے ادیان کو گلاس پکڑاتے ہوئے اپنی انگلیاں اسکی انگلیوں سے مس کی تو وہ سٹپٹایا اور مشروب گلاس سے چھلک کر اسکی شرٹ داغدار کر گیا۔

نرم لمس پاتے ہی ادیان کو گویا کرنٹ نے چھو لیا تھا۔صنف نازک سے کوسوں دور رہنے والا ادیان اس افتاد پر بوکھلا کر کھڑا ہو گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ادیان کوئی بات نہیں بیٹا،ہو جاتا ہے۔ماہین جاؤ اس سے اپنے کمرے کی کھڑکی بھی ٹھیک کروالو اور واش روم بھی دکھادو۔"ماہین سر ہلا کر آگے بڑھ گئی،ادیان جو ناچارہ اسکے پیچھے جانا پڑا۔

ماہین نے اسے واش روم کا دروازہ دکھایا اور خود بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

بی پنک کلر سے سجا روم، سنگل بیڈ اور قد آوار شیشے والا یہ کمرہ انکے گھر کا سب سے خوبصورت کمرہ تھا۔ماہین ایک حسن پرست تھی۔اسے ہر چیز میں Glamour اور charm چاہیئے ہوتا تھا۔وہ ان لڑکیوں میں سے تھی جنکے لئے ہر چمکتی چیز سونے سے کم نہیں ہوتی تھی۔

وہ واشروم کا دروازہ دکھیلتا باہر نکلا۔ماہین ہنوز اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ بتادیں کس کھڑکی کا لاک ٹھیک کرنا ہے۔پلیز جلدی کریں کیونکہ مجھے ٹیوشن پڑھانے بھی جانا ہے۔۔"ماہین نے سامنے لگی واحد کھڑکی کی جانب اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھ کر کھڑکی کے شیشے چیک کرنے لگا۔

ماہین اسکے پاس کھڑکی اسے اپنی نظروں سے الجھا رہی تھی۔

"آپ تھوڑا دور ہو کے کھڑی نہیں ہو سکتی پلیز، مجھے لگ رہا ہے کے کھڑکی جام ہو گئی ہے۔۔"اسکی جھلائی ہوئی آواز سنتی ماہین کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تمہاری کوئی گرلفرینڈ ہے۔۔؟؟"وہ آنکھیں پٹپٹا کر پوچھنے لگی۔غیر متوقع سوال پر وہ ہونقوں کی طرح ماہین کو تکنے لگا۔

"تم جیسے دیکھ رہے ہو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ نہیں ہے۔"وہ ان سنی کرتا کھڑکی کے لاک میں ٹیبل سے اٹھایا ہوا تیل ڈالنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"اچھا چلو اب ہماری اتنی بات چیت ہو چکی ہے تو آج سے ہم فرینڈز۔۔؟؟ ہمارے گھر بھی قریب ہیں تو ہماری دوستی ہمیشہ ایسے ہی رہیگی۔۔ تمہارا بھی کوئی دوست نہیں تو چلو آج سے تم میرے دوست بن جاؤ۔" ماہین اسکے سامنے ہاتھ بڑھائے کھڑی تھی۔ اسکے ریشمی کالے بالوں کی ایک لٹ آکر اسکے رخسار چومنے لگی تو ادیان نے یکلخت اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلہ۔ کسی لڑکی کے اتنے قریب آنے کا اتفاق ادیان کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا۔

ادیان نے جھجھکتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا تو ماہین کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تم کیا پڑھ رہے ہو۔؟؟ کوئی دوست وغیرہ نہیں ہے کیا تمہارا جو ہر وقت کتابوں میں سر دیئے رہتے ہو، کبھی پڑھتے ہو تو کبھی پڑھانے جاتے ہو۔۔" ماہین نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی۔

ادیان اسکے سوالات کے جوابات اعتماد سے دے رہا تھا۔ کمرے میں ساتھ ساتھ ماہین کا کھنکدار قہقہہ گونج رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ آج خاص طور پر اسکے اسکول آیا تھا۔ یہ ایک پرائیوٹ اسکول تھا جسکے پرنسپل کے بیٹے سے اسکی کافی دوستی تھی اسلئے وہ بلا جھجھک اندر داخل ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ریسیپشن سے گرزتے وہ کئی لڑکیوں نگاہوں کا مرکز بن چکا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح لاپرواہ انداز اپنائے وہ شان سے چلتا ہوا پرنسپل آفس میں داخل ہوا۔

اسکا دوست عزیز کرسی سے اٹھ کر اس سے ملا۔

"بریک کا ٹائم تو ہو چکا ہے، اب بریک کب ہو گی یار۔۔؟؟؟۔یہ اسکول کی ٹائمنگ کچھ بڑھ نہیں گئی۔۔؟؟کیسا سسٹم ہے یہ تمہارے اسکول کا۔"وہ کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا اپنی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ بریک سے پہلے آ چکے ہیں جناب، تمہارے لئے اس سسٹم کو سنبھالا ہوا ہے ورنہ بابا بھی حیران تھے میرے اس طرح اچانک اسکول میں انٹرسٹ لینے پر۔اتنی مشکل سے انہیں روک کے رکھا ہے۔ وہسے یار تجھے شرم نہیں آئی اپنے سے اتنی چھوٹی اسکلول گوئنگ بچی کیلئے ایسی ٹین ایجر والی حرکتیں کرتے ہوئے۔نام تو بتادے کم از کم بھابھی، تیرے سامنے تو بچی ہی لگتی ہو گی."عزیز نے مسکراہٹ دبا کر کہا تو وہ تپ اٹھا۔

"بیٹا تجھے جب محبت ہو گی پھر پتا چلے گا۔بچی نہیں ہے ایزل میٹرک کے پیپرز دے دیگی، ابھی سولہ سال کی ہے اور جند مہنیوں بعد سترہ کی ہو جائیگی۔میں کونسا ابھی شادی کرنے کا کہہ رہا ہو بس ایک بار ہم دونوں کا نکاح ہو جائے پھر سب ٹھیک ہو جائیگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

میں بھی کوئی بڈھا نہیں ہو اسکے مقابلے میں جو تو اس طرح ریکارڈ لگانے لگا ہے۔بس نو سال کا معمولی فرق ہو گا ہم دونوں کی عمروں میں۔"

"ہاں یہ تو بہت معمولی ہے۔۔۔!!"عزیز نے ہنستے ہوئے تائید کی اور اسکے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گیا۔

چند منٹ بعد بریک ٹائم کی بیل کے ساتھ ہی عزیز نے موبائل اٹھا کر اسے گھورتے ہوئے کسی ٹیچر کو عباد اور ایزل کو اپنے آفس میں آنے کی ہدایت دی۔چند منٹ بعد وہ دونوں ایک کے پیچھے ایک آفس میں داخل ہوئے۔ایزل کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھی،اس نے آج ہی عباد کا پروپوزل محض صفیان کو دکھانے کیلئے ایکسیپٹ کر لیا تھا۔وہ بمشکل اپنے سہارے پر کھڑی تھی۔عباد مناسب قدو قامت والا پتلا سا لڑکا تھا۔کھڑے نقوش اور سفید رنگت میں وہ بھلا لگ رہا تھا البتہ اسکے بال کھڑے ہوئے تھے۔صفیان نے کھڑے ہوتے بغور اسکا جائزہ لیا۔وہ چند قدم آگے بڑھا۔

"سر کیوں بلایا ہے آپ نے ہم دونوں کو،کوئی خاص وجہ ہے کیا۔؟"عباد اپنا ایٹیٹیوڈ دکھاتا عزیز سے مخاطب ہوا۔

"میں نے بلایا ہے تمہیں لڑکے،غالبا تمہارا نام عباد ہے۔بہت تعریف سنی ہے میں نے ایزل سے تمہاری۔میں ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے علاوہ سیدھا مدعے پر آتا ہوں۔تمہارا کیا تعلق ہے ایزل کے ساتھ اور کس نوعیت کا وہ تعلق۔؟؟"صفیان نے بیچ میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔عباد نے آبرو

Posted on Kitab Nagri

اچکا کر سوالیہ انداز میں ایزل کو دیکھا تو وہ اثابت میں سر ہلا گئی۔ اس نے عباد کو صفیان کے تنگ کرنے کے بارے میں بتا دیا تھا۔

"ہاں میں ہی ہوں عباد۔ میرا اور ایزل کا تعلق بہت گہرا ہے۔ اسکا بوائے فرینڈ ہوں میں اور آپکو بتاتا چلوں کہ یہ تعلق ہر نوعیت کا ہے۔ ہم ایک سال سے ریلیشن شپ میں ہیں تو آپ کا یہاں کوئی چانس نہیں بنتا۔ آپ اپنے لئے کوئی اور ڈھونڈ لیں کیونکہ ایزل آپکے حساب سے بہت چھوٹی ہے۔" عباد ایزل کے قریب آن رکا۔ صفیان کی سیاہ آنکھوں میں پہلے بے یقینی ابھری، پھر صدمہ اور آخر میں شدید غصہ۔ اسکے لب بھینچ گئے، اتنی سختی سے کہ گردن کی نسیں ابھرنے لگی۔ وہ "ہر نوعیت" کے تعلق سے بہت کچھ سمجھ چکا تھا۔

"ہماری جوڑی پرفیکٹ ہے، ہم دونوں کی ایج سیم ہے اور خیالات بھی۔ ایزل کو ڈارک لوگ نہیں پسند آپکے جیسے، میں آپ سے کئی گنا بہتر ہوں، انفیکٹ ایزل نے خود مجھے پروپوز کیا تھا مجھ سے متاثر ہو کے۔ کیوں بے بی صحیح کہہ رہا ہوں نا میں۔؟؟" عباد نے اپنا ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد رکھتے تائید چاہی۔ عزیز نے تاسف سے سر ہلایا۔ وہ گندمی رنگت اور کئی لوگوں کی نگاہ کے مرکز صفیان کو ڈارک کہہ رہا تھا۔ ایزل نے شرمندگی سے سر نیچا کر لیا۔ وہ سفید جھوٹ بول رہا تھا اور وہ اسے جھٹلا بھی نہیں سکتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

یہ منظر دیکھتے صفیان کو اس لڑکی کی کم عقلی پہ تیش آیا تھا۔ وہ کیسے اسکی ہاں میں ہاں ملا سکتی تھی جو اسکے کردار کی دھجیاں اڑا رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور عباد کو جھٹکے سے ایزل سے الگ کرتے اس پر پہ در پہ مکوں کی برسات کر دیا۔ اس سارے عرصے میں خاموش کھڑے عزیز کو ہوش آیا۔ وہ صفیان کو عباد سے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگا مگر صفیان پر تو جیسے جنون زوار تھا۔ کمرہ ساونڈ پروف ہونے کی وجہ سے اندر ہو رہی کاروائی سے انجان تھا۔ دبلے پتلے عباد کی حالت چند ہی منٹوں میں بری ہو چکی تھی۔ ایزل الگ وہاں کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔

"ہاتھ کیسے لگایا اسے۔ انہی ہاتھوں میں توڑ کے پھینک دوں گا اور جن گندی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا نوچ لوں گا وہ آنکھیں کہ بینائی سے بھی محروم ہو جائیگا۔

تجھے بتاتا ہوں میں کہ کس نوعیت کا تعلق ہے تم دونوں کا۔۔ سالے گرلفرینڈ ہے تیری ایزل، گالی ***** تیرے لائک نہیں ہے وہ۔" عباد کی ناک سے خون جاری ہو چکا تھا۔ صفیان کا طاقت کا اندازہ اسکے توانا بازوؤں سے ہو جاتا تھا۔ وہ باقائدگی سے جم بھی جاتا تھا۔

"بتا کون ہے تیری ایزل۔۔؟؟ ہاتھ لگانے کا سوچے گا اسے۔۔؟؟ اپنے خیالوں میں بھی کبھی تصور کرنے کی جرات کرے گا۔؟؟۔" صفیان نے عزیز کا ہاتھ جھٹکا اور پھر سے عباد کا گریبان تھام کر اسے کھڑا کیا۔ اسکی دھاڑ سے ایزل اندر تک کانپ اٹھی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"کوئی نہیں ہے میری،،،،میں آئیندہ اسے نہ ہی سوچوں گا نہ ہی اسکے پاس بھٹکوں گا۔یہ سب مجھے ایزل نے کرنے کیلئے کہا تھا ورنہ ہمارا کوئی ریلیشن شپ نہیں ہے۔پلیز مجھے چھوڑ دو۔جانے دو میں یہ اسکول بھی چھوڑ دوں گا۔"وہ روتے ہوئے بمشکل صفیان سے گڑگڑا رہا تھا۔صفیان اسے گھسیٹ کر ایزل کے سامنے لے گیا جہاں وہ سر جھکائے مجرم بنی کھڑی تھی۔آنسو تواتر سے اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔اگر اس سب کی خبر اسکے گھر والوں کو ہو جاتی،اس سے آگے وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"کس نوعیت کا تعلق ہے تمہارا اور اسکا مجھے بھی بتاؤ اور ان محترمہ کو بھی باور کروادو تاکہ یہ بات ان کے ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جائے۔"وہ لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا۔

"میرا اور ایزل کا تعلق بہن بھائیوں جیسا ہے۔ایزل باجی آپ صفیان بھائی کے ساتھ خوش رہیں اور مجھے ان سب چیزوں سے پلیز دور رکھیں۔میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں،اپکے کسی کام نہیں آ سکتا۔"عباد نے خود پر سے گرفت ڈھیلی محسوس کی تو وہاں سے سرپٹ دوڑا۔بہن بھائی کہنے پہ صفیان نے مسکراہٹ ضبط کی جبکہ عزیز کا جاندار قہقہہ بے ساختہ تھا۔

صفیان کے آنکھوں کی جنبش سے اشارے پر عزیز سر ہلا کر ان دنوں کو اکیلا چھوڑ کر عباد کے پیچھے چلا گیا تاکہ اسکا منہ یہاں ہوئی کاروائی پر بند کروا سکے۔صفیان نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ اڑسے۔وہ ایزل کے روبرو کھڑا اسے خون آلود نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"مس ایزل علوی تو یہ تھی تمہاری پسند جو میرے ایک ہی مکے میں ڈھیر ہو گا۔وہ جس لحاظ سے تمہارے اور اپنے ریلیشن شپ کا بتا رہا تھا اس لحاظ سے کافی گہرا تعلق لگتا ہے تم دونوں کا۔

وہ میرے ڈر سے اپنے کہے سے مکر گیا ہو گا ورنہ تم جس طرح اسکی ہاں میں ملا رہی تھی یقینا کچھ نہ کچھ تو ہو گا۔ پچ پچ تمہیں چھوڑ گیا جس سے تم نے بے انتہا محبت کا دعوا کیا تھا۔اتنی محبت کے شدت کا روگ لگ جانا چاہیئے۔آخر سچی محبت تھی تمہاری۔

کس کس "نوعیت" کا تعلق تھا تم دونوں کا۔۔بتاؤ مجھے جواب چاہیئے۔۔"اسکی شروع میں سرد آواز آخری جملے پر دھاڑ میں بدل دی۔ایزل کیلئے ڈوب مرنے کا مقام تھا وہ۔صفیان نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا تو اس نے اپنا جھکا سر اٹھایا۔

"میں۔۔میں۔۔میں نے۔۔ کچھ،،،وہ بولتے خود ہی پھوٹ پھوٹ کے رو دی لیکن مقابل بے رحم بنا رہا۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اپنے جھوٹ کی کیا وضاحت دے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے میں تمہارے گھر والوں سے بات کر کے سارا ماجرہ بتا دیتا ہوں پھر وہ تم سے جواب طلب کریں گے۔میرے پوچھنے کا انداز شاید تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے۔"اس نے ایزل کا ہاتھ اسکی پشت پر موڑا تو وہ کراہ اٹھی۔

Posted on Kitab Nagri

"پلیز صفیان یو آر ہرٹنگ می۔دور ہٹیں مجھ سے۔"اسکی رس گھولتی گلوگیر آواز میں اپنانام صفیان کو بہکا رہا تھا۔ان دونوں کی سانسیں ایک بار پھر الجھنے لگی تھی۔وہ کسی کمزور لمحے کے زیر اثر اس نازک سی جان کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا جو اسکی زرا سی قربت پر ہلکان ہو رہی تھی اسلئے بغیر دیر کئے سرعت سے جانے کیلئے مڑا کہ ایزل نے ہمت کرتے اسکا توانا بازو پکڑا۔

"کیوں خود کو مشکل میں ڈال رہی ہو چوزی، ننھی سی جان ہو مجھے جھیل نہیں پاؤ گی۔کافی سمجھدار سا بندہ ہوں زرا سی آنکھوں کی جنبش سے بہت کچھ آخز کر لیتا ہوں پھر یہ عنایتیں تو کھلے عام پیغام دیتی ہیں۔جب جا رہا ہوتا ہوں تو روک لیتی ہو اور جب نہیں جاتا تو بھیج دیتی ہو۔اس سب کا کیا مطلب سمجھوں میں؟؟"اس نے بھاری گمبھیر آواز میں کہتے اپنا بازو اسکی گرفت سے چھوڑوایا۔معنی خیز باتیں ایزل کے سر کے اوپر سے گزر چکی تھی۔

سانسوں کے زیر و بم سے لرزتا اسکا وجود، سرخ پھولوں جیسے عارضوؤں پر جھکی سیاہ پلکوں کی اوٹ میں اسکی سیاہ کانچ سی آنکھیں اسکا ضبط آزما رہی تھی۔

وہ اس موم کی مجسم کو چھو کر دیکھنا چاہتا تھا۔

"میرا عباد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔اس نے خود ہی یہ سب کہا ہے۔مجھے نہیں پتا کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی۔اس نے مجھے پرو پوز کیا تھا جو میں نے آج ہی جلد بازی مین ایکسیپٹ کر لیا کیونکہ آپکے سامنے میں نے بہت بڑے دعوے کر دیئے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

یہ سب میری نادانی کا ہی نتیجہ ہے جو اسے اتنی شہ ملی۔ پلیز آپ یہ سب میرے گھر پہ مت بتائیگا ورنہ میرا اسکول آنا بھی بند ہو جائیگا۔ میں آئیندہ ایسا کچھ نہیں کرونگی۔" وہ بولتی جا رہی تھی۔ اسکے لبوں پہ آنسو کے قطرہ ٹھہر چکا تھا۔ صفیان دنیا سے بیگانہ ہو کر محض اسکے ہلتے لب دیکھنے میں مصروف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب محض اس نے نادانی میں کیا تھا لیکن وہ اسکی غلطی باور بھی کروانا چاہتا تھا۔

اسے کسی جادوئی شہ کی طرح تکتا وہ سحر زدہ تھا۔ وہ اسکی تحویل میں فسوں خیز لمحوں میں اسکے قریب تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت پھول ہوتی ہے

کہو تو پھول بن جاؤں

تمہاری زندگی کا ایک

حسین اصول بن جاؤں

سنا ہے ریت پہ اکثر تم

چل کر مہک جاتے ہو

Posted on Kitab Nagri

کہو تو اب کی بار

زمین کی دھول بن جاؤں

بہت نایاب ہوتے ہیں

جنہیں تم اپنا کہتے ہو

اجازت دو کہ میں بھی

اس قدر انمول بن جاؤں

"گڈ تمہیں کچھ احساس تو ہوا۔نادانی میں ہی سہی تم نے اپنا کردار مشقوق ضرور کروالیا۔اپنے آپ کو کسی سے منسوب کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ وہ رشتہ پائدار ہے بھی یا نہیں۔

www.kitabnagri.com

میرے دل کی راحت بنتی جارہی ہو۔میں مانتا ہوں مجھ سے بھی غلطی ہوئی ہے لیکن میں مجبور ہو گیا تھا آج یہاں آنے پہ تاکہ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو سکے۔

Posted on Kitab Nagri

میرا دل تمہارے ساتھ کا ممتنی ہے۔ ہر وقت تمہارے دیدار کیلئے مچلتا ہے۔ نا جانے کب تمہیں دیکھنا اچھا لگنے لگا پھر محبت ہوئی اور جس طرح تم میرے قریب یوں کھڑی ہو تو لگ رہا جیسے میں عشق کی منزلیں طے کر رہا ہوں۔

تمہیں چھونے سے ڈر بھی لگتا ہے کہ کہیں تم خواب کی طرح ہوا میں تحلیل نا ہو جاؤ۔ میری دیوانگی برداشت کرنا تمہاری جان لینے کے مترادف ہے، صبر کے علاوہ اس دیوانے کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔" اسکا بھیگا چہرہ صفیان صفدر کو مبہوت کر رہا تھا۔ اس نے بے ساختہ اسکے ہوشربا سراپے سے نظریں چرائیں کیونکہ اسکے مسلسل دیکھنے سے وہ بوکھلا رہی تھی۔ صفیان کی نظروں کی تپش سے اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی. ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے اور ہتھیلیاں بھیگ چکی تھی.

"صفیاااان ن ن ن ن پلیز،،، "شدت جذبات سے اسکی آواز رندھ گئی تھی۔

"کیا صفیان پلیز ہاں..! مجھ سے یوں خوفزدہ مت ہو جیسے تمہیں ابھی تک کچھ کر دیا ہو۔ اس ذلیل انسان کے قریب بھی تم نظر آئیں یا کسی کے بھی کہنے پہ تم نے یہ سب بکواس جو مجھ سے کہ ہے کسی اور سے کی تو قسم ہے ایزل علوی تمہیں میرے عتاب سے کوئی نہیں بچا پائیگا۔ میں مزید تمہیں نادانی کرنے کا موقع دینے کے بجائے خود میں قید کر لوں گا پھر تمہاری کوئی مزاحمت یا کم عمری میرے راستے میں نہیں آپائے گی۔

Posted on Kitab Nagri

کان کھول کے سن لو یہ بات آج، میری امانت ہو تم آج سے تو خود کو میرے لئے سنبھال کے رکھنا، میں اپنی امانت میں خیانت برداشت کرنے کا روادار نہیں ہوں۔ یہ وقت بھی محض تمہاری پڑھائی اور کم عمری کی وجہ سے دے رہا ہوں تا کہ بعد میں مجھ سے کوئی گلہ شکوہ نہ رہے ورنہ جذبات کی رو میں بہہ گیا تو اس دنیا سے چھپا کے تمہیں کہیں دور لے جاوں گا۔

امید ہے میری ساری باتیں سمجھ میں آگئی ہوں گی تو کیا آج سے تم وعدہ کرتی ہو کہ میری امانت میں خیانت نہیں ہو گی۔۔؟؟"اسکا سرد لہجہ آخری بات پہ خود بخود نرم ہو گیا تھا۔

صاف گندمی رنگت، قد آوار وجود، ہلکی شیو، سیاہ ماتھے پہ بکھرے بال اور ہلکی مونچھوں تلے عنابی لب۔ اسکا پل پل بدلتا مزاج ایزل کو بوکھلا رہا تھا۔

بلاشبہ وہ ایک وجیہہ مرد تھا لیکن اس نادان کم سن لڑکی نے کبھی کسی کو اپنے اتنے پاس نہیں آنے دیا تھا۔ اسکی قربت ایزل کو حواس باختہ کر رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں وعدہ نہیں کرنا چاہتی۔ وعدے ٹوٹ جاتے ہیں کیونکہ وقت اور حالات ہمیں اپنے الفاظ سے مکرنے پہ مجبور کر دیتے ہیں۔ امانتوں میں خیانت چاہے نہ کرے کوئی لیکن اگر انکا نصیب انکے اصل حقدار کی قسمت میں لکھا نہ ہو تو وہ امانتیں چوری بھی ہو سکتی ہیں۔" وہ اپنی عمر سے بڑی باتیں کر رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"نصیب کو بیچ میں لا کر تم سمجھتی ہو کہ راہ فرار حاصل کر لو گی؟میری امانت کو چوری کرنا تو دور کوئی غلط نگاہ سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔میں اپنی چیز کو چھینا بھی جانتا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ تم ابھی وعدہ کرو کیونکہ میں بعد میں خود کو تمہارا گناہگار نہیں بنانا چاہتا۔ کبھی تم بعد میں یہ کہ دو کہ میں نے زبردستی کی ہے اسلئے اچھے بچوں کی طرح وعدہ کرو۔۔"

وہ ابھی زبردستی ہی تو کر رہا تھا۔۔ایزل نے اپنے لب بھینچ لئے جیسے کچھ نہ کہنے کی قسم کھائی ہو۔صفیان کا وعدے کیلئے بڑھایا ہوا ہاتھ یونہی ہوا میں لہرا رہا تھا صفیان نے اسکے لب بھینچ لینے پہ بے قابو ہوتے اپنے اسی ہاتھ کا مکا بنا کر دیوار پر اسکے چہرے کے عین برابر میں مارا۔ایزل نے اپنا چہرا ڈر سے ہاتھوں میں چھپا لیا البتہ صفیان کے تاثرات کرخت تھے۔اسکے ہاتھ سے خون رس رہا تھا۔

"میری بات سمجھ نہیں آ رہی تمہیں ابھی بھی، کیا چاہ رہی ہو کہ میں ابھی تمہیں لے جاؤں پھر کون ہے یہاں جو مجھے روک سکے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمہاری ہٹ دھرمی دیکھتے ہوئے میں اس فیصلے پہ پہنچا ہوں کہ تمہیں آج اور ابھی سے اپنے ساتھ لے جاؤں گا، تمہاری عمر اور پڑھائی کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے مجھے یہ فیصلہ لینے پر تم نے مجبور کیا ہے لٹل پرنسز۔تمہاری بھی شاید یہی چاہت ہے کہ دنیا سے کہیں دور تم اور میں چلے جائیں اور ہم بن جائیں۔"اس نے ایزل کے بالوں کی ایک لٹ کو انگلی میں لپیٹا اور جھٹکا دیا کہ وہ کراہ اٹھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں وعدہ کرتی ہوں۔۔ آپ کی امانت ہوں۔" وہ بولتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔ صفیان نے اپنی انگلی کی مدد سے اسکا چہرہ اونچا کیا تو لمحے بھر کیلئے دنیا فراموش کر گیا۔

بھیگا چہرا اور آنسو کے چند قطروں سے بھیگ اسکی صراحی دار شفاف گردن، اسکے جذبات بھڑکا رہی تھی۔

"ایک بار پھر بولو۔۔ نام لو میرا۔۔" دل کی خواہش لبوں تک آئی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں۔ میں صفیان صفدر کی امانت ہوں۔۔"

"ایک بار پھر،، صرف کسی کی ہو؟؟"

"میں وعدہ کرتی ہوں۔ میں صرف اور صرف صفیان صفدر کی امانت ہوں۔"

"ایک اور بار کچھ کمی ہے اس میں۔ کتنی مدت کیلئے میری ہو۔۔؟؟"

"میں وعدہ کرتی ہوں۔ میں اپنی تمام عمر کیلئے صرف اور صرف صفیان صفدر کی ہوں۔۔" اسکی جان ہلکان کرنے والے صفیان کے لبوں پہ تبسم پھیلا۔

مردانہ کلون کی خوشبو ایزل کا سر بھاری کر رہی تھی۔ سر میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تمام عمر کیلئے تاحیات صرف میری ہو۔ مرنے کے بعد بھی میری ہی رہو گی۔ مجھ سے رہائی تمہیں تاحیات نہیں ملی گی۔ ایک بار میری دسترس میں آجاؤ پھر اس قید سے رہائی کی چاہ کبھی نہیں رہے گی۔

میں بھی آج سے وعدہ کرتا ہوں۔ میری دیوانگی، عشق اور جنون صرف ایزل علوی کی امانت ہے۔ تمہاری خوشیوں کا ضامن اور عزت کی حفاظت کا ذمہ اب مجھ پہ ہے۔ تمہیں ایزل علوی سے ایزل صفیان بنانے کے بعد بھی میرے عشق و جنون میں فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ بڑھتا چلا جائیگا۔" اسکی آواز میں شدت تھی۔ ایزل کے پورے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔ اس نے زور لگا کر اسکے تواناوجود کو دکھیلا تو صفیان نے بھی اسے آزادی بخشی۔

ایزل نے بغیر پیچھے مڑے آنسو رگڑتی آفس کے دروازہ کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر باہر کی جانب بھاگنا چاہا لیکن اسکی آواز نے ایزل کے پیر جکڑ لئے۔

"اس بکھرے حلیے میں باہر جاؤ گی تو سب باتیں بنائیں گے۔ بہت کچھ اخذ کر لیں گے ابھی وہی ملاقات سے۔۔" اس نے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے اسکے بکھرے سراپے پہ چوٹ کی تو وہ خفت زدہ سی اپنے کپڑوں کی شکنیں اور بال درست کرنے لگی۔

"لٹل پرنسز۔۔" اسکے چھیڑ جانے کے بعد صفیان دلکشی سے مسکرایا۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل نے آفس سے باہر نکلتے ہی اپنے اتھل پتھل دھڑکنوں کو ہاتھ رکھ کر قابو کرنا چاہا۔اسکے وجود سے ابھی بھی صفیان کے مردانہ کلون کی خوشبو محسوس ہو رہی تھی۔وہ صحیح کہہ رہا تھا۔اسکی خوشبو ایزل کے وجود میں رچ بس گئی تھی۔۔

قسمت دوڑ کھڑی ان دونوں جو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی محبت اتنی آسانی سے میسر نہیں ہو جاتی۔یہ امتحان لیتی ہے۔صفیان صفدر کو بھی قسمت کے اس امتحان سے گزرنا تھا۔

ایزل نے درست کہا تھا کہ وعدے ٹوٹ جاتے ہیں۔وقت اور حالات ایک سے نہیں رہتے۔

اب یہ آنے والا وقت جانتا تھا کہ یہ وعدہ کتنا پائیدار تھا۔

الفاظ کے جھوٹے بندھن میں

راز کے گہرے پردوں میں

ہر شخص محبت کرتا ہے

حالانکہ محبت کچھ بھی نہیں

سب جھوٹے رشتے ناتے ہیں

...سب دل رکھنے کی باتیں ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

سب اصلی روپ چھپاتے ہیں

احساس سے خالی لوگ یہاں

لفظوں کے تیر چلاتے ہیں

ایک بار نظروں میں آکر وہ

پھر ساری عمر رلاتے ہیں

یہ عشق محبت مہر و وفا

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں

ہر شخص خودی کی مستی میں

بس اپنی خاطر جیتا ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بوسیدہ دیواریں جنکا رنگ اڑ چکا تھا، کمرے میں موجود واحد لکڑی کی کرسی اور میز کے ساتھ ایک پلنگ موجود تھا۔ کھڑکی کے کھلے پٹ سے ہوا ٹکراتی ہوئی اندر آرہی تھی۔ گرمی کے دنوں میں بغیر بجلی کے یہ ہوا بھی غنیمت محسوس ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ اپنا اسائنمنٹ مکمل کرنے کی جدوجہد میں لگا کرسی پر دراز میز پر موجود کتاب سے نکات کاپی کر رہا تھا۔ اسکے سیاہ بال اسکے ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے جبکہ آنکھیں تھکن سے چور تھی لیکن اسکا ہاتھ مسلسل کاپی پر چل رہا تھا۔ اسکے نزدیک اب محبت سے زیادہ اور بھی روگ تھے۔ وہ جتنا چاہے اپنے دل کی غیر ہوتی حالت پر غم مناتا کم تھا مگر وہ اپنے گھر کے حالات کسی طور نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔

اسکے حالات اسے غم منانے کی اجازت نہیں دیتے تھے، چھوٹی بہن کی پڑھائی، بیوہ ماہ کی خراب طبیعت، کھانے پینے کا گزر بسر تو دکان کے کرائے سے نکل جاتا تھا۔

اسکے والد کا انتقال ہوئے چھ سال گزر چکے تھے۔ اس عرصے میں اسکی بیوہ ماں نے سلائی کر کے اسکی پڑھائی کا خرچہ اٹھایا تھا۔ آخر کب تک وہ یہ سب کر سکتی تھی۔ چند سال بعد انکی طبیعت بھی ناساز رہنے لگی تو اس نے اپنی زمیداریوں سے نظریں چرانے کے بجائے پارٹ ٹائم جاب شروع کر دی۔

وہ دن بھر تھکا ہارا ایک پرائیوٹ اسکول میں پڑھاتا اور آکر بچوں کر ٹیوشن دینے کے بعد خود شام میں یونیورسٹی جاتا۔ اسے اپنی قسمت سے کوئی گلہ نہیں تھا۔ یہ سب کرنا اسکا فرض تھا۔

اس فرض کے درمیان اسے ماہین ملی۔ انکے گھر کے برابر میں رہنے والی ماہین۔ اپنے ماں باپ اور تین بھائیوں کی لاڈلی خود سر بیٹی۔ اسکو بے جا ڈھیل دینے کی وجہ سے وہ کافی حد تک بگڑ چکی تھی اور کچھ اسکی صحبت کا بھی اثر تھا۔

Posted on Kitab Nagri

کیا اس سے زیادہ تکلیف دہ کچھ ہو سکتا تھا کہ جس سے محبت کی جائے، جس کیلئے دنیا بھلا دی جائے، وہ اپکی محبت ہو، اسے اپنے ہی ہاتھوں سے رخصت کرنا، اسکا دامن چھوڑوانے پر اسے اپنی آنکھوں کے سامنے جاتا دیکھنا۔ وہ بھی جب اسکے بغیر زندگی گزارنے کا تصور بھی ناممکن ہو مگر اسکے جانے کے بعد بھی سانسیں چلتی رہیں، اس نے یہ سب سہا تھا۔ اسکی اتی جاتی سانسیں ضمانت تھی کہ کوئی کسی کے بغیر مر نہیں جاتا، ہاں کوئی زندگی جینے کے بجائے گزارنے لگتا ہے۔

اس نے دھیرے سے آنکھیں گھما کر گھڑی میں دیکھا اور پر شکن انگڑائی لی۔ بدن تھکن سے چور اور زہن الجھا ہوا تھا۔ مزید کام کرنی کی سکت نہ تھی لیکن جو خواب اسکی ماں نے دیکھے تھے انہیں پورا کرنے کیلئے اسے ہمت اور محنت کرنی تھی۔ وہ ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔ رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی جسے وہ جاگ کے گزار رہا تھا۔ ہر رات سب کیلئے سکون کا باعث نہیں ہوتی، کچھ راتوں میں اپنا سکون برباد کرنا پڑتا ہے کچھ پانے کیلئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے تم ہر لمحہ اپنے قریب اچھی لگتی ہو جیسے ابھی میرا دل اس وقت کو روک دینے کا چاہ رہا ہے۔ ابھی میں اور تم اس چھت پر بیٹھے ہیں۔ یہاں ستارے، ٹھنڈی ہوائیں، چمکتا ہوا چاند اور سکون ہے پر اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چمچماتے ستارے گواہ ہیں کہ جس طرح میں تمہیں بغیر پلک جھپکے دیکھ رہا ہوں۔ اگر میں شاعر ہوتا تو ہزاروں نظمیں لکھتا، تمہارے چہرے کے پر، تمہارے ہاتھوں پر، جس

Posted on Kitab Nagri

طرح تم مسکراتی ہو، جس طرح لبوں کو حرکت دیئے بنا تمہاری آنکھیں مجھ سے کلام کرتی ہیں۔ جس طرح تم مجھے اپنی باتیں بتاتی ہو اور جو تم سچ میں ہو۔ معصوم اور سادہ دل۔

جو لمحے تمہاری سنگت میں گزرتے ہیں وہ میری زندگی کا کل اثاثہ ہیں، یہ لمحے میری دھڑکنوں میں ماپنے کی ضرورت ہے،

تمہیں پتا ہے سب سے پرفیکٹ کیا ہے۔؟ یہ لمحے،

تمہیں پتا ہے میرے نزدیک تمانیت اور سکون کیا ہے۔؟ تمہاری موجودگی۔

اور کیا تمہیں پتا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ خوشی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے۔؟۔ تم سے۔" صفیان اس پر نجانے کیسا سحر طاری کر رہا تھا کہ وہ دم سادھے اسے سن رہی تھی۔ وہ دونوں اس وقت ایک اوپن ایر ریستوران میں موجود تھے۔ صفیان اسے ہالف ڈے دلوا کر زبردستی یہاں تک لایا تھا تاکہ اس سے اپنے پچھلے رویئے کی معزرت کر سکے۔ وہ پچھلی دفعہ اس موم کی گڑیا کے ساتھ سختی اختیار کر گیا تھا۔ وہ اسے یہاں جس مقصد کیلئے لایا تھا وہ سب پست پشت ڈالے اپنا حال دل سنا رہا تھا بغیر یہ جانے کہ اسکے سامنے موجود وہ لڑکی اسکے جذبات اور لفظوں کی آنچ سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔ بھلا اس نے کب کسی کیلئے ایسا محسوس کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ایزل کا سر اسکے سینے سے بری طرح ٹکرایا تھا جبکہ صفیان کے دل کی دنیا تہہ وبالا ہو چکی تھی۔ اسکی دھڑکنوں نے شور مچانا شروع کر دیا تھا۔ ایزل کی حرکت یاد آئی تو وہ قدرے سنبھل کر سرد مہری سے گویا ہوا۔

"ایزل علوی اگر میں تم سے نرمی برت رہا ہوں تو میری نرمیوں کا بے جا فائدہ مت اٹھاؤ۔ شرافت سے اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ ورنہ میں ساری حدیں بلائے طاق رکھتے ہوئے تمہیں اٹھانے سے گریز نہیں کرونگا۔ تمہاری حماقتوں کو دیکھتے ہوئے مجھے اندازہ ہو چکا ہے کہ تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی۔

اور جس قیمتی وقت کو برباد کرنے کا ذکر ابھی تم کر رہی ہو، یہ نہ ہو کہ ایک وقت ایسا آجائے تم میری سنگت میں دن اور رات کا تعین کرنا ہی بھول بھال کر میری ذات میں گم ہو جاؤ۔ یقین جانو یہ وقت جب آئے گا تو صرف تمہارے لئے یہ وقت کی بربادی تمہارے دل کو آباد کریگی۔ تم ان لمحوں میں جیو گی۔

تمہارا میرے روبرو آنا وقت کے بہترین لمحوں میں سے آیک ں ہترین لمحہ لکھا جاتا ہے۔ میری زندگی کی کتاب میں جس دن تمہارا دیدار ہوتا ہے، وہ دن صدی کے سب سے خوبصورت دنوں میں شمار ہوتا ہے بے بی گرل۔" ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز نرم پڑی۔ اس نے پھونک مار کر ایزل کے چہرے کے اطراف میں جھولتی لٹ کو پیچھے دکھیلا تھا۔

گلاب کی پنکھڑیوں کیسے پھڑ پھڑاتے لب اور اسکا مزاحمت کرتا وجود اور اس پہ تضاد یہ تنہائی۔ وہ بمشکل خود کو قابو کئے ہوئے تھا۔ اسے جلد از جلد اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا کیونکہ اسکے بے لگام

Posted on Kitab Nagri

ہوتے جذبات اور دن بہ دن بڑھتی دیوانگی اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔ ایزل کا ہاتھ اٹھا اور صفیان کے چہرے پہ اپنا نشان چھوڑ گیا۔ وہ بے یقین نظروں سے ایزل کو دیکھ رہا تھا جو تھپڑ مارنے کے بعد خود ہی ہاتھوں میں منہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔ صفیان کی ساری بے خودی ہوا ہوئی تھی۔

اسکے نازک ہاتھ کا تھپڑ اتنا تکلیف دہ نہیں تھا جتنا اس آہانت کا احساس۔ صفیان کے ماتھے پر انگنت شکنوں کا اضافہ ہوا، اعصاب تن گئے۔ اپنا اشتعال قابو کرنے کیلئے اس نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر بھینچی۔

وہ تو آج اسکی دلی رضامندی جاننے آیا تھا تاکہ اسکے گھر رشتہ بھیج سکے۔ اسکے نزدیک یہ ملنا ملانا فضولیت میں شمار ہوتا تھا، اگر اسے بعد میں بھی شادی کرنی تھی تو ابھی کیوں نہیں۔ وہ مزید ایزل کو نادانیاں کرنے کیلئے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ ابھی تو وہ کم عمر تھی جب اسکے اتنے طلبگار تھے، جب وہ مزید بڑی ہوتی تو کہیں کوئی اسے اپنا نہ بنالیتا یہی سوچ صفیان کو پریشان کر رہی تھی۔ اسلئے وہ پہلے ہی اسے اپنے نام کر لینا چاہتا تھا۔

"تمہیں پیار کی زبان بالکل سمجھ نہیں آتی ایزل علوی۔ تمہیں اس تھپڑ کا حساب دینا ہو گا ایزل صفیان صفدر بن جانے کے بعد، تمہاری رضامندی جاننے کیلئے لایا تھا میں یہاں لیکن شاید تم اس لائق ہی نہیں ہو۔ مجھے پہلے ہی خود فیصلہ کر لینا چاہیئے تھا۔ تیار رہنا اب جلد ملاقات ہو گی میری بیوی کے روپ میں خود کو جب دیکھو تو ہر دن ایک نئی اذیت کا انتظار کرنا۔

Posted on Kitab Nagri

چاہوں تو ابھی تمہیں یہاں سے غائب کر کے لے جاؤں، کون ہے یہاں جو مجھ سے سوال کرے گا۔ تمہارے گھر والوں کو بھی یہی لگے گا کہ تم بھاگ چکی ہو۔" اسکا سرد اور سپاٹ لہجہ ایزل کو اپنی غلطی کا احساس دلوا رہا تھا۔ اس نے بھیگے نین کٹورے اٹھا کر شکوں کناہ نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن وہ ان گہری سیاہ رات سی آنکھوں میں ڈوبنا نہیں چاہتا تھا اسلئے یکلخت نظریں چرا گیا۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ مجھے اغوا نہیں کر سکتے۔" اس نے اعتماد سے کہا۔

"ٹھیک کہا میں ایسا ہر گز نہیں کر سکتا۔ میں کبھی تمہاری عزت پہ داغ لگنے نہیں دے سکتا کیونکہ میرے نزدیک محبت سے زیادہ تمہاری عزت اہم ہے۔ تمہاری عزت کا محافظ ہوں۔ محافظ اپنی جان قربان کر دیتے ہیں لیکن آخری دم تک حفاظت کرتے ہیں۔ تمہاری عزت اب میری بھی عزت ہے۔" اسکی گرفت ایزل کے بازوں پر مضبوط ہوئی تھی۔ وہ ناچاہتے کر بھی اپنے بے قابو ہوتے اشتعال کی خاطر اسے تکلیف نہیں دے سکتا تھا لیکن اسے سزا دینے کا ارادہ ضرور کر بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تمہارے گھر رشتہ بھیج رہا ہوں کل۔ یہ جو چند سالوں کی مہلت میں نے تمہیں دینے کا سوچا تھا، اب اس سوچ پر میں ہر گز عمل پیرا نہیں ہونے والا۔"

"صفی ی ی یہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔ مجھے نہیں رکھنا آپ سے کوئی رشتہ،، یو آلویز ہرٹ می، آپ جیسا وائلنٹ اور مرد ھاڑ کرنے والا انسان کبھی میرے تصور میں بھی ہمسفر کے روپ میں نہیں سمایا۔

Posted on Kitab Nagri

یہ عمر میری شادی کرنے کی نہیں ہے، یہ عمر تو میری اپنی پڑھائی مکمل کرنے کی ہے۔ زندگی کے نشیب و فراز کو جاننا ہے، یہ لائف انجوائے کرنا چاہتی ہوں میں نہ کہ ایک ایسے انسان کے بندھ جاؤں جو بات بات پہ مار دھاڑ پہ اتر آئے۔ "صفیان جتنا اسے اپنے عتاب سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا وہ مزید بے تکی باتیں کر کے اسکا دماغ گھوما رہی تھی۔۔

"پھر کس سے کرنی ہے تمہیں شادی۔۔؟؟ بقول تمہارے جو شریف سیدھا سادھا ہو، تمہیں ہرٹ نہ کرے، تمہیں کسی کام سے روکے نہ پھر چاہے تم جو چاہے کرتی پھرو،

ایک بات یاد رکھنا ہمیشہ اگر کسی عورت کی عزت پہ ہاتھ ڈالنے والوں کے سامنے کوئی مرد خاموش رہے تو لعنت ہے اس شرافت پر، اصل مرد وہی ہوتا ہے جو اپنی عورت کی عزت پہ بات آتے ہی سامنے والے کا منہ توڑ دے پھر چاہے کوئی اسے غنڈہ مار دھاڑ کرنے والا ہی کیوں نہ سمجھتا رہے۔

تم کیا چاہ رہی تھی کہ اس ذلیل انسان کی باتوں کو میں ہنس کر اینجوائے کرتا جبکہ تم خود اسکی غلاظت بھری باتوں کو روکنے کے بجائے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

اب تو تمہیں اسی غنڈے کے ساتھ گزارنی ہے ساری زندگی۔ رہی پڑھائی کی بات تو وہ ہوتی رہے رہے گی اور جس عمر میں تم ننھی کاکی بنی گھوم رہی ہو، اس عمر میں تمہارے دو بچے ہو جاتے پر ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ چند سال بعد تم ننھی کاکی سے اماں اور پھر دادی بھی بن جاؤ گی۔

Posted on Kitab Nagri

کل رشتے کے متعلق تم سے رضامندی پوچھی جائے تو چپ چاپ ہاں کر دینا کیونکہ تمہارے گھر والے یقیناایسے غنڈے موالی کا رشتہ دل وجان سے قبول کر لیں گے۔"دوٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اس نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے اسکی من موہنی صورت کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اترتا محسوس کیا تھا۔

اس نے اپنا چہرہ اسکے نزدیک کیا تو اسکی جھلستی سانسوں کی تپش اور مخمور نگاہوں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ اپنے گھنگھور پلکوں کی جھالر کر چہرہ جھکا گئی۔

"If I always hurt you,its because that I am the only one who can hurt and love you.

)اگر میں ہمیشہ تمہیں ہرٹ کرتا ہوں تو اسلئے کیوں کہ میں ہی وہ واحد انسان ہوں جو تمہیں تکلیف اور محبت دونوں دو سکتا ہے۔۔)"اس کے کان کے پاس لب لے جاتے اس نے بھاری گمبھیر آواز میں سرگوشی کی تو وہ اندر تک کانپ اٹھی۔اسکے ہاتھ پیر ہلنے سے انکاری تھے۔

وہ حلق سے آواز نکالنا چاہتی تھی،اسے دور کرنا چاہتی تھی لیکن اسکی رس گھولتی سرگوشیاں اسکے تمام حصیں مفلوج کر رہی تھیں۔

Posted on Kitab Nagri

"نہ ہی موقع ہے نہ ہی دستور ورنہ ابھی میرے تکلیف دینے کے مظاہرے سے جس طرح تم رو رہی تھی، زرا سی محبت بھری جسارت کو جھیل نہیں پاؤ گی پھر دوبارہ مجھ سے شکایت کرو گی۔" اسکے ساکت ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہ باہر نکلتا چلا گیا۔ ایزل بھی اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

یہ سب اتنا اچانک ہو رہا تھا کہ ایزل کے احتجاج کو مکمل نظر انداز کر دیا گیا۔ اس نے کتنی ہی منتیں کی تھی کہ اسے ابھی صفیان کو کیا کسی سے شادی نہیں کرنی لیکن اسکی امی اور بھائی نے اتنا اچھا رشتہ دیکھ کر جیسے ضد پکڑ لی تھی۔ اسکا رشتہ آنے کے ایک ہفتے بعد ہی نکاح کی تاریخ رکھ دی گئی تھی جبکہ رخصتی چند سال بعد طے پائی تھی۔ اسکے سارے بہانے دھرے کے دھرے رہ گئے تھے۔

اسکا نکاح چند منٹ پہلے ہو چکا تھا۔ باہر سے خوش گپیوں کی آوازیں آ رہی تھی۔ اسے اپنا آپ بوجھ لگ رہا تھا جو اتنی جلدی اسکے بھائی نے اتر پھینکا تھا جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔ اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگایا اور آنکھیں موند لیں۔ اس وقت ان چیزوں کو سوچنا اپنا سر درد مزید بڑھانے کے مترادف تھا۔

دن بھر کی تھکن سے بوجھل ہوتی آنکھیں آہستہ آہستہ مکمل بند ہو رہی تھی کہ دروازے پہ ہوتی آہٹ پر اس نے ہلکی سے آنکھ کھول کی دیکھی تو دنگ رہ گئی۔

صفیان اپنی وجیہہ شخصیت اور معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اسکے سامنے مجسم کھڑا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے دوبارہ کھولیں لیکن یہ خواب نہیں تھا،وہ سچ میں اسکے سامنے موجود تھا۔

وہ کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ڈوپٹہ اسکے وجود سے ڈھلکتا زمین بوس ہوا۔صفیان دھیرے دھیرے چلتا اسکے مزید قریب آچکا تھا۔

انچل سے بے نیاز تمام تر رعنائیں سمیٹے اسکا وجود ہوش بھلانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

اس نے ایزل کے نازک کمر کو سختی سے تھاما۔ایزل کی پشت اسکے سینے اسے لگی ہوئی تھی۔وہ خود کو چھوڑوانے کی کوششوں میں ہلکان ہو رہی تھی۔اسکے بس مین کہا تھا اسکے لیے لگام ہوتے جذبات کو قابو کرنا۔

خوبصورت کھڑے نقوش سے سجا اسکا گلابی مائل چہرہ،کم عمری کی ملاحت لئے آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی چمک کو مات دے رہا تھا۔

"دیکھلو آج اسی شخص کی بیوی کے رتبے پر فائز ہو چکی ہو جسکے جذبات کو تماچہ مار کر آئی تھی۔تمہیں کیا لگا تھا کہ وقت گزاری کر رہا ہوں میں جبکہ تمہیں کبھی غلط نگاہ سے دیکھا نہیں بلکہ تمہاری طرف اٹھنے والی ہر بری نظر سے تمہاری حفاظت کی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

سچ تو یہ ہے کہ تمہیں کھرے اور کھوٹے کی پہچان نہیں ہے۔اگر تمہارے جسم کی طلب ہوتی تو تم سے تمہاری رائے نہیں لیتا اور نہ ہی رشتہ بھیجنے کی بات کرتا بلکہ تمہیں دنیا سے ایسا غائب کرتا جیسے تم کبھی تھی ہی نہیں۔

پہلے صرف محبت تھی تم،اس تھپڑ کے بعد میری ضد بن گئی اور اب میرے نکاح میں آ کے میری دیوانگی۔یہ دیوانگی اب تمہارے پور پور کو سلگائے گی جسے تمہیں برداشت کرنا ہو گا۔"اسکے نے اپنے سلگتے ہوئے لب دیوانہ وار اسکے گردن پہ رکھ دیئے۔ایزل نے لمبا سانس کھینچا۔اسے اپنی حماقت پہ افسوس ہو رہا تھا جو اپنی موت کو دعوت دے بیٹھی تھی۔

شہد رنگ بال اسکے دمکتی ہوئے رنگت والی گردن کے ایک طرف بکھرے ہوئے تھی۔سفید اور لال امتزاج کے شرارہ سوٹ میں وہ کھلتا ہوا گلاب لگ رہی تھی۔

صفیان نے اسکی کمر پہ گرفت مضبوط کی اور اپنی انگلی اسکے ڈوریوں پہ پھیرنے لگا۔ایزل نفی میں سر ہلاتی آنسو پینے لگی تھی۔اسکی انگلیوں کا سرد لمس اسکی ننھی سی جان نکالنے کیلئے کافی تھی۔

"یہ تمہاری خوبصورتی کا خراج نہیں ہے۔اس لمس سے تمہیں میری دیوانگی کا اندازہ ہو چکا ہو گا۔نازک سے جان ہو اتنے پنگے لیا کرو جتنا سہ سکو۔"

Posted on Kitab Nagri

"صفی پلیز لیو می، مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔ میں ریڈی نہیں ہوں، پلیز مجھے کچھ وقت دیں"

صفیان نے اسکی بات پر کان دھرے بنا انگلی کی مدد سے اسے مزید خوفزدہ کرنے کیلئے اسکی شرٹ کی اوپری ڈوری کھولی۔ ایزل نے وجود پولے ہولے لرز رہا تھا۔ وہ بمشکل اپنے پیروں پہ کھڑی تھی۔ اسکا پورا بوجھ صفیان نے اٹھایا ہوا تھا ورنہ وہ اچھی زمیں بوس ہو جاتی۔

صفیان کی نظر بے ساختہ مدھم روشنی میں چمکتے اسکی گردن کے پیچھے تل پہ پڑی جو پوری آب و تاب سے اسے اپنی جانب بلا رہا تھا۔ وہ بے خود ہوتے اس تل پہ اپنے دہکتے لب رکھ گیا ایزل کی حالت کی پرواہ کئے بنا۔ اسکی بڑھتی جسارتیں اور اسکی باکیاں اسکی جان پہ گراں گزر رہی تھی۔ وہ ان جذبوں کی انچ سے قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی۔ ہوا میں جیسے اکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی۔

"تمہارا یہ تل آج سے میری کمزوری بن چکا ہے بے بی گرل۔ دیکھو میری لمس میں گندھی ہوئی تم مزید خوبصورت ہوتی جا رہی ہو۔ میں تمہیں ڈرا نہیں رہا بلکہ میں تو خود ڈر رہا ہوں کہ کہیں تم میری تشنگی مٹاتے مٹاتے بے ہوش نہ ہو جاؤ" اسکی بوجھل آواز ایزل کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ اسکے لب سرسراتے ہوئے ایزل کو محسوس ہو رہے تھے اور ایک وہ تھا جسکے لب سراب نہیں ہو رہے تھے، ایسی تشنگی تھی جو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

"صفی۔۔ صفی ی ی ی،، مجھے سانسس۔۔" ایزل نے بمشکل اپنا حلق تر کرتے ہوئے التجا کی۔

Posted on Kitab Nagri

"ابھی یہ حال ہے جبکہ تمہاری جیکو اپنی قید میں بھی نہیں لیا میں نے۔ آج تمہیں سانس لینے کیلئے بھی میری ضرورت ہے۔ مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ وقت اتنا جلدی آئے گا۔"صفیان نے اسکا رخ پلٹا تو اسکا زرد پڑتا چہرے دیکھ کر اسکی دماغ بھک سے اڑا۔ وہ باقائدہ کانپ رہی تھی جیسے ابھی گر جائیگی۔

صفیان نے لب بھینچ کر خود کو ملامت کی۔ اسکی دیوانگی اور بے خودی ایزل کی جان پہ بن ائی تھی۔

"ایزل ٹیک آڈیپ بریتھ بے بی گرل۔"

"سانس س س س س بچا"

صفیان نے بے ساختہ اپنی سانسیں اسکے وجود میں منتقل کر دی۔ گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لب اسے بے خود کر رہے تھے لیکن وہ فلحال اپنی دیوانگی کو پست پشت ڈالے اسے نرمی سے چھو رہا تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو۔ سلگتا ہوا لمس اور جھلستی سانسوں کی تپش سے ایزل کا چہرا شرم سے خون چھلکانے لگا۔

صفیان کا ایک ہاتھ اسکی پشت سہلا رہا تھا تاکہ وہ نارمل ہو سکے۔ ایزل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

صفیان نے اسکے پھولے تنفس کو دیکھتے ہوئے آزادی بخشی تھی۔ وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسیں قابو کرنے کی کوشش میں ہلکاں ہو رہی تھی کہ دروازے پہ ہوتی دستک نے اسکے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیئے۔

Posted on Kitab Nagri

"ایزل دروازہ کھولو۔ ہم نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا تک نہیں ہے۔ صفیان بھائی نے سختی سے تمہارا گھونگھٹ کرنے کی تاکید کی تھی لیکن اب تو ہمیں اپنا دیدار کروادو۔" اسکی ایک کزن نے دروازے کے اس پار سے ہانک لگائی۔

"صفی پلیز جائیں یہاں سے، کوئی دیکھ لے گا۔ جلدی جائیں کھڑے ہوئے مجھے گھور کیا رہے ہیں۔" ایزل بوکھلائی ہوئی کبھی بند دروازے کو تو کبھی مطمئن کھڑے صفیان کو پریشانی سے دیکھنے لگی۔ اسکے ہاتھ لرز رہے تھے۔ بھیگے لبوں کے اطراف میں سرخی پھیل چکی تھی، سیاہ گھنگھور پلکوں کی اوٹ میں چھپی سیاہ آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج چکی تھی جبکہ رخساروں پہ چھائی لالی صفیان کی قربت کی ان کہی داستان سنا رہی تھی۔

"میں کیوں جاؤں یہاں سے۔ تمہارا دیدار بھی ٹھیک سے مکمل نہیں ہوا اچھی تو۔ تمہیں سر تا پیر میرے لئے سجایا گیا ہے، میرا فرض بنتا ہے تمہاری خوبصورتی کو داد دوں جبکہ دل تو تمہاری سانسیں تک روک دینے کو چاہ رہا ہے۔" اس نے مسحور کن آواز میں کہتے اسکے گرد مضبوط حصار باندھا کہ وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔ دروازے پہ دوبارہ دستک نے ایزل کو حقیقت کی دنیا میں لا پٹخا۔

"پلیز کوئی آجائے گا صفی۔ ابھی صرف نکاح ہوا ہے ہمارا آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔" اسکی بڑھتی ہوئی جسارتیں ایزل کیلئے امتحان ثابت ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"اپنی کزن کو بولوا بھی تم بزی ہو بعد میں آئے۔ میں یہ مداخلت ہر گز برداشت نہیں کرونگا۔ مجھے آزماؤ گی تو ابھی رخصت کرواکے لے جاؤنگا اور کوئی روک بھی نہیں پائے گا۔" اسکا لہجہ سرد تھا جبکہ انگلیاں اسکے تل کے ساتھ مسلسل چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھیں۔

"میں کیس۔۔" اسکے شرٹ سرکانے پہ ایزل کے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے۔ اسکی بات نہ ماننے کا انجام اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جانتی تھی کہ وہ ضدی ہے اپنی منمانی کرتا ہے اسلئے سرینڈر کر دینے میں ہی عافیت جانی۔

"ایمن بعد میں آنا ابھی میں تھکی ہوئی۔۔ہوں پلیز ابھی چلی جاؤ۔۔" وہ پھنسی پھنسی آوز میں گویا ہوئی تو اسکی کزن ایمن بھی ٹھیک ہے کہ کر چلی گئی۔

"صفی اب تو آپ کی بات مان لی ہے، اب آپ جائیں۔ یہ سب کر کے آپ کا بدلہ پورا ہو گیا ہے۔ اپنے مجھے سزا بھی دے دی ہے۔"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے بھیجنے کی اتنی جلدی کیوں ہے۔؟؟ جب تک میں نہ چاہوں تم اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتی اسلئے یہ فضولیات رہنے دو۔

یہ سب تمہیں بدلہ لگ رہا ہے۔؟؟ میرے لمس میں تمہیں کونسا انتقام کا جذبہ ملا ہے۔۔؟ میری قربت تمہیں سزا لگ رہی ہے۔؟؟۔

Posted on Kitab Nagri

ٹھیک ہے ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔ تمہیں شاید بدلے اور محبت کا فرق ابھی تک سمجھ نہیں آیا ہے۔ میری قربت اگر تمہارے لئے سزا ہے تو سنو ایزل صفیان صفدر تمہاری یہ سزا کبھی ختم نہیں ہو گی بلکہ تا عمر تمہیں یوں ہی سزا بھگتنی ہو گی۔ بدلہ بھی پورا نہیں ہوا ابھی شروعات ہے۔

آج صرف تمہاری سانسیں چند پل کیلئے روکی ہے۔ ایک بار میری دسترس میں مکمل طور پہ آجاؤ گی تو زندگی تنگ کر دونگا تمہاری۔ ابھی کیلئے تمہاری "سزا" کم ہو گئی ہے لیکن تمہیں یہ نشان ہمیشہ میری قید میں رہنے کی یاد دہانی کرواتے رہیں گے۔ کتنی ہی ایسی سزائیں مستقبل میں تمہاری منتظر ہے۔ بے ریڈی بے بی گرل فار دی فیوچر۔" صفیان نے اسکا رخسار سہلاتے ہوئے کرخت آواز میں کہا اور اسکی شرٹ کی ڈھیلی ڈوریاں واپس باندھی۔

ایزل اسکی محبت کو سزا سمجھ رہی تھی اسی بات نے صفیان کا موڈ سخت خراب کر دیا تھا۔ وہ تو اسکی قربت میں اس تھپڑ تک کو بھول گیا تھا لیکن ایزل نے اسکے زخموں پہ نمک چھڑک دیا تھا۔

ایزل نے جھکی پلکوں اٹھا کے اسے دیکھا تو صفیان لمحہ ضائع کئے بغیر اسکے لبوں پہ جھک گیا۔ جتنی نرمیوں سے پہلے وہ ان گلاب کی پنکھڑیوں کو چھو رہا تھا، اب اتنی ہی دیوانگی اور شدت اس پہ نچھاور کر رہا تھا۔

ایزل نے ہاتھوں سے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی تو اس نے ایزل کی کلائیاں بے ت دردی سے اپنی گرفت میں لی۔ کتنی ہی کانچ کی چوڑیاں اسکی مرمریں کلائیوں ٹوٹ کے نیچے قالین پہ گری تھی لیکن وہ بے حس بنا اسے اصلی سزا اور کروا رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آئی ہیٹ یو صفیان، کوئی اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ایسے پیش آتا ہے۔ آپ کبھی میرے ڈریم مین نہیں بن سکتے۔" وہ بگڑے تنفس کے ساتھ گویا ہوئی۔

"اپنی محبت کا عملی مظاہرہ کر کے میں نے شاید اچھی طرح بتا دیا ہے کہ کوئی اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ کیسا پیش آتا ہے۔ اپنا ڈریم مین اب کبھی تمہاری "ڈریمز" میں نہیں آئے گا، میں اس قدر تمہارے اعصاب پہ سوار ہو جاؤ گا لٹل اینجل. تمہاری تمام سوچوں کا محور محض صفیان ٹھہرے گا۔" اس نے برجستگی سے اسکے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوا اور کھڑکی سے نکلتا چلا گیا۔ اس نے بے ساختہ اپنے بے قابو ہوتے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

صفیان کی قربت کے رنگ ایزل کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ اسکی سرگوشیوں کی گونج ایزل کے کانوں میں ابھی بھی گونج رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے آج بھی یونی سے چھٹی کر لی تھی جبکہ وہ وہ جانتا تھا کہ اسکے امتحان نزدیک لیکن اس وقت محض عشق کا خمار سر چڑھ کر بول رہا تھا۔ وہ سب کام پست پشت ڈالے ہشاش بشاش اپنی گھڑی میں نظریں گھمانے لگا۔

آسمان پہ چھایا ملگجا اندھیرا شام ہونے کا پتا دے رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اونچا لمبا قد، مضبوط شانے، براؤن پینٹ اور اپنی رنگت کی طرح سفید بے داغ شرٹ میں ملبوس وہ اپنی سحر انگیز کالی آنکھوں سے ڈوبتے سورج کو ہاتھ باندھے دیکھنے لگا۔ آنکھوں میں نئے خوابوں کا بسیرہ تھا۔ وہ خواب جو اس نے جوانی کی دہلیز پر دیکھنے شروع کئے تھے۔ ایک لڑکی کی محبت پا لینے کا خواب۔

ان خوابوں کے پیچھے اس نے اپنی ماں کا خواب فراموش کر دیا تھا۔ وہ اسے ایک کامیاب انسان بنتا دیکھنا چاہتی تھی لیکن یہ لفظ "محبت" اسکی زندگی کی کتاب میں خسارے کا باعث بننے والا تھا۔

"کہاں رہ گئی تم۔۔؟؟، مجھے انتظار کرتے ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے. تم اب پہلے کی طرح اتنی امپورٹنس نہیں دیتی مجھے اسلئے ہمیشہ دیر سے آتی ہو۔۔" سامنے اسے آتی ماہین کو دیکھتے اسکے منہ سے شکوہ پھسلا۔ ان دونوں کی دوستی کو دو سال ہو چکے تھے۔ شروع شروع میں ماہین خود اسکے پیچھے آتی تھی لیکن اب پہل ادیان کو ہی کرنی پڑتی تھی۔

ماہین کی آنکھیں چمک رہی تھی اور گردن غرور سے اکڑ گئی۔ سامنے کھڑا مصری شہزادوں کو مات دیتی سحر انگیز شخصیت کا حامل اسی کی راہ تک رہا تھا۔

"کہیں نہیں موبائل میں مصروف تھی بس۔ تمہیں پتا بھی ہے میں کتنی مصروف ہوتی ہوں پھر بھی تمہیں یہی لگتا ہے کہ تمہاری اہمیت نہیں، اگر تمہاری اہمیت نہیں ہوتی تو آج میں یہاں موجود نہیں ہوتی۔" شان بے نیازی سے جواب آیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کا خراب ہوتا موڈ دیکھتے ہوئے ادیان کے سارے شکوے اڑن چھو ہوئے تھے۔

"ماہی سوری نا،، اچھا اپنا موڈ خراب مت کرو، دیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں۔" ادیان نے اسے پچکارتے ہوئے اپنی جیب سے ایک نازک گولڈ کی چین نکالتے ہوئے اسکے سامنے لہرائی تو ماہین کے لب مسکرا اٹھے۔اس چین کو خریدنے کیلئے ادیان نے اپنی کتنی ہی ضرورتیں روکی تھی۔ماہین کی خواہش پر ہی اس نے یہ چین خریدی تھی جسے دیکھتے ہی ماہین کا موڈ بحال ہوا تھا۔

"تھینک یو سو مچ ادیان، بہت پیاری ہے یہ اور اب میں یہ پہن کر اپنی دوست کی پارٹی میں بھی جاؤنگی پھر دیکھنا کیسے سب جھل بھن جاتے ہیں۔" اس نے چین تھامتے ہوئے کہا۔

ادیان آسودگی سے مسکرایا اور اسکے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔

"بچاؤووووو۔۔۔کوئی ہے،،،، پلیز مجھے بچاؤ۔۔" اسکے سامنے سے آتی لڑکی ہوا اس باختہ سی چلا رہی تھی۔اسکی دلخراش چیخ سنسان علاقے میں گونج رہی تھی۔

ادیان جو اپنے کولیگ کے گھر سے واپس آرہا تھا,اس نے کسی کی چیخ سنتے ہوئے اپنی کار کو سائڈ میں لگایا۔وہ لڑکی اندھا دھند بھاگتے ہوئے بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے کوئی اسکی تاک میں بیٹھا ہو۔

Posted on Kitab Nagri

بھاگتے ہوئے وہ پتھر سے الجھ کر زمین پر گری تھی۔اسکے پاؤں میں موچ آچکی تھی جسے وہ پکڑے کراہ کر اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

ادیان کسی لڑکی کو اس سنسان علاقے میں چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا اسلئے قدم بڑھاتا اس تک آیا۔

بکھرے سیاہ لمبے ریشمی بال، بھوری آنکھیں، سفید قمیض شلوار میں دمکتا اسکا نازک سراپا، ست رنگی ڈوپٹہ کندھے پہ جھول رہا تھا۔وہ بلاشں بہ ایک حسین لڑکی تھی۔

سامنے کھڑے ادیان کو دیکھ کر اس لڑکی کا رنگ فق ہوا تھا۔آگے کنواں تھا تو پیچھے کھائی۔

بھوری آنکھوں کی پتلیاں خوف سے مزید پھیل چکی تھی۔وہ اٹھنے کی کوششوں میں ایک بار پھر زمین بوس ہوئی اور آہ کی آواز اسکے لبوں سے بر آمد ہوئی۔

"کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟؟ یہاں اس طرح سنان علاقے میں کیوں آپ بھاگتی ہوئی آرہی تھی.؟ آپکو چوٹ بھی لگی ہے چلیں میں آپکی مدد کر دیتا ہوں۔۔"رحمدلی کے جذبے کے تحت اس نے ہاتھ بڑھا کر اس لڑکی کو اٹھانا چاہا لیکن وہ کرنٹ کھا کر نفی میں سر ہلاتی پیچھے کھسکنے لگی۔

"مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں ہے،، آپ جائیں ابھی ورنہ میں چیخ چیخ کر سب کو بلالونگی۔میں غریب ضرور ہوں لیکن اپنی عزت بے مول نہیں کر سکتی،، پلیز خدا کا واسطہ ہے مجھے بخش دیں۔۔"وہ بولتی ہوئی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

Posted on Kitab Nagri

یہ بے وقوف لڑکی پہلے بچاؤ بچاؤ چلا رہی تھی اور جب وہ بچانے آیا تو خود پی ڈر رہی تھی۔ ادیان نے کلس کر سوچا۔

"دیکھیں پہلے آپکی آواز سن کر ہی میں یہاں آیا ہوں ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں بلاوجہ لوگوں کی مدد کرنے کا۔ آپ اس وقت چلنے کے بھی قابل نہیں ہیں اور شاید کسی سے بچتی ہوئی بھاگ رہی تھی، اب یہ آپکی مرضی ہے چاہے تو مجھ سے مدد لے لیں، میرا گھر پاس میں ہی ہے یا یہیں بے یارو مددگار سڑک پر کسی مسیحا کے آنے کا انتظار کریں۔۔" وہ پلٹ کر جانے لگا تھا کہ اس لڑکی نے سرعت سے اسکا بازو دبوچا۔ وہ بے حد خوفزدہ لگ رہی تھی۔ ادیان نے بے ساختہ اسکے ہوشربا سراپے سے نظریں چرائیں تھی. وہ اپنے آپ سے لاپرواہ اسکا بازو پکڑے مسلسل سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

"م م میرے پیچھے پیچھے کچھ چھ ل ل ل لوگ لگے ہیں ں ں ں، ہیلپ می پلی زززز۔" اٹکتے ہوئے جملے ادیان کی سمجھ سے بالاتر تھے۔ اس نے ناسمجھی سے آبرو اچکائی۔

"آپ آرام سے بتائیں کیا ہوا ہے؟؟ ایسے بات میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔۔"

"میرے پیچھے کچھ لوگ موجود ہیں۔۔ وجہ میں آپکو بعد میں بتاؤں گی پر آ بھی مجھے سیف۔۔۔" بھاری بوٹوں کی اواز سے اسکا باقی کا جملہ ادھورا رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان نے سامنے روڈ پہ نظریں مرکوز کی تو دو بھاری جسامت والے گارڈ کی وردی زیب تن کئے آدمی اور ایک کوٹ پینٹ میں ملبوس ادھیڑ عمر انہیں ہدایت دیتا ہوا شخص ان دونوں ہی کی طرف بڑھ رہے تھے۔اس لڑکی کا ڈر سے اپنے پیچھے شرٹ دبوچ کے کھڑا ہونا اسے باور کروانے کیلئے کافی تھا کہ یہی وہ لوگ ہیں جس سے وہ اس قدر خوفزدہ تھی۔اس نے اپنی شرٹ اسکے ہاتھوں سے چھوڑوائی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان تینوں تک آیا۔

"دیکھ لڑکے یہ لڑکی میری ہے اسلئے ابھی اسے میرے حوالے کر دو باقی اسکے بدلے تمہیں منہ مانگی قیمت دے دی جائے گی۔" آدھیڑ عمر آدمی اس لڑکی کا باس جمشید لگ رہا تھا۔

ادیان نے اپنے ہاتھ پینٹ کی جیب میں اڑسے اسکے سامنے تن کے کھڑا ہو گیا۔

اس نے ایک نظر پیچھے کھڑی لڑکی پر ڈالی جو بے آواز روتی اپنی جگہ ساکت تھی۔اس لڑکی سے اسکا رشتہ محض چند پلوں کا تھا،وہ اجنبی تھی لیکن اسکی بھیگی بھوری آنکھیں اسے بہت کچھ یاد دلاتی تھی۔

www.kitabnagri.com

اس نے گہرا سانس بھرا اور اپنی شرٹ کو زرا اوپر کیا تو اسکی پینٹ کے ہولڈر میں چھپی پسٹل ظاہر ہوئی۔یہ واضع اشارہ تھا اس آدمی کیلئے۔

Posted on Kitab Nagri

"اس پسٹل میں اس وقت چھ گولیاں موجود ہے جن میں سے ایک ہی تمہارا کام تمام کرنے کیلئے کافی ہے لیکن اگر مجھے زیادہ غصہ دلایا تو اسکی تمام گولیوں سے تمہارا غلیظ وجود چھنی کر دوں گا۔ بھلائی اسی میں ہے کہ اپنے چیلوں کو لے کر یہاں سے نو دو گیارہ ہو۔

یہ لڑکی ادیان علوی کی تحویل میں ہے اور جو چیز میری تحویل میں آجائے اس پہ میں کسی کا برا سایہ نہیں پڑنے دیتا۔" اسکا لہجہ خطرناک حد تک سرد تھا۔

اسے زیادہ بولنا پسند نہیں تھا۔ وہ اپنے دشمنوں کو ایک بار وارننگ دیتا تھا۔ فرسٹ اینڈ دی لاسٹ۔ اسکے بعد اسکے ہاتھ حرکت میں آجاتے تھے۔

"ڈر اور خوف سے میرا ابھی دور دور تک تعلق نہیں ہے۔ ابھی تو میں جا رہا ہوں لیکن اتنی آسانی سے میں چھوڑنے نہیں والا۔۔" جمشید اپنے دونوں آدمیوں کے ہمراہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ادیان گہرا سانس خارج کرتے پیچھے مڑا تو وہاں موجود ساکت کھڑی لڑکی کو دیکھ کے تاسف سے سر ہلانے لگا۔

"وہ لوگ جا چکے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے ساتھ میرے گھر چلیں۔ میرے گھر میں میری ماں اور بہن بھی موجود ہیں۔ آپ جب تک چاہیں وہاں رہ سکتی ہیں۔ رات بہت ہو چکی ہے اور

Posted on Kitab Nagri

اس وقت آپکو کوئی ٹرانسپورٹ نہیں ملے گی۔"وہ بولتا ہوا بغیر ایک نظر اسکے چہرے پہ ڈالے وہاں سے جانے لگا تو وہ بھی لب کچلتی اسکے پیچھے چل دی۔

ادیان کے لبوں پہ دبی دبی مسکراہٹ تھی۔اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کو پھر سے رونے کے شغل میں مصروف پا کر وہ گویا ہوا۔

"بسسسسس اب آواز نہ آئے مجھے آپ کے رونے کی۔ایک بھی آواز تمہارے منہ سے نکلی تو ابھی گاڑی سے باہر اٹھا کے پھینک دوں گا پھر روتی رہنا تن تنہا ویران سڑک پر۔"اسکی دھمکی کارامد ثابت ہوئی تھی۔اسکا رونا ہلکی ہلکی سسکیوں میں تبدیل ہو گیا تھا۔

ادیان نے جھنجھلاتے ہوئے ٹشو باکس اسے تھمایا۔

"اگر رونے سے فرصت مل گئی ہو تو اپنا نام بتا دیں محترمہ روتی صورت"

"میرا نام ازمہ ہے روتی صورت نہیں،،آپ کو طنز سے فرصت مل گئی ہوتی تو خود پوچھ لیتے۔"ادیان نے غصے سے اسے دیکھا جو پہلے تو منہ میں دہی جمائے بیٹھی اور اب منہ توڑ جواب دے رہی تھی۔

"آپ اپنا گھر بتائیں تاکہ میں آپ کو ڈراپ کر سکوں،اس طرح رات میں اکیلے مت نکلا کریں کیونکہ یہاں انسان اور بھیڑیئے کھلے عام گھومتے ہیں،،پر بار کوئی آپ کو بچانے نہیں آئے گا۔یہ دنیا بہت ظالم ہے۔یہاں شکاری گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں۔"

Posted on Kitab Nagri

"کسی کی مرضی نہیں ہوتی یوں راتوں کو گھومنا۔ مجبوری انسان کو ہر کام کرنے پہ آمادہ کر لیتی ہے۔ جمشید میرا باس تھا۔ عزت کے قابل نہیں ہے وہ شخص۔ اس نے مجھے جاب دے دی اور دھوکے سے ایک سال کا ایگریمنٹ سائن کروالیا جسکے مطابق میں ایک سال سے قبل اگر جاب چھوڑتی ہوں تو بھاری جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ وہ ہمیشہ مجھے اپنی بے باک نظروں سے تنگ کرتا تھا لیکن آج اسکی جرات اتنی بڑھ گئی کہ مجھے چھونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔"اس منظر کو یاد کرتی ازمہ کی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔ خوف سے اسکا چہرہ زرد پڑنے لگا۔ اسے ہمت کرنی تھی، وہ کمزور ہوتی تو اسی لمحے جمشید اس پہ حاوی ہو جاتا۔

"میں نے اسے بہت منع کیا لیکن وہ اپنی اصلیت پہ اتر آیا، اس دن صرف میں اکیلی کیبن میں بیٹھی کام کر رہی تھی۔ اس نے مجھے اپنی عزت کے عوض پیسوں کی لالچ دی لیکن میں جان بچا کے بھاگتی ہوئی آگئی اور پھر سب کچھ آپکے سامنے ہوا۔

میرے گھر کے واحد مرد میرے بابا تھے جنکا انتقال ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں دو سال پہلے ہو گیا تھا۔ وہ حیات تھے تو کبھی ہمیں کسی چیز کی پریشانی نہیں ہونے دی۔ ہمارا اپنا گھر تھا ایک اچھے علاقے میں پر بابا کا سایہ رخصت ہوتے ہی نام نہاد تایا نے ہمیں ہمارے ہی گھر سے باہر پھینک دیا۔ بابا کے جانے کے بعد امی ہی میری کائنات تھی۔ انہیں ٹی بی کی بیماری تھی، ہم دونوں ماں بیٹی اپنے ماموں کے گھر رہنے

Posted on Kitab Nagri

لگے۔ماموں نے اپنے گھر میں ہمیں رکھ تو لیا تھا لیکن ممانی نے میری امی اور مجھے نوکروں سے بھی بدتر حالت میں رکھا ہوا تھا۔

باپ کا شفقت بھرا سایہ تھا تو زندگی کی کڑی دھوپ سے بچی ہوئی تھی لیکن جب وہ سایہ ختم ہو گیا تو زمانے کی سرد و گرم نے زندگی کے داؤ پیچ سکھا دیئے۔بابا کا سایہ رخصت ہوتے ہی امی نے اپنی گود میں چھپانے کی بہت کوشش کی مگر زندگی نے انہیں اتنی مہلت ہی نہیں دی۔

وہ بھی ایک دن مجھے اس دنیا میں تنہا کر گئی اور جو ذلت بھری سر چھپانے کیلئے چھت مل تھی ممانی نے وہ بھی مجھ پہ الزام لگا کہ چھین لی کہ میں انکے بھائی پر ڈورے ڈالتی ہوں،ایک بدکردار لڑکی ہوں۔

ممانی کا بھائی مجھے تنگ کرتا تھا اور ایک سایہ رات جب وہ میری عزت کو روندھنے والا تھا تو ماموجان آ گئے۔ ممانی نے انکے سامنے الگ ہی کہانی بنا دی اور پھر میرے سر سے وہ عارضی چھت بھی چھین لی گئی۔ میں اپنی بکھری حالت لے کے متوسط علاقے کے ہاسٹل میں شفٹ ہو گئی۔ہاسٹل کی فیس اور کھانے کا خرچہ اٹھانے کیلئے مجھے کام ڈھونڈنا تھا۔

اس زمانے کی سرد و گرم انجان تھی لیکن جلد ہی زندگی کے سیاہ باب میرے سامنے کھلتے چلے گئے جہاں دولت سے کسی کی عزت کا دام لگایا جا سکتا تھا۔میری ایجوکیشن اتنی نہیں تھی اسلئے ایک نجی کمپنی میں ورکر کی حیثیت سے اپلائے کیا لیکن وہاں کے باس جمشید نے مجھے اچھے سیلری پیکج کے ساتھ سیکریٹری رکھ لیا۔ایک سال کا ایگریمینٹ کرنے کے بعد اس نے اپنا اصلی رنگ دکھایا۔وہ مجھے بہانے بہانے سے

Posted on Kitab Nagri

چھونے لگا اور آج اس نے مجھے دیر رات تک کام میں الگ کیبن میں مصروف رکھا پھر سب کے جانے کا اطمینان کر لینے کے بعد اس نے مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش بھی کی۔ میں بہت مشکل سے بھاگی تھی وہاں سے۔

"کیا دولت انسان کیلئے اتنی ضروری ہے،؟؟

کیا دولت کے بغیر عزت بے مول ہے۔۔؟؟

کیا دولت مند انسان کو ہی عزت ملتی ہے۔۔؟؟۔" ازمہ بے خیالی میں بولے جا رہی تھی۔ ادیان کو وہ بالکل اپنا عکس لگی تھی۔ اس نے بھی تو اذیت کے لمحوں میں یہ سوال خود سے پوچھے تھے اور آج وہ انجان لڑکی اسکے سامنے ہی سوالات دہرا رہی تھی۔

فرق صرف اتنا تھا کہ وہ محبت کا سوالی تھا اور ازمہ عزت کی۔

شدت جذبات سے ازمہ کی آواز رندھ گئی تھی۔ ادیان کی گرفت اسٹیئرنگ پر مضبوط ہوئی۔ اسکے پاس تسلی کیلئے چند الفاظ تک نہیں تھے۔

سنو تم نے کبھی ساحل پہ بکھری ریت دیکھی ہے

سمندر ساتھ بہتا ہے،

Posted on Kitab Nagri

مگر اسکے مقدر میں ہمیشہ پیاس رہتی ہے

سنو!تم نے کبھی صحرا میں جلتے پیڑ دیکھے ہیں

سب ہی کو چھاؤں دیتے ہیں،

مگر ان کو صلے میں دھوپ ملتی ہے۔

سنو!تم نے کبھی میلے میں بجتے ڈھول دیکھے ہیں۔

عجب ہے المیہ انکا، بہت شور کرتے ہیں۔

مگر اندر سے خالی ہیں۔

یہی میرا افسانہ ہے

بس اتنی سی پہیلی ہے، یہی میری کہانی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں،، محبت سے انسان کا دل ضرور بھر سکتا ہے لیکن پیٹ نہیں۔ تم چاہے مجھے دو وقت کی روٹی کھلا سکتے ہو لیکن وہ آسائشیں نہیں دے سکتے۔"

Posted on Kitab Nagri

"یہ سب فسانے ہیں، تم بھی کوئی اور لڑکی دیکھو جسے محض دووقت کی روٹی سے غرض ہو۔" ماہین کی کہی ہوئی ازیت ناک باتیں آج بھی اسکے زہن میں گردش کرتی تھی۔

ازمہ اسے ماہین کی تشبیہ دی ہوئی لڑکی لگی تھی جسے محض دووقت کی روٹی اور عزت کی ضرورت تھی۔ وہ اس لڑکی کو سائبان مہیا کر سکتا تھا۔ پہلی بار ماہین کی باتوں نے اس کی طبیعت پہ کوئی مثبت پہلو چھوڑا تھا۔

وہ کچھ کہ نہیں پایا تھا۔

ازمہ کی سسکیاں وفعتاوفعتا گاڑی کی خاموش فضامیں ارتکاز پیدا کر رہی تھیں۔ ادیان نے اسکی جانب ٹشو باکس اسکے آگے بڑھایا۔ ازمہ نے اپنی آنکھیں صاف کی جن سے مسلسل نکلتے آنسو اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔

"اللہ پہ یقین رکھیں، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔" ادیان نے تسلی دینی چاہی۔

"شاید اللہ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتا۔ میری قسمت ہی خراب ہے جو اس دنیا میں میرا کوئی وارث نہیں۔" وہ آنسو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی تلخی سے گویا ہوئی۔

ادیان نے کرب سے آنکھیں میچی تھی۔ اس پر بھی ایک وقت آیا تھا جب وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوا تھا۔ وہ بھی تو اتنا ہی منفی سوچنے لگا تھا لیکن اللہ نے اسے ہدایت دی تھی، اپنی بہترین کتاب قرآن

Posted on Kitab Nagri

دیا تھا،وہ رسول کا امتی تھا پھر کیسے وہ مایوس ہو سکتا تھا۔اللہ نے انہیں کتنی آزمائشوں سے گزارا تھا پھر بھی ان کا ایمان پختہ رہا تھا پھر یہ آزمائشیں جو اسکی زندگی میں آئی تھی وہ کیوں ان پہ ہمت ہار سکتا تھا۔اور جنہیں ہداہت مل جائے وہ فلاں پا جاتے ہیں۔

اسے ہدایت مل گئی تھی تاکہ وہ آج اس لڑکی کی ہدایت کا ذریعہ بن سکے۔

"ازمہ میں آپ کی بات سے انحراف کرتا ہوں۔اللہ آپ سے پیار کرتا ہے،کیا یہ اس بات کیلئے کافی نہیں کہ اس نے آپ کو اپنے پیارے نبی کا امتی بنایا۔آپکی ان آتی جاتی سانسوں کی ڈور محض اسکے ہاتھ میں ہے۔

جو مقام "شکوے" کا ہوتا ہے

وہی مقام "شکر" کا بھی ہوتا ہے

لیکن ہم اس مقام پر "شکوہ" جلدی

اور "شکر" دیر سے ادا کرتے ہیں

وہ آپ سے پیار کرتا ہے جب ہی تو آپ کی عزت ابھی محفوظ ہے۔آپ کے ساتھ جو گزرا اس پہ شکوہ کرنے کے بجائے شکر کریں آج آپ کی عزت اور جان دونوں محفوظ ہیں۔مین نے آپ کو نہیں بچایا بلکہ میں تو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا وصیلہ تھا۔مشکل وقت میں اللہ کو یاد کر کے تو دیکھیں وہ تو آپکی شہ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

رگ سے بھی قریب ہے، کسی انسان کو آواز دینے سے بہتر ہے کہ آپ اسے پکاریں جو مالک ہے اس زمین و آسمان کا۔

آزمائش تو اللہ سے جوڑتی ہے۔ اس سے تو تم رب کے قریب ہو جاتے ہو۔ تو کیسے یہ تم پر غم کا پہاڑ ہوا؟ یہ تو صرف سوچ پر منحصر ہوتا ہے۔ ورنہ وہ تو ہر مشکل کے ساتھ آسانی دیتا ہے۔ تم پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ نا تمہیں غموں کے سمندر میں چھوڑتا ہے۔ وہ اللہ ہے۔ تم سے بے انتہا پیار کرتا ہے۔ وہ ٹوٹے دلوں کو جوڑتا ہے۔ اور تمہاری روح کو اپنے ذکر و اذکار سے سکون بخشتا ہے۔" اسکی آواز گاڑی کی فضا میں گونج رہی تھی۔ ازمہ کے دل نے گواہی دی تھی کہ اسکے ساتھ بیٹھا شخص بہترین تھا۔ ازمہ کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا۔ اسکا ایک ایک لفظ سچ تھا۔

ادیان نے اسکے چہرے سے نظریں پھیری تھی۔ وہ ان بھوری آنکھوں کو دیکھنے سے کتراتا تھا۔

اس نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اپنی نگاہیں روڈ کی جانب مرکوز کیں۔ گاڑی سڑک پر رواں دواں تھی۔ چند منٹوں بعد گاڑی پوش ایریا کے بنے ہوئے ایک اپارٹمنٹ کے سامنے رکی تھی۔

ادیان اپنی سائڈ سے اترا اور ازمہ کی طرف کا دروازہ کھولا۔ اس لڑکی کو اپنے گھر لے جانا بھی ایک الگ معرکہ انجام دینے کے مترادف تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ کے کپڑے اس قابل نہیں کہ یہاں بلڈنگ میں جا سکیں۔شاید بھاگتے ہوئے آپ کا ڈوپٹہ بھی پھٹ چکا تھا۔" ادیان نے اسکا دھیان اسکے حلیے کی طرف دلایا تو وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

"میرا مطلب وہ ہرگز نہیں تھا ازمہ۔میں بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ ڈوپٹہ آپکا وجود چھپانے کیلئے ناکافی ہے۔اگر آپ مائینڈ نہ کریں تو میرا کوٹ پہن لیں۔۔" ادیان نے جھجھکتے ہوئے گاڑی سے اپنا نیوی بلو کوٹ نکالتے ہوئے اسکی جانب بڑھایا جسے اس نے کچھ شش و پنج کے بعد تھام لیا۔

اس کا کوٹ ازمہ کے حساب سے کافی ڈھیلا اور بڑا تھا۔وہ اس میں پوری چھپ سی گئی تھی۔ادیان نے ایک مطمئن نگاہ اسے دیکھا جو کسی کو بھی دیوانہ بنانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی ادیان کی ہمراہی میں پارکنگ لاٹ سے گزرتی ہوئی لفٹ کے جانب جا رہی تھی۔

"آپ اپنے کسی قریبی کو کال کرنا چاہتی ہیں تو کر سکتی ہیں۔آپ کے ہاسٹل چھوڑ دیتا میں آپ کو لیکن ابھی وہ سیف نہیں ہے اور آپ کا حلیہ دیکھ کے کوئی بھی غلط فہمہ کا شکار ہو سکتا ہے۔جب تک حالات انڈر کنٹرول نہیں ہو جاتے بہتر یہی ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں۔"

"مجھے اپنی ایک فرینڈ کو انفرام کرنا ہے۔وہ ہی ہے جو میرے لئے پریشان ہو رہی ہو گی۔" اس نے ادیان کا بڑھایا ہوا موبائل تھام کے نمبر ڈائل کیا اور اپنی دوست کو اپنی خیریت کا بتایا۔وہ دونوں اب

Posted on Kitab Nagri

لفٹ میں داخل ہو چکے تھے۔ ادیان نے لفٹ کا بٹن پریس کیا اور ایک ترچھی نگاہ اس پہ ڈالی جو مسلسل ہاتھ مسلتی کچھ کہنے کی کشمکش میں مبتلا تھی۔

"آپ کے گھر والے مجھے دیکھ کے کچھ نہیں کہیں گے۔؟؟ میں نہیں چاہتی کہ آپ کو میری وجہ سے کوئی پرابلم ہو۔ آپ مجھے واپس ہاسٹل چھوڑ دیں، میں مینج کر لوں گی۔" ازمہ آخر کار بول اٹھی۔

"دکھ رہا ہے جس طرح آپ نے سب کچھ مینج کیا ہوا ہوا ہے۔ میرے گھر والے اعتراض کرتے ہیں یا نہیں، یہ ان کا اور میرا معملہ ہے۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ آپ میرے گھر پر سیف رہ سکتی ہیں۔ میری امی ایک گھریلو خاتون ہیں اور بہن یونی میں پڑھتی ہے۔ آپکی دوستی میری بہن سے ضرور ہو جائیگی۔" اسکا انداز تسلی بخش تھا۔ ازمہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

ازمہ نے وجیہہ مرد بہت دیکھے تھے لیکن ان کا لہجہ اور بول چال میں تفاخر ہوتا تھا اور سامنے کھڑا ادیان وجاہت کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود نرم خو اور رحم دل تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادیان باقی سب کیلئے ایک انتہائی نرم گفتار مرد تھا مگر جہاں بات اسکے دشمنوں کی آجائے تو وہ بے رحم اور سخت گیر پولیس آفسر کے نام سے جانا جاتا تھا۔

مری روح میں جو اتر سکیں وہ محبتیں مجھے چاہئیں

جو سراب ہوں نہ عذاب ہوں وہ رفاقتیں مجھے چاہئیں

Posted on Kitab Nagri

انہیں ساعتوں کی تلاش ہے جو کیلنڈروں سے اتر گئیں

جو سمے کے ساتھ گزر گئیں وہی فرصتیں مجھے چاہئیں

کہیں مل سکیں تو سمیٹ لا مرے روز و شب کی کہانیاں

جو غبار وقت میں چھپ گئیں وہ حکایتیں مجھے چاہئیں

جو مری شبوں کے چراغ تھے جو مری امید کے باغ تھے

وہی لوگ ہیں مری آرزو وہی صورتیں مجھے چاہئیں

تری قربتیں نہیں چاہئیں مری شاعری کے مزاج کو

مجھے فاصلوں سے دوام دے تری فرقتیں مجھے چاہئیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

مجھے اور کچھ نہیں چاہئے یہ دعائیں ہیں مرے سائباں

کڑی دھوپ میں کہیں مل سکیں تو یہی چھتیں مجھے چاہئیں

لفٹ تیسری منزل پر رکی تو وہ بھی ادیان کی ہمراہی میں چلنے لگی۔ ادیان نے اپنے فلیٹ کا دروازہ بجایا۔ ازمہ ہاتھوں کی انگلیاں باہم الجھاتے ہوئے نروس کھڑی تھی۔

"ادیان کہاں رہ گئے تھے بیٹا،، کتنی مرتبہ تمہیں بولا ہے کہ ایک کال ہی کر دیا کرو۔ مہرے دل کو دھڑکا لگا رہتا ہے۔۔" آمنہ بیگم دروازہ کھولتے ہی اسکی کلاس لینے لگیں تھی۔ وہ انکا اکلوتا بیٹا تھا اور اسکے پولیس فورس جوائن کرنے کے بعد سے وہ اور فکر مند رہنے لگیں تھیں۔

"امی امی میری پیاری امی صبر کر جائیں زرا، میرا موبائل چارج نہیں تھا۔ اب یہیں کھڑے کھڑے مجھے ڈانٹیں گی یا گھر کے اندر بھی آنے دیں گی۔ ازمہ آپ بھی آئیں۔۔" اس نے آمنہ بیگم کا غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے انہیں اپنے ساتھ لگایا اور دروازے کی دوسری جانب کھڑی ازمہ کو بھی مخاطب کیا۔

وہ آمنہ بیگم کو لئے اندر آچکا تھا۔ ازمہ بھی ناچارہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گھر کے اندر داخل ہوئی۔

"امی یہ ازمہ ہیں۔ ان کی جان کو خطرہ ہے تو یہ کچھ دن یہیں رہیں گی۔ ان کیلئے اس سے سیف جگہ فلحال کوئی اور میسر نہیں ہے۔ آپ انہیں ایزل کا روم دکھا دیں اور کوئی کپڑے وغیرہ بھی دے

Posted on Kitab Nagri

دیں." ادیان نے انہیں صوفے پہ اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے انکی سوالیہ نظروں کا جواب دیا۔وہ کچھ بولناچاہتی تھیں لیکن ادیان شاید ازمہ کے سامنے بات کرنے سے قطرا رہا تھا۔

"اسلام وعلیکم آنٹی۔" ازمہ نے دھیمی آواز میں سلام کیا۔ آمنہ بیگم نے سلام کا جواب دیا اور اسے ایزل کے کمرے میں کے گئی۔انہیں ازمہ کافی مجبور لگی تھی لیکن ایک انجان لڑکی کا ایسے انکے گھر رہنا انہیں کچھ مناسب نہیں لگ رہا تھا۔وہ ادیان سے اس بارے میں بات کرنے کا پورا ارادہ رکھتی تھی۔

ادیان نے اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکاتے ہوئے انگلیوں کی مدد سے اپنی کنپٹی سہلائی۔اسے اندازہ تھا کہ ابھی آمنہ بیگم اس سے مکمل تفتیش کرنے کا ارادہ کرتی تھی۔

آمنہ بیگم ازمہ کو کپڑے دے کے ادیان سے جواب طلب کرنے کیلئے اسکے سامنے والے صوفے پر براجمان ہو گئی۔

"اب تم بتانا پسند کرو گے کہ یہ لڑکی کون ہے اور اس وقت تمہارے ساتھ اس حالت میں کیوں تھی۔؟ دیکھنے میں کافی سیدھی سادھی لگ رہی تھی لیکن مجھے ساری تفصیل بتاؤ۔؟؟" ادیان نے انکے سوالات کی بوچھاڑ پر سارا ماجرا انکے گوش گزار کر دیا۔

"بیٹا تم نے جو کیا وہ ٹھیک تھا لیکن ایسے اس لڑکی کو اپنے گھر رکھنا مناسب نہیں لگتا۔لڑکی زات ہے،ایک نہیں سو مسئلے ہوتے ہیں۔اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ لوگ پھر سے اس لڑکی کے پیچھے

Posted on Kitab Nagri

نہیں آئیں گے۔ تم آج ان سے لڑے ہو کل پھر دشمنی مول لوگے۔ تمہارے ویسے ہی کیا کم دشمن ہیں جو مزید بڑھا رہے ہو۔ تمہاری حفاظت کی دعائیں کرتی رہتی ہوں۔ کچھ رحم کرو اپنی بوڑھی ماں پر۔۔"

"امی آپ نے ہی تو مجھے اتنا مضبوط بنایا ہے کہ میں سچ کا ساتھ دے سکوں پھر آپ ہی خوفزدہ ہو رہی ہیں۔ حق کا ساتھ دینا میرا فرض ہے۔ میں عوام کا محافظ ہوں۔

دشمنوں کی تعداد معنی نہیں رکھتی۔ معنی رکھتا ہے ہماری ہمت اور حوصلہ جو انہیں انکے عزائم میں کامیاب ہونے نہیں دیتا. اللہ میرا حامی و ناصر ہے۔ میری جان امانت ہے اللہ کے پاس، وہ جب تک نہ چاہے کوئی تکلیف مجھے چھو کے بھی نہیں گزر سکتی۔"

آمنہ بیگم نے دل میں ماشاءاللہ کہا۔ انکے بیٹے کا ظاہر جتنا خوبصورت تھا اسکا باطن اس سے کئی گنا اچھا تھا۔

"آپ کی دعائیں جب تک میرے ساتھ ہیں پھر مجھے کچھ نہیں ہو گا۔" اس نے آمنہ بیگم کو اپنے ساتھ لگایا اور خود فریش ہونے چلا گیا۔

****

وہ دبے پاؤں اسکے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اسکا یہی تو معمول تھا روز ایزل کے سو جانے کے بعد وہ کھڑکی کے راستے سے اسے دیکھنے آتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ کترانے لگا تھا اس سے، اسکا سامنا کرنے سے۔ جب ہی تو چار سال گزرنے کے بعد بھی اس سے لاپرواہی برت رہا تھا۔ سیاہ گھنگھور پلکوں کی جھالر گرائے، کھلی بے بی پنک ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں وہ ملبوس وہ ایک پاؤں کمبل سے نکالنے ہوش و خرد سے بیگانہ گہری نیند کے آغوش میں تھی۔ اسکے چہرے کے خدوخال مزید نکھر کر باہر آچکے تھے۔ حسین تو وہ پہلے ہی تھی لیکن جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھتے ہی حسین تر ہو چکی تھی۔

پورا کمرا بے بی پنک اور وائٹ کلر سے سجا آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا۔ پریوں کے دیس سے آئی ایک پری بیڈ پر موجود نیند میں محو تھی۔ بیڈ کے ساتھ ہی ایک سائڈ ٹیبل پر گلدان موجود تھا جس میں نکلی پھول سجے ہوئے تھے۔ مدھم روشنی میں صفیان نے کمرے کا جائزہ لیا جو کسی شہزادی کی خواب گاہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے قدم بڑھائے اور اپنی جیب سے ایک سرخ گلاب کا پھول نکال کر گلدان میں سجا دیا۔ وہ یونہی اپنی موجودگی، اپنی مہک اسکے کمرے میں چھوڑ جانا چاہتا تھا تاکہ جب وہ جائے تو ایزل کو کم از کم اسکی موجودگی کا اندازہ ہو سکے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی من موہنی صورت کو آنکھوں میں بسائے دھیرے سے اسکے سرہانے بیٹھا تھا۔

کانٹوں کے ساتھ پھول کو کھلنا نہیں چاہیئے

یعنی مجھے تم سے ملنا نہیں چاہیئے۔

Posted on Kitab Nagri

"لٹل اینجل آخر یہ فاصلے کب تک مٹیں گے۔صفیان نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے ہٹایا تو وہ کسمسائی۔

"اتنے سال گزر گئے لیکن یہ دل کبھی تم سے دور رہنے پر آمادہ نہیں ہوا۔ناجانے کونسی کشش ہے جو میں تمہاری طرف کھینچا چلا آتا ہوں۔ محض سکون کی تلاش میں تمہارے پاس آنے کیلئے تمہارے سو جانے کا انتظار کرتا ہوں۔"صفیان نے اسکے اوپر کمفرٹر درست کیا.

اسے تکیئے جو سینے سے لگا کر سوتے ہوئے دیکھتے صفیان نے تکیئے کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔وہ چند پل یونہی تکیئے کو خونخوار نظروں گھورتا رہا۔وہ جل ہی تو گیا تھا تکیئے کو اتنا پاس دیکھ کر وہ بھی اپنی لٹل اینجل کے۔

اس نے جھپٹ کر تکیئے کو نیچے پھینکا اور خود اسکے برابر میں دراز ہو گیا۔

کھڑے مغرور نقوش،تراشی ہوئی داڑھی،سیاہ ماتھے پر بکھرے بال اور لال انگارہ ہوتی آنکھیں جو اسکے بے سکونی کا حال بیان کر رہی تھی ایزل کے پاس آتے ہی ان آنکھوں میں ٹھنڈک اتری تھی۔

صفیان نے اپنے چوڑے سینے پر اسکا سر گرایا تو ایزل نے بھی کسمساتے ہوئے اسکے گرد حصار باندھا۔

وہ نیند میں بھی شاید روزانہ کی طرح اپنا تکیہ سمجھ کے اسے جکڑ لیتی تھی اور پھر وہ رات صفیان کی آنکھوں میں کٹتی تھی۔وہ اسکے اتنے پاس موجود ہوتی تھی لیکن صفیان اسے محسوس کرنے سے بھی

Posted on Kitab Nagri

قاصر تھا۔صفیان نے لب بھینچ کر بے لگام ہوتے جذبات پر بندھ باندھتے ہوئے اپنا حصار اس پر تنگ کیا۔ایزل کو شاید اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس لمس کی عادی ہوتی جارہی تھی. جب تک نیند میں وہ اسکی آغوش نہیں چلی جاتی یونہی بے چین رہتی تھی۔

صفیان نے جذب کے عالم میں اسکے سر پہ بوسہ دیااور خود بھی آنکھیں موند گیا۔

کھڑکی کے اس پار آسمان پہ چمکتا جاند شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔رات کی تاریکی بڑھتی جا رہی تھی جیسے سب کچھ اپنی آغوش میں سمیٹ لینا چاہتی ہو۔چمکتے ہوئے ستارے ٹمٹمارہے تھے کیونکہ وہ ان ماہ وسال میں صفیان کی تڑپ کے گواہ تھے اور جب جب اسے سکون میسر ہوتا یونہی سارے جہاں میں رونق پھیل جاتی تھی۔

رہی ناگفتہ مرے دل میں داستاں میری

نہ اس دیار میں سمجھا کوئی زباں میری

برنگ صوت جرس تجھ سے دور ہوں تنہا

خبر نہیں ہے تجھے آہ کارواں میری

وہ نقشِ پائے ہوں میں مٹ گیا ہو جو رہ میں

نہ کچھ خبر ہے،نہ سدھ ہے گی رہرواں میری

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

شب اس کے کوچے میں جاتا ہوں اس توقع پر

کہ ایک دوست ہے وہاں خواب پاسباں میری

اسی سے دور رہا، اصل مدعا جو تھا

گئی یہ عمر عزیز، آہ رائیگاں میری

تیرے فراق میں جیسے خیال مفلس کا

گئی ہے فکر پریشان کہاں کہاں میر

نہیں ہے تاب و تواں کی جدائی کا اندوہ

کہ ناتوانی بہت ہے مزاج داں میری

رہا میں در پس دیوار باغ مدت لیکن

گئی گلوں کے نہ کانوں تکلک فغاں میری

ہوا ہوں گریہ خونیں کا جب سے دامن گیر

نہ آستین ہوئی پاک دوستاں میری

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دیا د کھائی مجھے تو اسی کا جلوہ میرؔ

پڑی جہاں میں جا کر نظر جہاں میری

"ماہین تم ہر وقت کیوں چپکتی رہتی ہو یار۔ اگر میں نے کسی دوسری لڑکی کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کر لیا تو اس میں کونسی بڑی بات ہے، ایلائٹ کلاس میں تو یہ سب نیچرل سی بات ہے۔ اس میں تم اتنا پینک کیوں کر رہی ہو۔" جواد نے جھنجھلاتے ہوئے ماہین کو کہا۔

"جواد ہماری شادی کو چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو کسی دوسری لڑکی کے ساتھ برداشت کرنے لگ جاؤں۔" وہ تقریبا چلائی تھی۔

ماہین نے گھر سے بھاگ کر ایک امیر آدمی جواد سے شادی تو کر لی تھی جو تقریبا اس سے دوگنی عمر کا امیر پولیٹیشن تھا۔ اس نے محض دولت کیلئے شادی کی تھی، جواد اسکے اکاؤنٹ میں ہر ماہ بغیر بولے بھاری رقم ٹرانسفر کروا دیتا تھا اور بھلا اس کو کیا چاہیئے تھا۔ زندگی کی تمام آسائشیں اسے میسر تھی لیکن وہ اپنے گھر والوں سے ملنے سے قاصر تھی۔ وہ اپنی شادی کے ڈیڑھ سال بعد اپنے پرانے محلے گئی تھی لیکن اپنے گھر پر تالہ موجود دیکھتے ہی بے آس لوٹ آئی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"او جسٹ شٹ اپ ماہین، تمہارے لئے یہ سب نیا نہیں ہے۔ تم خود بھی تو نا جانے کتنے مردوں سے ملتی ہو۔ میں نے تمہیں کبھی نہیں روکا۔."

"ان مردوں سے آپ کو میرے ذریعے کام نکلوانا ہوتا ہے اس لئے اپ نے کبھی نہیں روکا۔" اس نے جواد کی بات کاٹتے ہوئے طنزیہ کہا۔ ماہین ابھی بھی تنگ لباس میں ملبوس اور ڈھیر اسارا میک اپ سے آراستہ چہرہ لئے کہیں جانے کیلئے تیار کھڑی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اسکی عمر بھی ڈھل رہی تھی۔ اسکے چہرے پر میک اپ کی پرت نے اسکا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہوئے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ یہ وہی ماہین ہے کیونکہ اسکا مہنگا اور ڈائمنڈ کی جیولری اسے پرانی ماہین صفدر سے یکسر مختلف بنا رہا تھا۔

"تم بھی اس ذریعے سے آیا مال دل کھول کر اڑاتی ہو۔ بحار حال تم اپنے ساتھ ساتھ میرا موڈ مت خراب کرو۔ میں نے تمہارے لئے ایک شاندار پارٹی ارگنائز کی ہے کل اور تمہارے اکاونٹ میں مزید رقم بھی ڈلوادی ہے۔ انجوائے یور سیلف۔" جواد نے اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا اور اپنے کوٹ کے بٹن لگاتے ہوئے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے کھڑی ماہین نے گہری سانس بھرتے ہوئے دیوار میں نسب شیشے پر نظر ثانی کرتے ہوئے میک اپ کو آخری ٹچ دیا۔

Posted on Kitab Nagri

اس لمحے اسے ایک پل کیلئے محض شہزادوں جیسی آن بان والے ادیان علوی کی یاد آئی تھی۔ادیان علوی کی پہلی محبت تھی وہ،اس جیسے وفا کے پیکر مرد کو وہ ٹھکرا چکی تھی محض دولت کیلئے۔ آج اس کا اپنا شوہر اس سے زیادہ دولت کو اہمیت دیتا تھا۔

ماہین نے خود کو کمپوز کیا اور ہیل کی ٹک ٹک کے ساتھ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

"ایزل میں نے تمہارے لئے ایک فیصلہ کیا ہے۔امید ہے تم میرے فیصلے کے آگے سر جھکاؤ گی۔میں نے بابا جانے کے بعد ہمیشہ کوشش کی کہ تمہیں ان کی کمی محسوس نہ ہو۔اپنی بیٹی سمجھ کے پالا ہے تمہیں۔.."وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ ایزل نے تڑپ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بھائی آپ نے جو بھی فیصلہ کیا ہو گا مجھے قبول ہے کیونکہ آپ میرے لئے مجھ سے بہتر سوچ سکتے ہیں۔"اس کے مان بخشنے پر ادیان پر سکون انداز میں اسکے پاس بیٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زندگی کے کچھ فیصلہ ہمارے لئے پچھتاوا بن جاتے ہیں جیسے میں نے تمہارے لئے ایک فیصلہ لیا تھا صفیان کو تمہارا ہمسفر چن کر۔وہ ماہین کا بھائی ہے صرف اسلئے میں یہ نہیں کہ رہا پر میں نے خود تمہیں ثبوت دکھائے تھے۔اب تم اس قابل ہو چکی ہو کہ اپنے فیصلے خود کر سکو۔اس رشتے کو یہیں ختم کر دو اور آگے بڑھ جاؤ۔میرا ایک کولیگ ہے اس نے تمہارے لئے مجھ سے بات کی ہے۔اس سے شادی کر

Posted on Kitab Nagri

لو یا صفیان سے اپنے رشتے کو نبھاؤ۔ رشتے جب ہی نبھائے جاسکتے ہیں جب انہیں نبھانے کی چاہت دو طرفہ ہو۔ یک طرفہ چاہتیں زندگی بھر کا روگ بن جاتی ہیں۔" ایزل نے اپنے بھائی کے چہرے پر کرب کے تاثرات دیکھے تو اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیتے ہوئے حوصلہ دینا چاہا جبکہ وہ خود حوصلہ ہار رہی تھی۔

سچ ہی تو تھا کہ یکطرفہ چاہت اسے بھی تکلیف دے رہی تھی۔ صفیان کی جگہ کسی اور جو سوچنا ہی سوہان روح تھا مگر اسے یہ کڑوا گھونٹ پینا تھا۔

"ان دونوں بہن بھائیوں کے خون میں شاید وفا شامل نہیں۔ میں نے اتنے سال محض اسلئے انتظار کیا تاکہ تم خود اپنی راہ چن سکو۔ میں ہمیشہ تمہاری خوشی میں خوش رہوں گا۔ خلاء کے کاغذات پہ سائن کر کے مجھے دے دینا یا جو تمہارا جواب ہو مجھے بتا دینا۔" ادیان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے گہری کش مکش میں چھوڑے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اسکے پاس کوئی چوائس تھی ہی کب۔ ادیان نے اسے باپ بن کر پالا تھا تو صفیان کے ساتھ اس نے زندگی کے خواب سجائے تھے۔ ایزل نے کرب سے آنکھیں میچی تھی۔ وہ ادیان علوی کی بہن تھی جو اپنی چاہت کو مارنا جانتی تھی۔ ایک بے وفا شخص کے ساتھ سسک سسک کر زندگی گزارنے سے بہتر اسے صفیان سے الگ ہونا بہتر لگا تھا۔

ایزل نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے قلم اٹھایا اور اپنی گود میں دھرے لفافے سے خلاء کے پیپر باہر نکالے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ایزل صفیان صفدر بنی اور اب پھر سے صفیان اسے سے جدا ہو رہا تھا۔

وہ جو اتنے سال میں اس سے ملنے آیا پھر ایزل کیوں اسکی فکر کرتی حلانکہ روز نیند میں اسے صفیان کی خوشبو محسوس ہوتی تھی مگر وہ ہمیشہ جھٹلا دیتی تھی۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے لمحے بھر میں سائن کر دیا۔ایک موتی ٹوٹ کر کاغذ پر گرا تھا۔

تمہیں کتنا یہ بولا تھا

تمہیں کتنا یہ بولا تھا

کہ میری زندگی میں اس طرح شامل نہیں ہونا

جب آنکھیں صبح کھولوں پکاروں نام میں تیرا

کبھی جب آئینہ دیکھوں

تمہارا عکس میری آنکھ کی پُتلی میں جم جائے

خوشی مجھ کو ملے کوئی،

تمہارا ساتھ میں ڈھونڈوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دکھوں میں بھی یہی چاہوں کہ میرے پاس ہو بس تم

تمہیں کتنا یہ بولا تھا

مجھے بادل سے، بارش سے، محبت ہے ہمیشہ سے

مگر تم نے محبت کو جنوں میں کیوں بدل ڈالا

میں اب بارش کے موسم میں تمہی کو ڈھونڈتا کیوں ہوں؟

انہی سوچوں میں بھیگا ہوں میں تنہا بھیگتا کیوں ہوں؟

تمہیں کتنا یہ بولا تھا

مری عادت نہیں بدلو

مری خاطر نہیں بدلو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مگر تم نے بدل ڈالا

مرا سب کچھ بدل ڈالا

میں اب جو خود کو تکتا ہوں مجھے تم یاد آتی ہے

تمہیں کتنا یہ بولا تھا مجھے تم یاد مت آنا

Posted on Kitab Nagri

کہ تم کو بھولنا ویسے ہی میرے بس سے باہر ہے

مجھے جب یاد آتی ہو تو یہ محسوس ہوتا ہے

مجھے تم یاد کرتی ہو

تمہیں کتنا یہ بولا تھا مجھے تم یاد مت کرنا

مجھے تم یاد مت کرنا

مری اس زندگی میں اس طرح شامل نہیں ہونا

تمہیں کتنا یہ بولا تھ

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

کبھی جب بات کرتی ہے

تو اس کے لفظ خوشبو کی طرح محسوس ہوتے ہیں

وہ ہنستی ہے تو جیسے سارا عالم اس ہنسی میں ڈوب جاتا ہے

وہ لب اس کے، وہ آنکھیں اور وہ چہرے کی شادابی

Posted on Kitab Nagri

کہ جیسے اپسرا کوئی

وہ میرا نام لیتی ہے تو میری روح میں جیسے نشہ سا اک اُترتا ہے

جُھکائے اپنی پلکوں کو کبھی مجھ سے جو کہتی ہے

مجھے تم سے محبت ہے

تو اس کا شرمگیں لہجہ یقین مجھ کو دلاتا ہے کہ دنیا خوبصورت ہے

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

اُداسی کے گھنے سایوں کو جب بھی اُوڑھ لیتی ہے

میرا دل خون روتا ہے

میں اس کی شربتی آنکھوں کے نم سے بھیگ جاتا ہوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

جسے مجھ سے محبت ہے

میرا اظہار سنتی ہے تو پھر سب بھول جاتی ہے

جُھکائے اپنی پلکوں کو وہ ایسے مسکراتی ہے

Posted on Kitab Nagri

کہ جیسے اپسرا کوئی

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

میرے لفظوں میں رہتی ہے

مجھے اکثر یہ کہتی ہے

مجھے تم سے محبت ہے

اپنے آفس میں موجود ایزل کے متعلق سوچتے ہوئے اسکی گھنی مونچھوں تلے لبوں پر تبسم پھیلا تھا کہ دروازے پر ہوتی دستک نے اسکی محویت کو توڑا تو وہ بھی خیالوں کی دنیا کی باہر آیا۔

اس نے اندر انے کی اجازت دی تو پیون اسکے نام کا پارسل لئے اندر داخل ہوا۔ وہ متجسس سا خاکی لفافے کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے پیون کو جانے ک اشارہ کیا اور لفافہ کھول کر دیکھا تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ صفیان کا چہرہ یکلخت تاریک ہوا تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا ایزل کبھی کوئی ایسی بات کہ سکتی ہے لیکن اس کے ہاتھ میں وجود کاغذات اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت تھے۔

طلاق کا لیگل نوٹس اس کے ہاتھ سے پھسلتے ہوئے اسکے قدموں میں آن گرا تھا۔ اس نے کتنی ہی بار کاغذات پر موجود اس کے سائن دیکھے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

ابھی تو ان کا محض رشتہ جڑا تھا، ملن سے پہلے ہی ایزل نے اسے ہجر سونپ دیا، وہ یہ بھی برداشت کر گیا صرف اس نکاح کے پاک رشتے کی خاطر جو ان دونوں کے دلوں کو ایک دوسرے سے جوڑتا تھا اور آج ایزل نے اس رشتے کی ڈور کو بھی توڑنے کی کوشش کی تھی۔ دل میں کہیں اطمینان تھا کہ وہ صرف اس کی ہے، کہیں آس تھی کہ ہجر کے بعد وصال یار کا لطف اسے بھی حاصل ہو گا لیکن ایزل کے دستخط دیکھتے ہی اس کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا یہ سب۔ صفیان کو ہوا میں اکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تو اس نے ٹائی ڈھیلی کی اور نم پیشانی کو رومال کی مدد سے صاف کرتے ہوئے دوزانو بیٹھا۔

سیاہ آنکھوں میں سرخ ڈورے واضع ہو رہے تھے، ماتھے کی رگیں ابھر چکی تھی۔ اس نے لب بھینچ کر اپنے اندر امڈتے طوفان کو قابو کیا تھا۔ اس نے کاغذات اٹھائے اور جنونی انداز میں اپنی جیب میں سے لائٹر نکال کر انہیں جلا دیا۔ کمرے میں جلنے کی بدبو پھیل رہی تھی۔ اس کے اندر بھڑکتی آگ پر جیسے پانی گرا تھا لیکن ابھی ایزل سے جوابدہی طلب کرنا بھی ضروری تھی۔

"ایزل صفیان اب تمہیں دی گئی مہلت کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ تم نے میرے سوئے ہوئے جنون کو جگایا ہے جسکا خمیازہ تمہیں عنقریب بھگتنا ہو گا۔" اس نے جیب سے سیگریٹ نکال کر سلگائی اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ ایزل سے ایک پل کیلئے بھی غافل نہیں ہوا تھا۔ اس نے ایزل کی لوکیشن ٹریس کی اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر منزل کی جانب روانہ ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل اپنے وارڈ سے گزرتی معمول کے مطابق لوگوں کا چیک اپ کر رہی تھی کہ اسے سامنے سے صفیان آتا دکھائی دیا۔ اسکے تیور ایزل کو صحیح نہیں لگے تھے۔ وہ بھی اسکی جانب بڑھی۔ اتنے سالوں بعد اسکے روبرو ہو کر دل کی دھڑکن حد سے سوا تھی۔ ان ماہ و سال نے اسکی شخصیت میں روعب پیدا کیا تھا۔ صفیان نے بغیر کسی کا لحاظ کئے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹا تھا۔

سامنے سے آتے ڈاکٹر ضرار نے یہ منظر دیکھا تو ایزل کی جانب بڑھا۔ وہ ایزل کے ساتھ کام کرتا تھا اور اس طرح کسی کا ایزل کو تنگ کرنا اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"مسٹر کیا بات ہے۔ ہاتھ چھوڑو ایزل کا ورنہ ابھی پولیس کو کال کر کے بلالوں گا۔" ضرار نے اسے تنبیہ دی۔ ایزل تو صفیان کی شکل دیکھ کر ہی کنگ تھی۔ ضرار کی آواز نے اسے ہوش کی دنیا میں لا پٹخا تھا۔ ساری تلخ حقیقتیں واضع ہوئی تھی۔ اس نے اپنی کلائی صفیان کی آہنی گرفت سے چھڑوانی چاہی لیکن بے سود۔ وہ کبھی ضرار تو کبھی صفیان کو دیکھنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہو کون تم جو اس کی اتنی فکر کر رہے ہو۔ جسکو بلانا ہے بلالو میں بھی دیکھتا ہوں کون مجھے روک سکتا ہے ایزل کو لے جانے سے۔" اس کا لہجہ دوٹوک تھا۔ اس سے پہلے ضرار اسکی گرفت سے ایزل کا ہاتھ آزاد کرواتا صفیان نے ایک مکہ اسکی ناک پر جڑا۔ ایزل کی چیخ بر آمد ہوئی۔ اسپتال کی سیکورٹی الرٹ ہوئی تو گارڈ وہاں پہنچے۔ گارڈ صفیان کی جانب بڑھنے والے تھے کہ ایزل نے سب کو روکا۔ ضرار ناک پر ہاتھ رکھے خون صاف کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"پلیز آپ سب جائیں یہاں سے۔ یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے۔"وہ منت کرتے ہوئے بولی۔ گارڈز اپنی جگہ رک گئے تھے.

"ڈاکٹر ایزل یہ آدمی آپ کو دن دھاڑے لے کر جارہا ہے اور آپ کہ رہی ہیں کہ پرسنل میٹر ہے۔"ضرار بولا۔

"یہ میرے ہسبینڈ ہیں۔"اس نے گویا بات ختم کر دی تھی۔ ضرار نے تاسف سے اسے دیکھا البتہ صفیان مطمئن کھڑا اسے طنزیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"چلیں وائفی۔۔"صفیان نے ایزل کی جانب دیکھتے ہوئے ضرار کو جتایا تو وہ بھی مزید تماشہ نہ کرتے ہوئے اسکے ساتھ چل دی۔ وہ اسے لے کر اپنی کار میں ابیٹھا اور کار اسٹارٹ کر دی۔

کچھ دیر بعد گاڑی ایک سنسان علاقے میں بنے گھر کے باہر رکی۔ صفیان نے اسکی طرف کا دروازہ کھولا اور اسکی کلائی دبوچتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں لے جارہے ہیں مجھے،ہاتھ چھوڑیں میرا،میں کہتی ہوں ہاتھ چھوڑیں ورنہ چیخ چیخ کے سب کو بلا لوں گی۔ آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے میرا۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ صفیان نے اسے کمرے میں داخل ہوتے ہی صوفے پر دکھیلا تو باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔ اسکی انکھوں میں موجود وحشت دیکھتے ہی ایزل کی چلتی زبان رکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"بس ایزل صفیان صفدر، ایک آواز نہیں آئے مجھے تمہاری۔ میں اگر تعلق جتانے پر آیا تو تمہاری نازک سی جان سہ نہیں پائے گی اسلئے بہتر ہے چپ کر جاؤ۔ تمہیں یہاں میں اسی تعلق کو واضع کرنے آیا ہوں جو تم شاید بھلا بیٹھی ہو۔ ساری عمر تم میرے نام پر بیٹھی رہو گی سسکتی رہو گی کیونکہ مجھ سے رہائی تمہیں ہر گز نہیں ملنے والی۔" صفیان کی دھاڑ سے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔ وہ کھسک کر دور ہوئی تو صفیان نے اسکی راہ تنگ کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اسکے گرد ٹکا دیئے۔

اسکی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں پھوٹ رہی تھی۔ اعصاب تن چکے تھے۔

"لیومی۔۔۔" وہ سب باتیں اگنور کرتی ہوئی شعلہ جوالا بنی ہمت سے چلائی۔

"جشٹ شٹ اپ۔۔!" وہ ضبط کا بندھن توڑ کر جھٹکے سے اسکی کلائی موڑ کر پشت سے لگا چکا تھا۔

"مجھ سے الگ ہونے کی بات اب تمہارے لبوں پر آئی تو اپنے ہاتھوں سے تمہاری جان لے لوں گا۔" وہ اس کے کان کے پاس غرایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چند پل یونہی گزر گئے تھے۔ ایزل نے اسکی شکوہ کناں نگاہوں سے نظریں چرائی تھی جبکہ صفیان کی نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھی۔

کتنے ماہ و سال بعد وہ یوں پورے ہوش و حواس میں اسکے پاس موجود تھی مگر جس وجہ سے تھی وہ انتہائی تکلیف دہ تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"اپنے ہاتھوں سے جلا دیئے ہیں میں نے خلا کے کاغذات۔ سمجھ لو اب سے تمہاری رخصتی ہو چکی ہے۔" ایزل اس انکشاف پر بھونچکا رہ گئی تھی۔

"نہیں ہوئی رخصتی کوئی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کا جب دل چاہے گا میرے پاس آئیں گے اور جب دل چاہے گا دور چلے جائیں گے۔ اتنی ہی ارزاں ہے شاید میری ذات۔" اس آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے۔ یہیں صفیان کا سارا غیض و غضب ہوا ہو چکا تھا۔ اس نے بے ساختہ ایزل کے آنسو اپنے لبوں سے چن کے اسے معتبر کر دیا تھا۔

"اس وقت حالات کچھ اور تھے ورنہ میں تو ساری زندگی تمہارے پاس تمہیں اپنے حصار میں رکھ کے گزار دینا چاہتا ہوں۔ تم کتنی انمول ہو کوئی مجھ سے پوچھے جبھی تو تم سے جدائی کا سوچ کے ہی میں جنونی ہو گیا تھا۔ مجھے اندازہ ہے کہ تمہارے بھائی نے تمہیں فورس کیا ہو گا دستخط کرنے کیلئے مگر کیا ہمارا رشتہ اتنا کمزور ہے جو تم نے یوں مجھ سے جدا ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ تم ایک بار مجھ سے مل تو لیتی پھر میں سب ٹھیک کر دیتا۔ جو بھی کچھ ماضی میں ہوا اس میں قصوروار نہیں تھا پھر بھی میں نے ہجر کاٹا ہے۔ مجھے بھی میرے ناکردہ گناہ کی سزا تم سے دوری کی صورت میں ملی ہے۔ ماہین میری بہن تھی، اگر وہ گھر سے بھاگ گئی اور تمہارے بھائی کو بھی اس سے محبت تھی پھر میرا اس میں کیا قصور۔۔؟؟ ہر انسان کی الگ شخصیت ہوتی ہے۔ سب اپنے اچھے اور برے عمل کے خود جوابدہ ہیں تو تمہارا بھائی کون ہوتا ہے سزا کا

Posted on Kitab Nagri

"اپنے ہاتھوں سے جلا دیئے ہیں میں نے خلا کے کاغذات۔ سمجھ لو اب سے تمہاری رخصتی ہو چکی ہے۔" ایزل اس انکشاف پر بھونچکا رہ گئی تھی۔

"نہیں ہوئی رخصتی کوئی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کا جب دل چاہے گا میرے پاس آئیں گے اور جب دل چاہے گا دور چلے جائیں گے۔ اتنی ہی ارزاں ہے شاید میری ذات۔" اس آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے۔ یہیں صفیان کا سارا غیض و غضب ہوا ہو چکا تھا۔ اس نے بے ساختہ ایزل کے آنسو اپنے لبوں سے چن کے اسے معتبر کر دیا تھا۔

"اس وقت حالات کچھ اور تھے ورنہ میں تو ساری زندگی تمہارے پاس تمہیں اپنے حصار میں رکھ کے گزار دینا چاہتا ہوں۔ تم کتنی انمول ہو کوئی مجھ سے پوچھے جبھی تو تم سے جدائی کا سوچ کے ہی میں جنونی ہو گیا تھا۔ مجھے اندازہ ہے کہ تمہارے بھائی نے تمہیں فورس کیا ہو گا دستخط کرنے کیلئے مگر کیا ہمارا رشتہ اتنا کمزور ہے جو تم نے یوں مجھ سے جدا ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ تم ایک بار مجھ سے مل تو لیتی پھر میں سب ٹھیک کر دیتا۔ جو بھی کچھ ماضی میں ہوا اس میں قصوروار نہیں تھا پھر بھی میں نے ہجر کاٹا ہے۔ مجھے بھی میرے ناکردہ گناہ کی سزا تم سے دوری کی صورت میں ملی ہے۔ ماہین میری بہن تھی، اگر وہ گھر سے بھاگ گئی اور تمہارے بھائی کو بھی اس سے محبت تھی پھر میرا اس میں کیا قصور۔۔؟؟ ہر انسان کی الگ شخصیت ہوتی ہے۔ سب اپنے اچھے اور برے عمل کے خود جوابدہ ہیں تو تمہارا بھائی کون ہوتا ہے سزا کا

Posted on Kitab Nagri

تعین کرنے والا۔"اس نے اپنی پیشانی ایزل کی پیشانی سے جوڑی تھی۔فسوں خیز ماحول میں ان دونوں کے دھڑکتے دلوں کی آواز آرہی تھی۔

"صرف یہی وجہ ہو سکتی ہے آپ کو کیا لگتا ہے۔؟؟"اسکے لہجے میں تلخی درائی تھی۔صفیان گہرا سانس خارج کرتے اسکے برابر میں اسکا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا۔

"پھر کیا وجہ ہے۔۔؟؟"وہ متجسس ہوا

وہ جو کچھ بولنے والی تھی اپنے ہاتھ پر اسکی سہلاتی انگلیوں نے اسکی دھڑکنیں۔منتشر کر دی تھی۔

"بس مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا صفیان،پلیز مجھے چھوڑ دیں۔آپ کے پاس مجھ سے بہتر اور بہت آپشن ہیں۔۔"

"تمہیں مجھ سے آزادی چاہیئے نہ تو ٹھیک ہے اب میری ضد ہے کہ تمہاری سانسوں سے زیادہ تمہارے قریب ہو جاؤں گا۔جتنی مزاحمت کرو گی میری ضد بھی اتنی ہی بڑھتی جائے گی۔"اسکی انگلیوں کی گستاخیاں بڑھتی جارہی تھی۔

"آپ مجھے ہاتھ مت لگائیں۔۔۔۔"

"پھر کسے لگاؤں۔۔"وہ محفوظ ہوا

Posted on Kitab Nagri

"اسے لگائیں جسکے ساتھ کیفے میں بیٹھے ہوئے چائے کی چسکیاں لے رہے تھے۔ تھک چکی ہوں میں صفیان مگر اب اور نہیں۔ آپ مجھے طلاق دے دیں ورنہ ادیان بھائی کسی بھی حال میں بھی طلاق دلوا کر رہیں گے۔"

"واٹ۔۔۔۔میں نے کب پی لی چائے کسی کے ساتھ۔ تم اس قدر بد گمان کیوں ہو جاتی ہو مجھ سے۔ سالے کی ایسی کی تیسی۔ میری بیوی کو اتنا زیادہ بھڑکا دیا کہ وہ مجھ پر شک کر رہی ہے۔ کھوتا کہیں کا، پولیس میں نا جانے کیسے چلا گیا۔" صفیان کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

"آپ میرے بھائی کو ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں۔؟؟ انہوں نے مجھے پروف دکھائے تھے اور یہ بھی کہا تھا کہ میں اپ سے اس بات کا ذکر نہ کروں ورنہ آپ میرے منہ پہ مکر جائیں گے۔ آخر آپ بھی اسی بہن کے بھائی ہیں جس نے انہیں اپنی محبت کے جال میں پھنسایا اور دھوکا دے کر بھاگ گئی۔" اس نے اپنا ہاتھ چھوڑوایا تھا۔ صفیان نے لب بھینچ کر خود پہ قابو پایا تھا۔

اسے ایک لمحے سے بھی کم وقت لگا تھا فیصلہ کرنے میں کہ وہ اب ایزل کو کہیں جانے نہیں دے گا ورنہ وہ مزید بد گمان ہو گی۔ اب وقت آ گیا تھا اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کا۔

"میری بہن نے جو کچھ کیا وہ اس کا اپنا عمل تھا۔ میں نے تمہیں "دھوکا" نہیں دیا ہے محبت کے بدلے۔ محبت کو مضبوط کیا ہے میں نے نکاح کر کے کوئی معاشقہ نہیں چلایا۔" وہ برہم ہوا۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل اٹھی اور بیڈ پر موجود اپنے بیگ سے موبائل نکال کے لائی۔اس نے وہی وڈیو پلے کی جس میں صفیان کسی لڑکی کے ساتھ ریستوان میں موجود چائے کا کپ تھامے پی رہا تھا جبکہ اسکی نظریں اس لڑکی کے چہرے پر ٹکی تھی۔اس وڈیو میں آواز نہیں تھی کیونکہ یہ وڈیو ادیان نے دور سے ہی بنائی تھی۔

"اس میں آڈیو کہاں ہے؟بتاؤ مجھے ہمارے درمیان ہوتی باتیں تمہیں سنائی دے رہی ہیں کیا۔؟تم نے ایک بار بھی مجھ سے پوچھنے کی توفیق محسوس کی۔"اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔اس نے دل ہی دل میں ادیان کو گالیوں سے نوازا تھا جسکی وجہ سے وہ بیوی ہوتے ساتھے سنگل لائف گزار رہا تھا۔

"ادیان بھائی نے خود دیکھا تھا۔ناؤلیو می۔"وہ سرعت سے اٹھی اور دروازے کی جانب جانے لگی کہ صفیان نے ایک جست میں اسے اپنی باہوں میں اٹھایا تو وہ مچلی۔

"لٹل اینجل نہیں رہی ہو اب تم پوری اماں بن چکی ہو۔یہ لڑکی میرے دوست کی بیوی تھی جو مجھ سے ملنے صرف اسی سلسلے میں ائی تھی کیونکہ ان دونوں کے درمیان لڑائی چل رہی تھی اور وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی تھی اور اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔میں نے محبت کی اسلئے اپنی محبت سے دوری کا کرب جانتا ہوں۔میں نے اسکی بات پوری سنی اور ان دونوں کا پیچ اپ کروایا اور ان دونوں کا اب ایک عدد دو سالہ بچہ بھی ہے۔"وہ لفظ لفظ چبا چبا کر ادا کرتا اسے شرمندہ کر رہا تھا۔

"سچ کہہ رہے ہیں؟"

Posted on Kitab Nagri

"جھوٹ کہوں تو مر جاؤں۔"

ایزل لب کچلتی خود کو صلواتیں سنا رہی تھی۔صفیان نے اسے بستر پر لٹایا اور اپنی جیب سے موبائل نکال کر اپنے دوست کی فیملی کی تصویر دکھائی تھی۔

"ایزل نکاح کے بندھن میں بہت طاقت ہوتی ہے۔اس رشتے میں سب سے پہلی شرط ہی بھروسہ ہوتا ہے۔ بھروسے کے بغیر رشتے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔"اس نے اسکے کان کی لو کو دانتوں تلے دبایا۔

"مجھے معاف کر دیں۔بھائی کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔اب جانے دیں مجھے گھر پر سب پریشان ہو رہے ہوں گے۔"ایزل نے اٹھنا چاہا لیکن صفیناں نے اسے اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔

ایزل کے موبائل کی چنگھاڑ نے ماحول میں چھایا سکوت توڑا۔

"بھائی کی کال ہے۔۔مجھے جانے دیں جلدی پلیز امی بھی پریشان ہو رہی ہوں گی."

"اور جو میں اتنے سال سے پریشان ہو رہا ہوں اسکا حساب کون دے گا۔؟"مخمور لہجے میں کہتے اس نے اپنا چہرہ اسکے سیاہ ریشمی بالوں میں چھپایا۔اسکے لب ایزل کی گردن پر سرکتے جا رہے تھے۔وہ دیوانہ اتنے دن کی پیاس بجھا رہا تھا۔کال خود ہی کٹ ہو چکی تھی کہ دوبارہ سے موبائل کی آواز آئی تو صفیان نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے اسے موبائل کا اسپیکر آن کر کے دیا تاکہ وہ بات کر سکے۔

ایزل اشاروں میں اسے چپ رہنے کے اشارے کر رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟ اگر فری ہو گئی ہو تو آجاؤں لینے یا اور ٹائم لگے گا۔" ادیان کی آواز اسپیکر سے گونجی تھی۔

"نہیں بھائی آپ رہنے دیں۔ مجھے میری دوست مل گئی ہے تو اس سے باتوں میں ٹائم لگ گیا۔ وہ مجھے ڈراپ کر دے گی۔"

"دوست نہیں شوہر مل گیا ہے جسکے پاس وہ محفوظ ہے سالے صاحب۔ آپ اپنی بہن کو یہیں سے نیک دعائیں دے دیں کیونکہ اب اسکی رخصتی ہو چکی ہے۔ میں اپنی بیوی کا بہتر طریقے سے خیال رکھ سکتا ہوں تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اب۔ اللہ حافظ۔" صفیان نے دانت پیس کر کہتے اسکا اور اپنا موبائل سوئچ اوف کر کے دور اچھال دیا تھا۔

موبائل کے اس پار موجود ادیان کا چہرہ خفت سے سرخ ہو تھا۔ وہ اپنے آفس کی کرسی سے اٹھا اور صفیان کی لوکیشن معلوم کرنے کیلئے باہر کی جانب گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اپنے شوہر کے پاس ہو تم کسی غیر کے پاس نہیں جو چھپا رہی تھی۔ تمہیں میں اپنے حساب سے سمجھدار بنادوں گا تاکہ تمہیں اندازہ بھی ہو کہ ایک عدد شوہر بھی ہے تمہارا جو دل و جان سے تمہیں چاہتا ہے۔"

Posted on Kitab Nagri

"مجھے گھر جانا۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ صفیان نے اسکے باقی کے الفاظ اپنے لبوں سے چن لئے۔اسکا ڈوپٹہ اسے اٹھاتے ہوئے گر چکا تھا۔ہوشربا سراپا صفیان کے سامنے تھے۔وہ حق رکھتا تھا اس پر اور مزید اسے بے وقوفیاں کرنے کیلئے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

خوشبوؤں میں بسا اسکا لمس صفیان کو پاگل کر رہا تھا۔

"لٹل اینجل آج نہیں۔آج تمہیں باور کروادیتا ہوں کہ تم صفیان صفدر کی منکوحہ نے بیوی ہو۔اب یہی تمہارا گھر ہے۔اس گھر کو تم سجانا۔اس گھر میں تم میرے ساتھ رہنا۔ہم اپنی ایک فیملی بنائیں گے۔"وہ اسکے بالوں میں منہ دیئے ایک سحر طاری کر رہا تھا۔

ایزل کے ارادے کمزور پڑ رہے تھے۔

"صفی۔۔"وہ بگڑے تنفس کے ساتھ گویا ہوئی۔

صفیان نے کوئی جواب نہ دیتے ہوئے ایک شدت بھری گستاخی کی تھی۔

"صفی پلیز ادیان بھائی مجھ سے ہر رشتہ توڑ دیں گے۔۔۔!"صفیان نے دل میں ادیان کو خوب کوسا تھا۔

"تمہارا بھائی جب ماموبنے کا تو ساری ناراضگی بھول جائے گا۔اب اس کو چھوڑو،میرے اوپر توجہ دو۔۔"صفیان کے لب اسکی گردن پر سرک رہے تھے۔ایزل نے تھک ہار کر اپنا آپ اسکے سپرد کر دیا۔وہ جتنی مزاحمت کر لیتی بیکار تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ملن واجب ہوا تھا۔ انکا پاک رشتہ اپنی منزل پا گیا تھا۔ جب چاہتیں سچی ہوں تو ملنا مقدر ٹھہرتا ہے۔

ادیان نے صفیان کا نمبز ٹریس کرنے کی کوشش کی مگر وہ مسلسل بند جا رہا تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو صفیان کے متعلق انفورمیشن اکھٹی کرنے کا کہا تھا تاکہ وہ جلد از جلد اپنی بہن کو واپس لا سکے۔

وہ دن بھر کا تھکا ہارا پولیس وردی میں ملبوس گھر میں داخل ہوا۔ آمنہ بیگم نے اسکے سامنے پانی کا گلاس رکھا تھا۔ انکی متلاشی نظریں ایزل کی تلاش میں تھی۔

"ادیان تمہارے ساتھ ایزل نہیں آئی؟ کہاں ہے وہ۔؟" ادیان نے پانی کا گھونٹ بھرا اور انکے سوالات کیلئے جواب ڈھونڈنے لگا۔

"امی وہ ایزل کا کچھ پتا نہیں چل رہا۔ میں شان سے اسکی لوکیشن ٹریس کر رہا ہوں لیکن مل نہیں رہی۔ ایزل کے موبائل سے صفیان نے مجھے کال کی تھی۔ وہ ایزل کو کہیں لے گیا ہے اور اسکا پتہ بھی نہیں چل رہا۔ دونوں کے موبائل اوف ہیں۔ میں خود بہت پریشان ہوں۔ نا جانے وہ شخص ایزل کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا۔" ادیان نے پانی کا گلاس رکھتے ہوئے سر ہاتھوں میں تھام لیا۔ آمنہ بیگم نے ادیان کا کندھا تھپتھپایا۔ وہ اپنے بیٹے کو شکستہ حالت میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"بیٹا تم پریشان مت ہو۔ ایزل اپنے شوہر کے ساتھ ہے اور وہ محفوظ ہے۔ صفیان اچھا لڑکا ہے اور ایزل سے اپنی پسند سے نکاح کیا تھا اس نے۔ تم نے بھی زبردستی اسے بڑھکا کر خلاء کا نوٹس بھجوایا ہے، یہ اس کا ردعمل ہے۔" آمنہ بیگم ایزل اور صفیان کی علیحدگی کے حق میں نہیں تھی۔ وہ اپنی بیٹی کا گھر آباد دیکھنا چاہتی تھی۔

"امی آپ کو اب بھی میں غلط لگتا ہوں۔ ان دونوں بہن بھائیوں کے خون میں ہی وفا شامل نہیں ہے۔ صفیان بھی میری بہن کو دھوکا دے رہا تھا۔ میری بہن کوئی لاوارث نہیں ہے جو ایسے بے وفا انسان اسکا مقدر بنے۔" اسکی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی۔ ماہین کی یاد اسے پل پل اذیت دیتی تھی۔ اسے اندر کہیں ملال تھا کہ اس میں ہی کمی ہے جو ماہین اسے ٹھکرا کر چکی گئی۔

"وہ بے وفا ہوتا تو ایزل سے نکاح نہیں کرتا۔ اسکے لئے خاموش نہیں بیٹھ جاتا۔ تم نے اپنی مان مانی کر کے خلاء کا نوٹس بھجوا دیا لیکن کبھی اپنی بہن کے بارے میں سوچا؟ کہ وہ اسے کتنا چاہتی ہے۔ ایزل نے اپنے اختیارات تمہیں سونپ دیئے تو کیا تم نے اس کے دل کا خیال کیا۔؟ میں ماں ہوں اسکی، اسکی آنکھوں میں صفیان کی محبت دیکھ سکتی ہوں۔ اس نے تمہاری خاطر اپنی محبت کا گلا گھونٹ دیا اور تم ہو جسے اسکی خوشی کا خیال تک نہیں۔ تمہاری انکھوں پر ماہین کی نفرت کی ایسی پٹی بندھی ہے جسکی وجہ سے تمہیں کسی کی سچی محبت نہیں دکھتی۔" ادیان کو اب ایزل کی روئی روئی صورت کا احساس ہوا تھا

Posted on Kitab Nagri

جس سے وہ نظریں چرا رہا تھا۔ آمنہ بیگم نے اسکے سامنے آئنہ رکھ دیا تھا۔ اسکا عکس بہت بھیانک تھا۔ محبت سے کوسوں دور بھاگنے والا، دوسروں کی محبتوں میں دوریاں پیدا کرنے والا۔

"امی میں نے خود صفیان کو کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔"اس نے اپنا دفاع کرنا چاہا تھا۔

"تم بھی تو ڈیوٹی میں کتنی عورتوں سے ہم کلام ہوتے ہو۔ صفیان سے تم نے پوچھا تک نہیں کہ وہ کون تھی بلکہ خود ہی من گھڑت کہانی بنا کر ایزل کو سنا دی۔ ہر کہانی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ماہین نے خود تمہیں وہ سب کہ تھا۔ صفیان کا صرف اتنا قصور ہے کہ وہ اسکا بھائی ہے۔

ایزل جہاں بھی ہے محفوظ ہے۔ اپنے محرم کے پاس ہے۔ میں اپنی بیٹی کا گھر اجڑتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی ادیان۔ رحم کرو مجھ بوڑھی ماں پر۔ شوہر کے بعد اب بیٹی کا غم دیکھنے کی ہمت مجھ میں نہیں ہے۔"وہ رو پڑی تھیں۔ ادیان نے لب بھینچ کر خود پر قابو پایا۔ اپنی ماں کی آنکھوں میں آنسو دیکھنا تکلیف دہ تھا۔

"میرے پاس ثبوت تھے کہ وہ ایزل کو دھوکہ دے رہا ہے۔ میں اسکا بھائی ہوں اسکا بھلا چاہتا ہوں۔"اس کا لہجہ کمزور تھا۔

"تم نے ایک بار بھی صفیان سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ آنکھیں چرانے سے معملات حل نہیں ہو جاتے۔ سچ تو یہ ہے کہ ماہین کی بے وفائی کے بعد سے تم محبت کے ہی دشمن بن بیٹھے ہو۔"انہوں نے ایک نظر ادیان کو دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

پیچھے بیٹھے ادیان کی انکھ سے ایک آنسو بے مول ہو کر اسکے گریبان میں گرا تھا۔وہ بھی اپنا کیپ اٹھاتا شکستہ قدموں سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا۔کمرے کا دروازہ دھڑ کر کے بند کیا۔

اسکی ماں نے اسے آج آئنہ دکھادیا تھا۔وہ محبت کا امین آج محبت سے نفرت کرنے لگا تھا کہ اس نے اپنی بہن تک کا خیال نہیں کیا۔اسکی انا کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ وہ غلط ٹہرتا۔اس نے دل میں ایزل سے کبھی نہ بات کرنے کی قسم کھالی تھی۔اگر اسکی بہن کو اس سے محبت نہیں تھی تو وہ کیوں اسے ڈھونڈے۔ادیان نے اپنا والٹ سنگھار میز پر رکھا اور ایک نظر آئنے میں خود کو دیکھا۔وہ پانچ سال پہلے شیشے کے سامنے ماہین کی بے وفائی پر روتے ہوئے ادیان سے قدرے مختلف تھا۔توانا بازو، سرخ و سپید رنگت اور مغرور تاثرات۔آنکھوں میں سرد تاثر۔

"تم کبھی بھی ویل سیٹلڈ نہیں ہوسکتے۔محبت سے پیٹ نہیں بھرا جاتا۔"

"جارہی ہوں میں۔تم اپنے لئے ڈھونڈ لینا ایسی لڑکی جسے دو وقت کی روٹی چاہیئے ہو۔"ماہیں کی باتیں اسکے ذہن میں گردش کرنے لگی تو اس نے اپنا ہاتھ شیشے پر دے مارا۔شیشہ چھناکے کی آواز کے ساتھ ٹوٹا۔ٹوٹے ہوئے کانچ میں اسکا عکس تھا۔خون ہاتھ سے تیزی سے بہہ رہا تھا۔دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے ہوش دلایا تو وہ پیچھے ہٹا اور اندر آنے کی اجازت دی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟ یہ آواز کیسی تھی۔۔"ازمہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا۔وہ اس سے بات کرنے کیلیئے ارہی تھی کہ کمرے میں داخل ہوتے ہی شیشہ ٹوٹنے کی آواز نے اسکے اوسان خطا کر دیئے۔

"یہ کیا ہوا آپ کو۔۔۔"وہ ادیان کے جواب نہ دینے پر ہڑبڑاتی ہوئی اس تک آئی۔اسکے ہاتھ سے نکلتے خون نے ازمہ کو سب بھلا دیا تھا۔

اس نے ادیان کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنا ڈوپٹہ اس پر رکھ کر خون روکنے کی کوشش کی تھی۔

ادیان غور سے اسکی بھوری آنکھیں دیکھنے لگا۔ماہین کی بھی ایسی ہی آنکھیں تھی۔وہ ایک ٹک اسے دیکھنے لگا۔بھوری انکھیں،ملائم ملائی جیسی رنگت،ستواں ناک۔۔سیاہ بال چٹیا کی صورت میں بندھے۔وہ حسین تھی۔گلابی اور سفید رنگ کے کاٹن کے سوٹ کے ساتھ سفید ڈوپٹہ اوڑھے وہ کسی کے بھی دل میں گھر کر سکتی تھی۔اسکا آدھا ڈوپٹہ کندھے پر تو آدھا ادیان کے ہاتھ پر لپٹا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ خون ایسے نہیں رکے گا۔آپ بتائیں فرسٹ ایڈ باکس کہاں ہے۔؟.."""اسکا جائزہ کرتی ازمہ پریشان سی بولی تھی۔ادیان نے اپنے بے لگام جذبات پر قابو پایا۔

ادیان نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا تو وہ ڈوپٹہ کھول کر فرسٹ ایڈ باکس لینے کیلیئے بھاگی۔

Posted on Kitab Nagri

اسکے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس دیکھتے ہوئے ادیان خاموشی سے بیڈ کے سامنے لگے کاؤچ پر بیٹھ گیا۔ ازمہ اس سے قدرے فاصلے پر بیٹھی اور ہاتھ پر پٹی باندھنے لگی۔

"آپ کو اپنا غصہ کنٹرول کرنا چاہیئے ادیان۔ خیر آپ اپنے زخم کا خیال رکھیں۔ کٹ گہرا لگا تھا اور کم از کم زخم کو پانی سے بچائیں۔" اس نے فرسٹ ایڈ باکس بند کرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

"انسان جب اذیت کے آخری دہانے پر کھڑا ہوتا ہے تو خود کو تکلیف دینے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ بتائیں کیسا یاد کیا مجھے۔" اس نے سر جھٹک کر کہا۔

"میں چاہ رہی تھی کہ کوئی جاب تلاش کرلوں اور جلد ہی یہاں سے چلی جاؤں۔ میری یہاں موجودگی آپ کیلیئے خطرے کا باعث ہے۔ اپ نے میری جان بچا کر بہت احسان کیا ہے لیکن میں مزید یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔" اس نے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا۔

"لسن مس ازمہ، آپ یہاں محفوظ ہیں اور ملک کے محافظ اپنی حفاظت کرنا خود جانتے ہیں۔ آپ کی جان بچانا میرا فرض تھا۔ وہی بات آپ کی خودداری کی تو وہ مسئلہ ہے اور ایم اہم جواز بھی ہے یہاں نہ ٹھہرنے کا۔۔۔" وہ زرا دیر کو رکا۔ ازمہ کی جانب بغور دیکھا۔

ازمہ نے پلکوں کی چلمن اٹھا کر اپنی بھوری آنکھوں سے ادیان کو دیکھا۔ سیاہ گھنگھور پلکوں کا عارضوں سے اٹھنا اور غلافی آنکھوں پر سایہ فگن ہونا محسور کن تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"آپ کی خوداری کو کوئی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ آپ یہاں میری والدہ کی کیئر ٹیکر کے طور پر رہ سکتی ہیں کیونکہ میں اور ایزل کام کے سلسلے میں باہر ہوتے ہیں اور امی گھر میں اکیلی ہیں۔اس جاب کے بدلے آپ کو یہاں رہنے کی جگہ بھی مل جائیگی اور آپ کو میں معاوضہ بھی دیتا رہوں گا۔"اس نے بات مکمل کی۔ازمہ کو اسکی بات اچھی لگی تھی۔اس طرح وہ محفوظ بھی رہ سکتی تھی اور اسکی عزت نفس پر بھی کوئی آنچ نہیں آتی.

"میں سوچوں گی اس بارے میں لیکن آپ سب کو میری وجہ سے خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔"وہ دل میں خوفزدہ تھی۔چہرہ جھکا ہوا۔

"اس میں سوچنا کچھ نہیں ہے۔آپ آج سے ہی ہمارے گھر کا حصہ ہیں۔کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا دھڑک کہ سکتی ہیں آپ۔"ادیان کی گھمبیر آواز کانوں سے ٹکرائی۔اسکے پاس ہاں کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی ٹھیک۔۔"

"آپ تیار ہو جائیں تاکہ آپ کیلئے نئے کپڑے لینے جا سکیں۔پرسوں سے آپ نے ایک ہی جوڑا پہنا ہوا ہے۔"ادیان کی نفیس طبیعت کو جہاں گوارہ تھا۔ازمہ اپنی جگہ شرمندہ سی ہو گئی۔ایزل نے اسے ایک ہی نیا جوڑا دیا تھا اور کل سے وہ خود غائب تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں اپنے ہاسٹل سے کپڑے لے آتی ہوں۔ آپ بلاوجہ پریشان نہ ہوں۔"

"میں پریشان نہیں ہو رہا بٹ آپ ابھی میرے ساتھ چل رہی ہیں جو بھی اپنی ضرورت کا سامان ہو آپ لے سکتی ہیں۔ آپ کو ایڈوانس سیلری آج ہی دے رہا ہوں تاکہ آپ کو میرے ساتھ جانے پر کوئی مسئلہ نہ ہو۔" اسکا اضطراب کم کرنے کیلئے ادیان نے حل نکالا۔ ادیان اس سے نظریں چراتے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ اسکی پلکوں کے گرنے اور اٹھنے کا سنگم اسے مسلسل ڈسٹرب کر رہا تھا۔ بھوری چمکتی ہوئی آنکھیں۔

"آپ بلاوجہ تکلف کر رہے ہیں ادیان۔ میں ٹھیک ہوں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ عزت قالی چھت کی ضرورت تھی جو آپ نے مجھے فراہم کر دی۔ میری ذات پر آپ نے احسان کیا ہے ورنہ زندگی جتنی تنگ ہو چکی تھی میں نے امید چھوڑ دی تھی۔" وہ اپنے آنسو حلق میں اتارتے ہوئے ضبط سے بولی۔ چہرہ شرت سے لال ہو رہا تھا۔ پل بھر میں کمرے کی فضا سوگوار ہوئی تھی۔ ادیان کو اس چھوٹی سے لڑکی پر بے ساختہ رحم آیا۔

www.kitabnagri.com

"امیدیں امنگ کی طرح دل میں جاگتی ہیں۔ آپ جہاں سے امید کا سرا تھام لیں وہ آہستہ آہستہ منزل کی طرف لے جاتا ہے اور منزلوں تک جانے کے راستے ہمیشہ دشوار ہوا کرتے ہیں۔ کبھی کچھ پتھر ہمارے پیر زخمی کر دیتے ہیں۔ ان زخموں پر مرہم امید رکھتی ہے۔ امید نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ اس پر

Posted on Kitab Nagri

ہی تو ہم زندہ ہیں۔ ایک چڑیا کہیں سے دانا ملنے کی امید میں دربدر بھٹکتی ہے ورنہ وہ بھی کسی عام آدمی کی طرح رزق ملنے کی امید چھوڑ کر بیٹھ جائے اور وہیں مر جائے۔

سروائیو وہی کر سکتا ہے جو آگے بڑھنا جانتا ہے۔ ایک جگہ بیٹھ جانے والے امید چھوڑ دینے والے زندگی ہار جاتے ہیں۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ قدم قدم چلتے اس نے اپنے پٹی بندھے ہاتھ کو دیکھا۔ وہ اپنے زخم چھپانے کا عادی تھا لیکن ازمہ نے اس زخم پر مرہم رکھا تھا۔ کتنے سال بعد اسے مسیحائی نصیب ہوئی تھی۔ وہ بھی سروائیو کر گیا تھا۔ امید نہ چھوڑ کر وہ زندگی جینے کی کوشش کر رہا تھا۔

ازمہ نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا۔ تاریک اور غم زدہ چہرہ۔

"جی ٹھیک میں بھی اب امید نہیں چھوڑوں گی۔ آپ پانچ منٹ بعد چینج کر کے آجائیں میں بھی جب تک تیار ہو جاتی ہوں۔" وہ اپنا ایک طرف سے خون لگا آنچل سنبھالتی باہر کی جانب بڑھ گئی۔ ادیان کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے سرخ خون کے داغ اسکا آنچل بھی داغدار کر گئے تھے۔ اس سے جڑے لوگ ہمیشہ خسارے میں رہتے تھے۔ ادیان کیلئے یہ سوچ تکلیف دہ تھی۔

وہ اپنی ماں کو دکھ اور آنسو دے بیٹھا، اپنی بہن کو طلاق دلوا رہا تھا اور ماہین کو بھی اسکی ذات سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا جب ہی وہ اسے چھوڑ کر جا چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے اپنا اضطراب کم کرنے کیلیئے سگریٹ سلگائی۔ منتشر ذہن اب سکون میں آرہا تھا۔ دھواں کمرے میں بھر چکا اور پر منظر دھندلانے لگا۔

سنو تم نے کبھی ساحل پہ بکھری ریت دیکھی ہے

سمندر ساتھ بہتا ہے،

مگر اسکے مقدر میں ہمیشہ پیاس رہتی ہے

سنو! تم نے کبھی صحرا میں جلتے پیڑ دیکھے ہیں

سب ہی کو چھاؤں دیتے ہیں،

مگر ان کو صلے میں دھوپ ملتی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سنو! تم نے کبھی میلے میں بجتے ڈھول دیکھے ہیں۔

عجب ہے المیہ انکا، بہت شور کرتے ہیں۔

مگر اندر سے خالی ہیں۔

یہی میرا فسانہ ہے

Posted on Kitab Nagri

بس اتنی سی پہیلی ہے، یہی میری کہانی ہے۔

اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں تو خود کو صفیان کے حصار میں پایا۔ پلکیں ایک پل اٹھی اور دوسرے ہی پل شرم کے بوجھ تلے جھک گئی۔ اس نے کل رات ہار مان کر خود کو صفیان کے سپرد کر دیا تھا۔ وہ کبھی اسے بتانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی کہ اس نے صفیان کو کتنا چاہا ہے۔ بے پناہ اور بے انتہا۔

صفیان کے بال اسکے ماتھے پر بکھرے تھے جنہیں ایزل نے اپنے ہاتھ کی مدد سے پیچھے کیا۔ روشن پیشانی، بڑھے ہوئے بال، تراشی ہوئی داڑھی اور مونچھ۔

اسکے چہرے سے نگاہ پھسلتی اسکے کشادہ سینے پر گئی تو وہ نظریں چرا گئی۔ اسکی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔

آج محبت نے اسے بھی سراپا محبت بنا دیا تھا۔ اتنے سالوں کا ہجر تمام ہوا تھا۔ صفیان نے اسکے گرد تنگ حصار باندھا ہوا تھا جسے وہ چاہ کر بھی توڑ نہیں سکتی تھی۔ صفیان اسے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے توانا بازوں میں سمیٹے ہوئے خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل نے کمرے میں نظریں گھمائیں تو دھک سے رہ گئی۔ ہر چیز سلیقے سے سیٹ تھی۔ بیڈ کے سامنے ہی کاؤچ اور سنگھار میز تھے اور دوسری جانب وارڈروب تھا۔ سفید اور کریم کلر سے پینٹ شدہ کمرہ رہنے والے کے اعلی ذوق کی مثال تھا۔

ایزل کی نظریں سامنے لگی تصویر پر ہی جمی ہوئی تھی۔ یہ انکے نکاح کی خوبصورت تصویر تھی جسے فریم کروا کے صفیان نے اپنے کمرے کی دیوار پر لگایا ہوا تھا۔

تصویر میں ایزل صفیان کی جانب نظریں اٹھا کر دیکھ رہی تھی جبکہ بیچ میں حائل جالی دار پردے کے اس پار صفیان اسے آنکھوں میں محبت کے رنگ لئے نہار رہا تھا۔

کتنا اچھا ہوتا اگر انکی شادی بھی نارمل انداز میں ہوتی۔ سب کچھ یاد آتے ہی اسکے دل میں ٹیس اٹھی۔

اپنے بھائی کو دکھ دے کر اس نے اپنا گھر بسا لیا تھا۔ وہ بھائی جو اس پر جان لٹاتا تھا۔

اسکی آنکھوں سے آنسو بے مول ہونے والا تھا کہ صفیان نے اسے اپنے لبوں سے چن لیا۔

"یہ آنسو ہماری زندگی کی نئی صبح خواب کر رہے ہیں۔ تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں جچتے لٹل اینجل۔ آج کی صبح تو تمہارے چہرے پر میری محبت کے رنگ بکھرنے چاہیئے تھے۔ صفیان صفدر کا عہد ہے کہ تمہارے سارے آنسو سب درد سمیٹ لے گا۔

Posted on Kitab Nagri

تم میری ہو جاؤ اور میں تمہیں خود میں بسا کر سارے دکھ چن لوں گا، سارے خسارے اپنی قسمت میں لے لوں گا۔" ایزل اسکی گھمبیر سرگوشی کانوں میں سن کر کنگ سی رہ گئی تھی۔ آنسو آنکھوں سے خشک ہو چکے تھے۔ اتنی دیوانگی کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی ھی۔ محبت کو ہجر کی آگ نے دہکا کر جنون کے شعلے میں بدل دیا تھا۔

"محبت خود بتاتی ہے۔۔۔

کہاں کس کا ٹھکانہ ہے!

کسے آنکھوں میں رکھنا ہے

کسے دل میں بسانا ہے

رہا کرنا ہے کس کو

اور کسے زنجیر کرنا ہے،

کسی کی چشم گریہ میں۔۔۔۔

چھپا اقرار کتنا ہے

Posted on Kitab Nagri

سفر کی ہر صعوبت اور،،،،،،

تمازت یاد رکھتی ہے

جسے سارے بھلا ڈالے

اسے محبت یاد رکھتی ہے۔۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے اسکی کان کی لو کو چھوتے ہوئے گنگنایا۔

صفیان کا ہاتھ اسکے گرد تھا۔ اسکی آنکھ سے ایک اور آنسو گرا تھا۔ صفیان کا سارا خمار اڑا تھا۔

"کس بات کا سوگ منا رہی ہو ہاں۔۔۔! کونسا ظلم ہوا ہے تمہارے ساتھ جو آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے۔ میں اب پہلے والا صفیان نہیں رہا جو پہلے کی طرح تمہارے ہجر میں جلتا رہے بلکہ اب میں اپنا حق لینا جانتا ہوں اور جو چیز مجھے تم سے دوری دے گی، صفیان اسے نیست و نابود کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔ چہے وہ تم خود کیوں نہ ہو۔" صفیان نے اسکے اوپر قابض ہوتے ہوئے لفظ چبا چبا کر کہا۔

ایزل کا نازک وجود اسکے بوجھ تلے چھل گیا تھا۔ اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھنا ایزل کے بس کی بات نہیں تھی۔

صفیان نے دھیرے سے اسکے چہرے پر پھونک ماری تو وہ بوکھلاتے ہوئے خود کو آزاد کرنے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"چھوڑیں مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ آپ نے اپنی منمانی کرلی اسلئے اب مجھے جانے دیں۔ گھر پر بھائی اور امی انتظار کر رہے ہوں گے۔" ایزل کی بولتی صفیان نے اپنے انداز میں بند کی۔ غلافی آنکھیں عارضوں پر جھک گئیں۔ مدھم ہوتی سانسیں اور کپکپاتے لب صفیان کو پھر سے بے خود کر رہے تھے۔

"اتنے سال انکے ساتھ رہی ہو پھر کیوں جانے کی جلدی ہے۔ اب تمہاری باقائدہ رخصتی ہو کی ہے تو فیوچر پلان بناؤ۔ میرے ساتھ ہی تمہارا گھر ہے۔ اسی گھر کو تم نے جنت بنانا ہے۔" صفیان کے ہاتھ مسلسل اسکی کمر پر حرکت کرتے اسے سٹپٹا رہے تھے۔

"صفی پلیز۔۔۔۔! میری خاطر جانے دیں مجھے۔ میں بھائی کی ناراضگی مول لے نہیں سکتی۔۔" اس نے التجا کی تو صفیان جی گرفت اسکی کمر پر سخت ہوتی گئی۔

"اتنے سال شوہر کی ناراضگی کا خیال نہیں آیا۔ یہ جو تم سے دوری بنا کر رکھی تھی اسکی وجہ بھی تمہیں وقت دینا تھا کہ شاید تمہارا بھائی سمجھ جائے لیکن وہ الٹی کھوپڑی ہے۔ خلاء کے پیپر بھجوا کر اس نے ثابت کر دیا کہ مجھے اتنی مہلت دینی ہی نہیں چاہیئے تھی۔ تم اس وقت کم عمر تھی، میں نے تمہیں وقت دیا کہ تم اپنا مستقبل سنوار سکو، اپنے خواب پورے کر سکو اور پھر جب وقت آئے تو میں تمہیں رخصت کروالوں۔

میں غلط تھا، مجھے تمہیں پہلے ہی دن اپنا بنالینا چاہیئے تھا۔ خود کو اذیت دے کر بھی تمہاری خوشی اور خواب کا سوچا تھا۔ میری ہی سوچ غلط تھی۔ میرے برداشت کی حد کو تمہارے بھائی نے آزمایا ہے اور

Posted on Kitab Nagri

دیکھو آج تم میرے پہلو میں میری بانہوں میں ہو۔ تم چاہو تو اپنے بھائی سے مل سکتی ہو لیکن مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت۔" صفیان نے اشتعال میں کہتے ہوئے اسکے بالوں سے پکڑ کر اسے سینے میں بھینچا۔ اسکے لب اور لمس ایزل بخوبی اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی۔ وہ مچلی تھی. اسکی جھلستی سانسیں ایزل کا دل دھڑکا رہی تھی۔

"آپ کا مطلب پورا ہو گیا تو جانے دیں مجھے۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔" اس نے پورا زور لگا کر صفیان کی گردن میں اپنے ناخن گاڑھے۔ اس سے دور ہوتے صفیان نے اسے گھورا۔

"تم سے ہی سارے مطلب ہیں اور میری طلب کا مطلب ہی تمہاری موجودگی ہے۔ یہ مطلب کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ بیوی تو بن ہی گئی ہو لیکن محبوبہ کی طرح نخرے دکھانا چھوڑ دو اور جا کر میرے لئے ناشتہ بناؤ۔" اس نے طنزیہ انداز میں کہا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ ایزل اپنی جان بچ جانے پر شکر کا سانس لیتی اٹھ بیٹھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر آرام ہو گیا ہو تو ناشتہ بنا دو ورنہ پھر مجھ سے محبت کے مظاہرے کرنے کی شکایت نہیں کرنا۔ پانچ منٹ میں ناشتہ تیار ہو ورنہ سزا میں اپنے انداز میں دوں گا جو یقینا تمہیں خاص پسند نہیں آئے۔ ناشتے میں میرے لئے پراٹھا بنانا۔ گوٹ اٹ۔" صفیان نے اسے حکم صادر کرتے ہوئے واش روم کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا تو ایزل اپنی خیر مناتی کچن کی جانب بھاگی۔

Posted on Kitab Nagri

نک سک سے تیار ادیان علوی جینز اور براؤن ٹی شرٹ میں ملبوس چادر میں لپٹی ازمہ کے ساتھ مال میں موجود تھا۔ ارد گرد معمول کے مطابق لوگ خریداری میں مصروف تھے۔ مال کی جگمگاتی روشنیوں میں رات میں بھی صبح کا عالم تھا۔ ازمہ کا دل انہونی کے احساس سے ڈر رہا تھا۔ وہ سہمی سی ادیان کے پیچھے پیچھے بے جان گڑیا کی مانند چلنے لگی۔ اسکی غائب دماغی نوٹ کرتا ادیان ایک پل کیلئے رکا اور ازمہ کا سر اسکی چوڑی پشت سے ٹکرایا۔ وہ کراہ اٹھی۔

"آپ روبوٹ نہیں انسان ہیں۔ ہم یہاں آپ کیلئے شاپنگ کرنے آئے ہیں تو تھوڑی توجہ دیں ورنہ لوگ بلاوجہ مجھے حسین لڑکیوں کا اغوا کار سمجھیں گے۔" وہ ازمہ کا دیہان بھٹکانے کیلئے شریر ہوا۔ مال کی ساری روشنیاں بھی ادیان کی سیاہ چمکتی آنکھوں کے آگے ماند پڑ رہی تھی۔

اس نے باتوں ہی باتوں میں ازمہ کو حسین کہ دیا تھا۔ اسکے نزدیک وہ حسین تھی۔ ازمہ کا چہرہ حیا سے سرخ ہوا۔

"جی ٹھیک۔۔۔"

"آؤ اس شاپ کی طرف چلتے ہیں۔۔" وہ دونوں سامنے والی لیڈیز شاپ میں داخل ہو چکے تھے۔ شاپ میں کثیر تعداد میں ریڈی میڈ لیڈیز کپڑے ہر رنگ میں موجود تھے۔

ادیان نے ہینگر میں موجود بے بی پنک کاٹن کا سوٹ اٹھایا جسکے گلے پر سفید کڑھائی ہوئی تھی۔ اس نے ازمہ کے ساتھ لگا کر سوٹ کا سائز دیکھنا چاہا۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ اچھالگ رہا ہے لیکن اسکے سائز کا ڈاؤٹ ہے۔تمہارے کیا سائز آتا ہے۔"وہ ازمہ کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔اسکی ایکسرے کرتی نگاہیں ازمہ کو سٹپٹانے پر مجبور کر گئی۔

"میں وہ۔۔۔"بوکھلاہٹ میں اسے سمجھ نہیں آیا کیا بولے۔

"چھوڑو تم،میرے خیال میں شرٹ بیس کی ٹھیک رہے گی اور یہ چوبیس ہے۔"اس نے خود ہی ازمہ کا سائز جان کر کہا۔

وہاں موجود لڑکی ہیلپر ان دونوں کو الجھا دیکھ کر ان کی جانب آئی۔

"سر آپ کو کس کیلئے چاہیئے ڈریس۔میں ہیلپ کر دیتی ہوں۔"وہ لڑکی پروفیشنل انداز میں گویا ہوئی۔

"جی مجھے میری وائف کیلئے چاہیئے۔ان کے ساتھ فرسٹ ٹائم آنا ہوا ہے تو سائز کا اشو ہے۔آپ ایسا کریں یہ سائز بیس نمبر میں نکال دیں۔"ادیان کی آواز پر ازمہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی جو مطمئن انداز میں جھوٹ بول رہا تھا۔

"جی انہیں بیس نمبر ہی آئے گا۔میں ابھی لا دیتی ہوں جب تک آپ باقی ڈریس بھی دیکھ لیں۔"وہ لڑکی ہدایت پاتے ہی وہاں سے ڈریس لینے چلی گئی۔ازمہ جو اتنے دیر سے چپ کھڑی تھی دبے دبے لہجے میں گویا ہوئی۔

"آپ نے مجھے اپنے وائف کے طور پر متعارف کیوں کروایا۔۔"تیوریوں پر بل لئے اس نے پوچھا۔ادیان کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

Posted on Kitab Nagri

"اگر میں وائف نہ کہتا تو اور کیا کہ کر تعارف کرواتا۔ اب بغیر کسی رشتے کے اگر میں شاپنگ کروانے کا کہتا تو میرا اپنا کردار مشکوک ہو جاتا." وہ لب دبا کر مسکراہٹ روکتے ہوئے بولا تو ازمہ کے گال شرم سے دہک اٹھے۔

"آپ کو تو شاپنگ میں انٹرسٹ ہے نہیں۔ میرا بھی یہ لیڈیز شاپنگ کا پہلا اتفاق ہے۔ اسلئے سیلیکشن میں میری مدد کر دیں۔ ایٹ لیسٹ کلر ہی بتا دیں" ادیان نے بات جاری رکھی۔

"مجھے شاپنگ میں انٹرسٹ نہیں ہے۔ آپ اپنی پسند سے کچھ بھی لے لیں۔ میری کپڑے زیادہ تر سفید رنگ میں ہیں جو مجھے امی نے لے کر دیئے تھے۔

وہ کہتی تھی کہ سفید رنگ مجھ پر بہت جچتا ہے مگر انہیں کون سمجھائے کہ سیاہ بختوں کے نصیف سفید پہننے کے بعد بھی سیاہ رہتے ہیں۔" وہ کچھ تلخ ہوئی۔ ادیان نے اس لڑکی کو دیکھا جو اجڑی ہوئی لگ رہا تھی۔ اسے زندگی جینے کی خواہش نہیں تھی۔ ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل تھی۔ ادیان نے جواب دینے کیلئے لب کھولنے چاہے مگر کچھ سوچ کر رک گیا۔ ادیان نے مزید اس کے لئے کپڑے لئے اور اس کی جانب متوجہ ہوا جو انگلیاں چٹخاتی ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی۔ وہ دونوں کافی ڈریسز پیک کروا کے باہر نکلے تھے۔ ادیان نے اسکے ناں ناں کرنے کے باوجود خود بل پے کیا تھا جبہ وہ ازمہ کو اسکی سیلری ایڈوانس میں دے چکا تھا۔

"آپ کم بولتی ہیں یا میرے ہی سامنے بولنے سے پرہیز کر رہی ہیں۔۔؟" ادیان نے لب دبا کر کہا۔

"میں پہلے بہت بولتی تھی کہ کوئی روکے جب بھی میری باتیں ختم نہیں ہوتی تھی۔ پر وقت ایک سا نہیں رہتا۔ میری باتیں سننے والے مجھے تنہا کر گئے تو میری زبان سے لفظ ختم ہوتے گئے۔" ازمہ نے گہری سانس

Posted on Kitab Nagri

بھری۔ادیان کا دل کیا کہ وہ اسے مایوسی کی اس کیفیت سے نکال کر اسے زندگی کی طرف لوٹا دے۔اسے پھر سے جینے کا فن سکھانے کا عہد ادیان نے دل سے کیا تھا۔

"پہلے کی بات اور تھی مگر اب آپ کو سننے والا میں یہاں موجود ہوں۔بیلیو می انسان نہیں کھاتا میں۔آپ بتائیں شاپنگ میں آپ کو کیا چیز اچھی لگتی ہے۔"وہ نرمی سے مسکرایا تھا۔ازمہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"مجھے چوڑیاں بہت پسند ہیں۔میرے پاس ہر رنگ کی موجود تھی۔ہر سوٹ کے ساتھ میں میچینگ چوڑیاں ضرور پہنتی تھی۔میری دوستیں مجھے پینڈو کہتی تھی اس معاملے میں مگر میں کیا کرتی۔۔مجھے ان چوڑیوں کی چھنکار بے انتہا پسند ہے۔"اسے جب احساس ہوا کہ وہ کتنا بول گئی ہے تو لب دانتوں تلے دبائے خود کو کوسنے لگی۔

"چلیں پھر اب آپ کی پسند کی چیز لیتے ہیں۔"ادیان نے اسکا ہاتھ استحاق سے پکڑتے ہوئے اسے ایک اسٹال کی جانب لے آیا۔

ازمہ نے اسکی پر حدت لمس کو اپنے ہاتھ پر محسوس کیا۔اسکا نازک ہاتھ ادیان کی آہنی گرفت میں تھا۔

اسٹال پر ترتیب سے چوڑیاں، کڑے اور گھڑیاں سجی ہوئی تھی۔ادیان کیلئے ان میں سے چنا مشکل تھا۔وہ کنفیوز سا سب چیزوں کو دیکھنے لگا۔بڑے سے بڑے کیسز حل کرنے والا انسپیکٹر ادیان ان اشیاء کو دیکھ کر اضطراب کا شکار تھا۔

"صاحب جی کیا چاہیئے آپ کو بیگم صاحب کیلئے۔۔؟"دکان والے نے اسکی مدد کرنی چاہی۔

Posted on Kitab Nagri

"ایسا کرو جتنی بھی چوڑیاں ہیں۔ یہ ساری ہر رنگ میں پیک کر دو۔۔"اس نے سوچ کر کہا۔ دکان والا سر ہلاتا چوڑیاں پیک کرنے لگا۔ ازمہ ابھی تک اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیکھ رہی تھی۔ کاش یہ ہاتھ تاعمر وہ تھامے رہے۔ دل نے عجیب فرمائش کی تھی۔

"ادیان۔۔۔!"ازمہ نے اسے پکارا تو ادیان نے اسکی تلقید میں اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دیکھا۔

ادیان نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔ وہ جی بھر کر شرمندہ ہوا۔ ازمہ نے اسکی شرمندگی کا اثر زائل کرنے کیلئے کہا۔

"کونسی والی لی ہیں آپ نے۔۔؟"

"ساری لے لیں۔ اب پسند کرنے میں ٹائم لگتا۔ آپ ہر سوٹ کی خود میچ کر کیجیئے گا۔"

وہ دونوں دکان سے ہوتے باہر کی جانب جا رہے تھے ادیان کی نظریں سامنے سے آتی ماہین پر ٹھہر گئی۔

رنگوں میں ڈھلی ماہین صفدر، میک اپ سے اپنے نقش کو سجائے، جینز اور شرٹ میں ملبوس اسکے سامنے مجسم کھڑی تھی۔ بھوری آنکھوں کو چشمے سے چھپایا ہوا تھا۔

ماہین نے بھی نظریں اٹھا کر ادیان کی جانب دیکھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا تو چشمہ اتار کر دیکھا۔ اسکی نظریں ساتھ ادیان کے ساتھ کھڑی ازمہ پر گئی تو حیرت سے منہ کھلا رہ گیا۔

وہ حسین تھا مگر وقت کے گزرنے کے ساتھ مزید وجیہہ ہو چکا تھا۔ اونچا لمبا قد، سرخ اور سپید رنگت اور اسکی شخصیت کو وقار بخشتی اسکی ہلکی داڑھی۔ سیاہ آنکھیں آج بھی کسی کو بھی اپنا اسیر کر سکتی تھی لیکن ان آنکھوں میں کچھ تھا جو ماہین جو چونکا گیا تھا۔ سرد پن اور سنجیدگی۔

Posted on Kitab Nagri

جس لڑکی سے کبھی سامنا نہ ہونے کی دعا وہ مانگتا آیا تھا سب خاک ہو چکی تھی۔ اسکا ہر جذبہ جیسے کہیں دل میں دب چکا تھا۔ نہ غم نہ نفرت اور نہ ہی غصہ۔

"ماہی۔۔۔!" اسکے لبوں نے دھیرے سے حرکت کی تھی۔ وہ جو سوچ بیٹھا کہ وہ برباد ہو چکی ہو گی، کہیں دربدر ہو چکی ہو گی جبکہ وہ اسکے سامنے پوری شاں و شوقت سے کھڑی تھی۔

ماہین نے جو چاہا پا لیا تھا۔ پیسا اسکی اولیں ترجیع تھا اور آج وہ اسی دولت کی مالک تھی۔ اس محبت کے کھیل نے محض ادیان جو برباد کیا تھا۔ اسکے قیمتی سال اور اسکا دل۔

سارے خسارے ادیان علوی کے حصے میں آئے تھے۔ ادیان نے اتنے سال جسکے پیچھے موو اون نہیں کیا وہ تو خوش تھی۔ ادیان کے ماتھے کی رگیں ابھر چکی تھی۔ اس نے اتنے سال اپنے دل اور زندگی کے دروازے سب کیلئے بند رکھے لیکن اب اسے بھی زندگی جینے کا حق تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا مال سے نکلتا چلا گیا۔ ازمہ اسکے اکیلے چھوڑ جانے پر اسکے ہمقدم ہوئی۔

ماہین بھی اسکی ایک جھلک دیکھتے ہی دیوانہ وار اسکے پیچھے بھاگی۔

صفیان فارمل کوٹ پینٹ میں ملبوس خوشبوؤں میں نہائے وجود کے ساتھ کچن میں داخل ہوا اور کچن میں بنی چھوٹی گول میز کے قریب لگی کرسی پر بیٹھ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل ایک ایک کر کے ناشتہ لگا رہی تھی۔ماتھے پر پسینے کی چند بوندیں چمک رہی تھی۔سیاہ بالوں کا جوڑا بنائے جسکی چند لٹیں گردن سے چپکی ہوئی تھی۔ڈوپٹہ کمر پر باندھے وہ اپنے گھر میں اس طرح کام کرتی صفیان کو بھلی لگ رہی تھی۔اسکا گھر جیسے اسکی موجودگی سے اصل گھر بن چکا تھا۔

"یہ کیا بنایا ہے۔۔!"صفیان نے اسکے لئے گئے پراٹھے کو پلیٹ سے اٹھا کر دیکھا۔وہ حق دق رہ گیا۔پراٹھا کونوں سے جلا ہوا اور پتھر کی طرح سخت تھا۔

ایزل مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔وہ سر اٹھا کر منمنائی۔

"یہ پراٹھا ہے۔آپ نے ہی کہا تھا کہ پراٹھا کھانا ہے۔"

"مگر ایسا پراٹھا تو انسان نہیں کھاتے۔"وہ جل کر بولا۔

"میں ڈاکٹر ہوں کوئی باورچی نہیں۔میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ مجھے زیادہ چیزیں نہیں بنانی آتی۔ناول میں ہیرو تو ہیروئین کے ہاتھ سے بنا کچھ بھی کھا لیتے ہیں اور تعریف بھی کرتے ہیں"دوبدو جواب دیا گیا۔صفیان نے پراٹھا پلیٹ میں واپس رکھا اور اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"مسز میں کوئی ناول والا سالار سکندر نہیں جو ایسے کھانے چپ کر کے کھا جائے۔میں انسان ہوں انسانوں والا کھانا کھاتا ہوں۔اس کو چبانے میں تو میری بتیسی ٹوٹ جائے گی۔پراٹھا بنانا کوئی زیادہ چیز بنانا نہیں ہوتا۔تمہیں آتا ہی کیا ہے باتیں بنانے کے علاوہ۔"اسکا طنز کرنا ایزل کا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔اس نے اتنی دیر سے محبت کر کے پراٹھا بنایا تھا۔اب وہ ٹھیک نہیں بنا تو اس میں پراٹھے کا قصور۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"مجھے چائے، نوڈلز اور انڈا بنانا آتا ہے۔" ایزل نے اسکے سامنے پلیٹ میں رکھا انڈا فخر سے دکھایا تھا۔ انڈہ قابل قبول کھائے جانے کے لائق تھا۔

"ہاں بہت کچھ آتا ہے تمہیں باتیں بنانے کے علاوہ۔ کاش ڈاکٹری کے ساتھ گھر داری بھی سیکھ لی ہوتی۔" وہ افسوس سے پراٹھے کو دیکھتے ہوئے بولا۔ ایزل کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ اسکی آنکھوں لبالب آنسو پھرتے دیکھ صفیان کی ساری شرارت ہوا ہوئی۔

صفیان نے اسے اپنے برابر والی کرسی پر بٹھایا۔ آنسو پلکوں کا بار توڑتے گر رہے تھے۔ صفیان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے چپ کروایا تو وہ خود کو چھوڑوانے لگی۔

"جائیں آپ اسی سے شادی کر لیں جسے گھر داری آتی ہو۔ مجھے تو کچھ بنانا نہیں آتا مجھے تو صرف باتیں بنانی آتی ہیں۔ کبھی آپ ہی کہتے تھے کہ تم بولتی رہو اور میں سنتا رہوں اور یہی باتیں آج بری لگ رہی ہیں۔" وہ سوں سوں کرتی خفگی سے بولی۔ صفیان نے آنکھوں کے زریعے یہ منظر دل میں اتارا۔ وہ خفا خفا سی ناک پھلائے اچھی لگ رہی تھی۔

"نہیں بالکل نہیں۔ میرے دل کا قرار ہو تم۔ تمہارے ہونٹوں سے لپٹے لفظوں کی قسم، تمہاری گفتگو شفا دیتی ہے مجھے۔ تمہیں سب کچھ آتا ہے۔ انڈا نوڈلز پر تو گزارا ہو ہی جائے گا۔ باقی ہم کھانے کیلئے آرڈر دے دیں گے۔" اس نے ایزل کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے کہا تو خوشی سے کھکھلا اٹھی۔ وہ بالکل پہلے والی ایزل لگ رہی تھی۔ زندہ دل اور لاپرواہ سی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

صفیان نے اپنا ماتھا اسکے سر سے ٹکایا اور گہری سانس بھری تو اسکی ہنسی تھمی۔

"چھوڑیں صفیان آپ کو دیر ہو رہے ہے۔ناشتہ کریں اور جائیں آفس۔"ایزل کے گال اسکی قربت پر دہک اٹھے تھے۔حیا سے پلکیں بوجھل ہونے لگی۔

""آج میرا آفس جانے کا بالکل ارادہ نہیں ہے۔اتنی حسین بیوی کو چھوڑ کر کوئی پاگل ہی فائلوں میں سر کھپائے گا۔"وہ مخمور لہجے میں اسکے بالوں کو انگلی میں لپیٹ کر بولا۔

"صفیان میرے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے۔آپ پلیز مجھے گھر چھوڑ آئیں پھر چاہے میں آپ کے ساتھ واپس آجاؤں گی۔"اس نے صفیان کا اچھا موڈ پاتے ہی اپنا مطالبہ آنکھوں میں امید لئے پیش کیا۔صفیان کا سارا موڈ غارت ہوا تھا۔وہ لب بھینچ کر خود پر قابو پاتے اس سے دور ہوا۔

اسلام علیکم

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب،بلاگ،یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

"میں تمہارے سامنے ہوں اور تمہیں اپنے گھر والوں کا خیال ہے۔یہ خیال جب کہاں تھا جب تم اپنے زندگی میں مصروف ہو کر مجھے بھول گئی تھی۔اس گھر کو بھی تم اپنا گھر سمجھ سکتی ہو اور مجھے اپنا گھر والا۔خیر تم تیار ہو جاؤ پانچ منٹ میں پھر میرے ساتھ چلنا۔"اسکی آواز میں کرب واضع تھا۔وہ اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔جھکے کندھے اور شکستہ خور قدم۔

Posted on Kitab Nagri

ایزل کا دل بھر آیا۔وہ گہری سانس لیتے تیار ہونے اسکے کمرے میں چلی گئی۔اسکے پاس پہنے کیلئے یہ واحد جوڑا تھا جو وہ زیب تن کئے ہوئے تھی اسلئے اس سوٹ کی سلوٹیں درست کرتی چادر لینے کیلئے بڑھی۔

ادیان کے تیور خطرناک حد تک سپاٹ تھے۔ماتھے پر بل اور بھینچی ہوئی مٹھیاں۔وہ جب بھی نارمل ہونے کی کوشش کرتا تو ماہین کا چہرہ اسکے سامنے آجاتا تھا لیکن آج وہ اپنے پورے وجود کے ساتھ اسکے سامنے آئی تھی۔ اسے اپنے ریجیکٹ ہونے کا احساس ہوا۔وہ اپنے ساتھ آئی ازمہ کو بالکل فراموش کر چکا تھا جو اسکے قدم سے قدم ملاتی پارکنگ تک آئی تھی۔

"ادیان کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں۔۔""اسکا غصے کی شدت سے لال پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے ازمہ نے فکرمندی سے دریافت کیا۔اسکا اچانک رد عمل کسی لڑکی جو دیکھ کر ازمہ کی سمجھ سے باہر تھا۔

ماہین ادیان کو پارکنگ کی جانب جاتا دیکھتے ہی دوڑی دوڑی ان دونوں کے پیچھے آئی۔ایک لڑکی کا ادیان کے ساتھ ہونا اسکے لئے حیران کن تھا۔اسے لگتا تھا کہ وہ ابھی تک ماہین کے جانے کا غم منا رہا ہو گا۔

"آئی ایم فائن۔بس تمہارے ساتھ اکیلا رہنا چاہتا تھا۔ان روشنیوں سے دور جہاں کوئی نہ ہو ہم دونوں وہاں اپنا گھر بنائیں گے۔"ادیان نے ماہین کو سامنے سے آتا دیکھتے ہوئے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ہوئے ازمہ کا ہاتھ پکڑا۔ازمہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی تھی۔وہ سنبھل پاتی کہ ماہین کی آواز پر وہ پیچھے مڑی۔ پارکنگ میں اس وقت چہل پہل نا ہونے کے برابر تھی۔وہ لوگ ادیان کی کار کے ساتھ کھڑے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

"ادیان یہ لڑکی کون ہے تمہارے ساتھ ؟۔"ازمہ نے حق جتاتے لہجے میں استفسار کیا۔

"میٹ مائی وائف ازمہ ادیان علوی۔میری زندگی اور میرے جینے کی واحد وجہ۔جیسے میں ازمہ سے محبت کرتا ہوں وہ بھی مجھے بے پناہ چاہتی ہیں۔"اس نے ازمہ کے کندھے کو خود سے لگاتے ہوئے اپنی آنکھوں میں بے پناہ چاہت لئے ازمہ کو دیکھا۔ازمہ کو یہ سب خواب کی مانند لگ رہا تھا۔حیا آمیز پلکیں جھک گئیں۔

"وائف۔سیریسلی،تو اپنی وائف کو اپنے محبت کے میرے میں آگاہ نہیں کیا ہو گا تم نے۔اپنی جوان کی بے قراریوں کے قصے نہیں سنائے ہوں گے۔اپنی محبت کی داستان نہیں سنائی ہو گی۔"ماہین اپنے سے بہتر لڑکی کو اسکے قریب دیکھتے جل بھن گئی۔

"میں وہ۔۔۔"ازمہ نے اسکی غلط فہمی دور کرنے کیلئے منہ کھولنا چاہا لیکن ادیان نے اسکی کمر کو سختی سے پکڑا تو وہ چپ ہو گئی۔

"میری شریک حیات کو میرے ماضی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ازمہ کو میں جیسا ہوں قبول ہوں کیونکہ محبت اسی کا نام ہے۔ناؤ ایکسکیوز می۔"اس نے ازمہ کا ہاتھ استحاق سے پکڑا اور گاڑی کا دروازہ ازمہ کیلئے کھولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ماہین اس بے عزتی پر تپ اٹھی تھی۔ادیان اسکے سامنے سے گاڑی زن سے بھگا لے گیا تو وہ محض مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔ایک وقت تھا جب ادیان اسکے سامنے بیٹھا اسکا طلبگار تھا لیکن اج اسی ادیان نے اسے اسکی اوقات دکھادی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

گاڑی کی فضا میں خاموشی کا راج تھا۔ ازمہ پریشان سی اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ رہی تھی۔ خوف اس قدر تھا کہ زبان بولنے سے انکاری تھی۔ ادیان نے خود ہی خاموشی کو توڑتے ہوئے بات شروع کی۔

"اس لڑکی کا نام ماہین ہے۔ میری زندگی کی پہلی غلطی یا یوں کہ لیں کہ پہلی نادان محبت۔ محبتوں کا زمانہ تو اب رہا نہیں بس مطلب کیلئے محبت کر لیتے ہیں لوگ۔ کسی کیلئے سانولہ محبوب ہوتا ہے تو کوئی شہزادہ اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا ہوتا ہے۔ محبت سب کیلئے سرخ گلاب کی مانند نہیں ہوتی۔ میں بھی انہی لوگوں میں سے ہوں۔۔" اسکی گرفت اسٹیئرنگ پر مضبوط ہوئی۔ آنکھوں میں لال ڈورے واضع تھے۔ ہاتھوں کی نسیں ابھری ہوئی تھی۔

ازمہ انہماک سے اسے سن رہی تھی۔ کہیں دل میں اسکی محبت کا سن کر درد جاگا تھا۔

"اس نے مجھے اپنی جانب متوجہ کیا اور میں دھیرے دھیرے اسکے پھیلائے ہوئے محبت کے جال میں جکڑتا گیا۔ اس نے مجھ سے دور ہونا چاہا تو میں خود کی غلطی سمجھ کر بار بار اس معافی مانگتا رہا۔ محبت میں جھک گیا تو اس نے مجھے گرا ہوا ہی سمجھ لیا۔

شروع کے چند سال تو وہ ٹھیک رہی لیکن پھر اسکے تیور بدلنے لگے۔ میں نے لاتعداد بعد اسکے گھر رشتہ لانے کی بات کی مگر وہ ٹالتی رہی۔ اسے مجھ سے کئی گنا امیر آدمی مل گیا۔ میں نے اسے اتنا یقین دلایا کہ میں کچھ بن جاؤں گا اسکی ہر خواہش پوری کروں گا مگر وہ نہیں مانی اور مجھے چھوڑ گئی۔ کچھ دن بعد اسکے گھر سے اسکے بھاگ جانے کی خبر ملی۔

Posted on Kitab Nagri

میں نے اسکی محبت میں اتنے قیمتی پل گنوا دیئے تھے۔ میرے گریڈز میری پڑھائی سب ڈسٹرب ہو گئی۔ میں اپنی ماں کے دکھائے ہوئے راستے سے بھٹک گیا تھا۔ میرا ایک سال پڑھائی کا ضائع ہو چکا تھا۔ پھر میں نے سوچ لیا کہ اب اپنی ماں کیلئے جیوں گا۔ وہ مجھ سے دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہیں۔ انکی خاطر میں نے ماہین کی محبت کو کہیں دل میں دفنا دیا۔ میں نے محنت کی اور ایک مقام پالیا۔ اس مقام پہ پہنچ کر میں سمجھ چکا ہوں کہ محبت صرف مطلب کے تحت ہوتی ہے۔ مطلب ختم اور محبت ختم۔۔"وہ تلخی سے مسکرایا۔

"آپ نے پھر مجھے اپنی وائف کے طور پر کیوں انٹروڈیوس کروایا۔۔"اس نے کب سے دل میں ابھرتے سوال کو پوچھا۔

"کیونکہ شاید اندر کہیں میں ریجیکشن برداشت نہیں کر پایا۔ میں اسے دکھانا چاہتا تھا کہ میں اسکے بغیر اپنی زندگی میں خوش ہوں اور موو اون کر چکا ہوں۔"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

"ہم م م۔۔۔! محبت مطلب سے نہیں ہوتی۔یہ تو مطلب پرست لوگ محبت کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ محبت کی واحد مثال تو اللہ ہے جو بنا کسی مطلب کے اپنے بندوں کو نوازتا ہے، انکی غلطیوں پر انہیں معاف کر دیتا ہے۔ ہماری مائیں جو ہم سے پیار کرتی ہیں وہ بغیر کسی مطلب کے ہوتا ہے۔ ایک ماں اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہے، اسے پالتی ہے بغیر کسی مطلب کے، اسکے لئے اپنے سارے بچے برابر ہوتے ہیں چاہے کوئی اچھا ہو یا برا۔

Posted on Kitab Nagri

محبت بہت خوبصورت جذبہ ہے اگر آپ دیکھیں تو۔ یہ جذبہ تاریک دل کو آباد کرتا ہے، مغرور کا سر جھکا دیتا ہے۔ انا پرستوں کی انا ختم کر دیتا ہے۔ محبت دل کو منور کرتی ہے۔ ہمیں محبتوں کی ضرورت تاحیات رہتی ہے۔ محبت امید دیتی ہے جینے کی۔" ازمہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ادیان نے سر کر سمجھنے والے انداز میں جنبش دی۔ دونوں کے درمیاں فسوں خیر خاموشی حائل ہو گئی۔ گاڑی روڈ پر روں دواں تھی۔

"آپ نے یہ سب باتیں مجھ سے کیوں کیں۔۔؟"

"کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میری شریک حیات کو میرے بارے میں سب کچھ پتا ہو۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ ازمہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ دونوں کی نظریں ٹکرائیں تو ازمہ نے پلکیں جھکا لیں۔ اسکی حیا ہی ادیان کو اپنی طرف مائل کرتی تھی۔

"کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟۔" ازمہ نے نظریں اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا۔

"جی کیا۔۔؟" اسے لگا اسے سنے میں غلطی ہوئی ہے۔

"میں نے کہا ہے کہ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔؟ آپ پر کسی قسم کی کوئی زمیداری نہیں ہو گی۔ آپ کو ایک محفوظ سائبان چاہیئے اور جب تک آپ چاہیں یہ رشتہ محض لفظی رہے گا۔" ادیان نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ماہین سے ملنے کے بعد وہ بھی موو اون کر جانا چاہتا تھا۔ ماہین کا دل ایک بار پھر ٹوٹا تھا۔ وہ کچھ سنبھلی۔ محبت تو نہیں مگر ادیان اسے زندگی بھر عزت ضرور دے سکتا تھا۔ اسکی عزت کی حفاظت کر سکتا تھا۔ محبت سے بڑھ کر اسے عزت تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان کچھ لمحے خاموش ہوا۔اسے ازمہ کی ریجیکشن خوفزدہ کر رہی تھی۔ازمہ لب کچلتی اسکی گہری نگاہوں سے بوکھلا رہی تھی۔

ادیان نے جھٹکے سے گاڑی اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے روکی تھی۔ازمہ اس افتاد پر گرتے گرتے سنبھلی تھی۔سیٹ بیلٹ کی وجہ سے وہ بچ گئی ورنہ اسکا سر ڈیش بورڈ پر لگتا۔

"میں نہ سننے کا عادی نہیں ہوں اور نہ پہلے والا ادیان ہوں جو لاحاصل کی چاہ میں تڑپے۔میں انسپیکٹر ادیان علوی ہوں،جو لاحاصل ہے اسے حاصل کرنا مجھے بخوبی آتا ہے۔پانچ منٹ صرف اپکی رائے جاننے کیلئے دیئے تھے۔ہو گا وہی جو میری مرضی ہے۔کل ٹھیک اسی وقت میرا اور آپ کا نکاح ہو گا اور آپ چپ چاپ نکاح نامے پر سائن کریں گی۔!"اس نے سنجیدگی سے ازمہ کی جانب جھکا۔لہجے میں آگ جیسی تپش۔ازمہ گاڑی کے دروازے کے ساتھ چپکی اسکے بدلتے روپ دیکھ رہی تھی۔

"کریں گی نکاح نامے پر دستخط یا نہیں۔۔؟بولیں کریں گی مجھے قبول اپنے ہمسفر کے طور پر۔۔؟مجھ سے عقیدت کا اقرار کریں گی۔۔؟"وہ آنکھوں میں سنجیدگی لئے جذب سے بولا۔

ازمہ کی حیا آمیز پلکیں جھک کے اٹھیں اور اقرار عقیدت کر گئیں۔ادیان ان سیاہ گھنگھور پلکوں کے گرنے اور اٹھنے پر مسحور ہوا تھا۔آنکھیں ٹھہر گئی،دل ایک الگ لہہ پر دھڑکنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

اس کے چہرے پر آنکھ مسلسل رک سکتی نہیں

انکھ بار حسن سے ہلکان ہوتی جائے گی۔

یہ لڑکی بغیر کچھ بولے آنکھوں کے ذریعے دل میں اترنے کا فن جانتی تھی۔

بھوری آنکھیں ادیان کو بے خود کرنے لگی تو نظریں چراتا دور ہوا۔ دل واپس اپنے خول میں سمٹ چکا تھا۔

ادیان اپنی طرف کا دروازہ کھولتا ہوا اترا تو ازمہ بھی اسکی ہمراہی میں چادر سنبھالتی گاڑی سے باہر آئی۔

ادیان نے گاڑی ان لاک کی۔ اس کا رخ اب اپنے اپارٹمنٹ کی جانب تھا۔ ازمہ بھی اسکی تلقید میں چلتی اسکی چوڑی پشت کو دیکھنے لگی۔

ساری زندگی محبتوں میں حصار میں پلی بڑی لڑکی کو اب محبت سے بڑھ کر عزت تھی۔ اسے محبت ہوئی بھی تو ایسے شخص سے جسے اس سے کوئی غرض نہیں تھا۔ صحیح کہتا تھا ادیان علوی کہ محبت سب کیلئے سرخ گلاب کی مانند نہیں ہوتی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ان دونوں کو جاتا دیکھ دور کھڑی قسمت ہے سے مسکرائی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں اس وقت ادیان کے اپارٹمنٹ کے سامنے کھڑی گاڑی میں موجود تھے۔ایزل کے چہرے پر اپنوں سے ملنے کی الواہی چمک واضع تھی۔صفیان نے بغور اسکے دمکتے چہرے کو دیکھا،اسکے رنگوں میں ڈھلی وہ سنہری دھوپ سی لڑکی دنیا کی ساری روشنی اپنی آنکھوں میں سمائے اسے مبہوت کر رہی تھی۔

دن کا وقت تھا جسکی وجہ سے پارکنگ میں رش نہ ہونے کے برابر تھا۔

دل تھا کہ اسے روک لینے کو چاہ رہا تھا۔دنیا سے کہیں دور لے جانے کو جہاں وہ اسکی ذات میں ڈوب جائے۔

"ایزل۔۔۔!"دل کی آواز لبوں تک آئی۔جذبات سے چور آنچ دیتے لہجے پر پکارا گیا۔

ایزل نے ابرو اچکا کر بلانے کی وجہ پوچھی تھی۔

"کچھ نہیں چلو۔۔۔!"

"کیا مطلب آپ بھی چلیں گے۔؟"صفیان کا گاڑی کے دروازے تک جاتا ہاتھ رکا تھا۔اسکی جانب مڑتے ہوئے صفیان نے ابرو اچکائی۔

"میرے ساتھ جانے میں کوئی مسئلہ ہے۔میں نے کوئی چوری یا گناہ نہیں کیا جو منہ چھپاتا پھروں۔تم میری شرعی اور قانونی بیوی ہو۔تمہیں ہر جگہ میں پروٹیکٹ کروں گا۔تمہارے گھر والوں کو بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ کل سے تم اپنے شوہر کے ساتھ تھی۔"

Posted on Kitab Nagri

"میرا مطلب تھا کہ میں سب ہینڈل کرولوں گی۔ آپ جائیں گے تو بات بڑھے گی۔ امی اور بھائی تھوڑے دن میں مان جائیں گے، بس کچھ وقت دیں۔" ایزل نے اسکے بدلتے تیورے کو دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا مبادا کہیں وہ اسے بھی جانے نہ دے۔

"تم جس طرح ہینڈل کرو گی سب پتہ ہے مجھے ایزل بی بی۔ میں جاؤں گا تو ہی بات ختم ہو گی۔ تم میرے ساتھ جا رہی ہو اسلئے میرے ساتھ ہی واپس آو گی۔ تم کیا سمجھ رہی ہو کہ میں وقت گزاری کر کے چھوڑ جاؤں گا تمہیں تو تمہاری بھول ہے۔ میں نے پہلے ہی واضع کر دیا تھا کہ اب سے تمہاری رخصتی ہو چکی ہے اور تمہارا گھر میرے ساتھ ہے۔" وہ لفظ چبا چبا کر بولا۔

"پر مجھے کچھ دن رکنا ہے۔۔"

"ایسا کچھ نہیں ہونے والا تم بس مل کے آجانا۔ میں بھی تو اتنے سال تمہارے بنا رہا ہوں۔ تمہیں اب میرے ساتھ رہنے کی عادت ڈال لینی چاہیئے۔ اگر تم رکو گی تو میں بھی تمہارے ساتھ رکوں گا کیونکہ اب تمہارے بغیر صفیان کا سانس لینا بھی محال ہے لٹل اینجل۔" صفیان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سنجیدگی سے کہا۔ اسکا لہجہ بے لچک تھا۔ ایزل کا چہرا گلنار ہوا۔ رخساروں پر حیا کی لالی بکھری۔

"صفیان ہم گاڑی میں بیٹھے ہیں، پلیز کچھ خیال کریں۔۔!" اس نے ہاتھ چھوڑوانا چاہا۔

"تم کہو تو واپس گھر بھی جاسکتے ہیں پھر یہیں سے کنٹینیو کریں گے۔" وہ ذو معنی لہجے میں بولا۔

Posted on Kitab Nagri

"پلیز-----!"اس نے آخری بار کوشش کی تو صفیان شرافت سے گاڑی کا دروازہ کھولتا باہر اترا۔ایزل بھی سکھ کا سانس لیتی باہر آئی۔دل میں کہیں امی اور بھائی کی ناراضگی کا ڈر بھی تھا۔وہ دونوں ایک ساتھ لفٹ سے اترتے ادیان کے اپارٹمنٹ کے سامنے موجود تھے۔صفیان نے بیل بجائی تو دروازہ آمنہ بیگم نے کھولا۔ اپنے سامنے ایزل کو صحیح سلامت کھڑا دیکھ کر وہ ایزل کو گلے سے لگائے رونے لگی۔آمنہ بیگم ایزل کو لے کر اندر آئی۔صفیان گھر آئے داماد کو اس طرح نظر انداز ہوتا محسوس کرتے دک مسوس کر خود ہی گیٹ لاک کرتا اندر آیا۔

لاؤنج میں ترتیب سے صوفے رکھے تھے،صوفوں کے بیچ میں شیشے کی چھوٹی میز تھی۔دیوار میں خوبصورت کیلیگرافی نصب تھی۔صوفے کے اوپر تازہ پھولوں کی سجاوٹ ہوئی تھی جیسے کسی تقریب کی تیاری ہو۔ آمنہ بیگم ایزل کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی۔صفیان خود بھی سر جھٹک کر بیٹھ چکا تھا۔

"ٹھیک ہو نہ میرا بچہ،ایک کال کر کے ہی مجھے اپنی خیریت بتا دیتی۔ایک رات بہت مشکل سے کاٹی ہے میں نے۔"بہت رو چکنے کے بعد آمنہ بیگم نے ایزل کو چہرا تھام کر کہا۔

"امی میں ٹھیک ہوں بالکل--"اس نے آمنہ بیگم کو تسلی دی تو انہیں صفیان کا خیال آیا

"معاف کرنا بیٹا۔ایزل کو دیکھ کر میں آبدیدہ ہو چکی تھی۔دراصل ایک دن بھی اسکے بغیر رہنے کی عادت نہیں اور یوں اچانک اسکی غیر موجودگی میرے لئے پریشانی کا باعث تھی۔"انہوں نے صفیان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں سمجھ سکتا ہوں آنٹی۔ میں نے اسلئے کال پر بتا دیا تھا کہ ایزل میرے ساتھ ہے۔ میں اسکا شوہر ہوں تو وہ میرے ساتھ محفوظ ہے۔ آپ سے دل سے معزرت خواں ہوں۔ ویسے یہ سجاوٹ کس چیز کی ہے۔" صفیان نے آخر میں بات بدلی۔ آمنہ بیگم اتنا باادب داماد پا کر دل سے شکر گزار تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

"آج ادیان کا نکاح ہے۔ازمہ کے ساتھ۔کچھ دیر میں مہمان بھی آنے والے ہوں گے۔"بیٹابس کوئی غلطی ہوئی ہو ہم لوگوں سے تو معاف کر دینا۔ادیان جوان خون ہے اسلئے تھوڑا جذباتی ہے۔اسکے کسی بھی عمل کو دل پر مت لینا۔ایزل نادان ہے،اسکی غلطیاں نظر انداز کر دینا۔اسے ابھی گھر داری کا بھی کوئی تجربہ نہیں ہے۔"وہ شرمندہ سی بولیں۔اپنی عزت افزائی پر ایزل کے منہ کے زاویئے بگڑے تھے۔

ایزل اپنی بھابھی کے طور ہر ازمہ کو تصور کر کے خوش ہوئی تھی۔

"سالے صاحب تھوڑے نہیں بہت جذباتی ہیں اور میری محترمہ بیگم کو تو لگتا ہے بیوی نہیں بچی گود لے لی۔"وہ زیر لب بڑبڑایا لیکن کہا صرف اتنا ہی۔۔

"آپ پریشان مت ہوں۔آپ کی بیٹی کو میں سب کچھ سکھا دوں گا۔رہی ادیان کی بات تو اسے بھی مجھے اپنا بہنوئی تسلیم کر لینا چاہیئے نہ کہ اپنی بہن کا بسا بسایا گھر برباد کرے۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔اسکی بات لاؤنج میں داخل ہوتے ادیان نے سنی تو غصے سے سرخ ہوا۔

صفیان کو یہاں دیکھ کر اس نے مٹھیاں بھینچی اور ایک ایک کاٹ دار نگاہ ایزل پر ڈالی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو۔ میں نے اپنی بہن سے سارے رشتے ختم کر دیئے ہیں۔ اس لحاظ سے میر ااور تمہارا بھی کوئی رشتہ نہیں بنتا۔" وہ سرد لہجے میں اسکے مقابل آتے ہوئے بولا۔

"بھائی پلیز ایک بار میری شکل تو دیکھ لیں۔ آپ کی گڑیا نے آپ کا سر نیچا نہیں کیا۔ آپ مجھ سے یوں ناراض مت ہوں۔ بابا ہے بعد آپ نے ہی تو مجھے مضبوط سائبان فراہم کیا۔ آپ نے ہی مجھے ایک قابل انسان بنایا ہے۔" صفیان کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ایزل اسکے سامنے کھڑی رنجیدگی سے بولی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ میری بہن کو مجھ سے چھین کر اب اور کیا چاہتے ہو مجھ سے۔ میر اضبط جواب دے جائے اس سے پہلے چلے جاؤ یہاں سے۔ میں اپنی خوشی کے موقعے پر کوئی بدمزگی نہیں چاہتا۔" وہ دبی آواز میں چلایا۔ چہرہ ضبط سے سرخ ہو چکا تھا۔ اس نے ایزل کو نظر انداز کرتے ہوئے صفیان سے کہا۔ آمنہ بیگم اس صورت حال سے پریشان لگ رہی تھی۔

"لسن ادیان...! جو بھی غلط فہمیاں ہیں ہم مل بیٹھ کر سلجھا سکتے ہیں۔ ایزل کا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے۔ اسے میں زبردستی لے کر گیا تھا اور میں نے ہی اسے کال پر کسی سے بات نہیں کرنے دی۔ تمہیں سزا دینی ہے تو مجھے دو مگر ایزل کو کچھ نہیں کہو۔۔" صفیان کو ایزل کی آنکھوں میں آنسو تکلیف دے رہے تھے۔ وہ ایزل کے سامنے چٹان کی مانند کھڑا ہو گیا۔ اسکا بس چلتا تو ابھی ادیان کو دو مکے مار سکتا تھا مگر کمبخت اسکی من چاہی بیوی کا بھائی تھا۔ ابھی تو بھائی کو مار دیتا لیکن ایزل کی ناراضگی اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"تم بیچ میں مت بولو، اگر اتنا ہی شوق تھا جانے کا تو کم از کم مجھے بتا دیتی تا کہ میں عزت سے رخصت کرتا ورنہ دنیا والے یہی سمجھتے کہ ادیان علوی کی محبوبہ کی طرح اسکی بہن بھی بھاگ گئی۔" وہ کچھ تلخ ہوا۔

"انففففف ادیان۔۔۔کب تک کسے کے کئے کی سزا خود کو اور دوسروں کو دیتے رہو گے۔ایزل میری بیوی ہے، رات کے اندھیرے میں بھگا کر نہیں لے کر گیا تھا، سب کے سامنے ہمارا نکاح ہوا تھا۔یہ ماہ وسال میں صرف ایزل کی خاطر چپ رہا ہوں۔اگر میں نے ان پانچ سالوں میں اپنی شکل تمہارے گھر والوں کو نہیں دکھائی تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں بے خبر تھا۔میں چپ تھا تو اسکے پیچھے وجہ تم تھے۔میں نہیں چاہتا تھا کہ تم ماہین کی وجہ سے ہمارا رشتہ ختم کرو پر تم نے جب خلاء کا نوٹش بھیجا تو میری بس ہو گئی۔تم نے ایزل کو میرے خلاف بھی بھڑکایا تھا۔میں شرافت کا مظاہرہ کر رہا ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ میرے منہ میں زبان نہیں۔

تم نے مجھے کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا اور یقین کر لیا۔تف ہے تمہاری سوچ پر۔ایک بار تو اپنے عقلمند ہونے کا ثبوت دیتے، کم از کم پوچھ تاچ ہی کر لیتے۔میں مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ایک بات یاد رکھا، کسی ایک کی بے وفائی کی وجہ سے دنیا سے محبت کرنا چھوڑی نہیں جا سکتی۔ہمیں بدتر سے گزار کر ہی بہترین دیا جاتا ہے کبھی کبھی، بڑے حوصلوں اور صبر والوں کی آزمائشیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔۔"اس نے ادیان کا کندھا تھپتپائے ہوئے کہا اور ایزل کی جانب مڑا۔

ادیان کے دل میں کہیں ملال جاگا تھا۔پہلے آمنہ بیگم اور صفیان نے اسکے سامنے آئنہ لا کر رکھ دیا تھا۔سچائی میں ڈوبے الفاظ اسکے دل میں تیر کی مانند پیوست ہو رہے تھے۔وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"چلو ایزل۔۔میں اب مزید تمہاری بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا۔اگر کبھی ادیان نے تمہاری طرف سے دل صاف کیا تو تم باخوشی اس سے مل سکتی ہو۔۔"اس نے ایزل کا ہاتھ استحاق سے تھاما اور جتاتی نظروں سے ادیان کو دیکھا۔

ادیان اسے روکنا چاہتا تھا مگر انا آڑے آرہی تھی۔ آمنہ بیگم نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔

"اچھا آنٹی اب اجازت دیں۔ آپ کیلئے میرے گھر کے دروازے ہمیشہ کیلئے کھلے ہیں۔جب بھی آپ کا دل کرے ایزل سے ملنے کا آپ آسکتی ہیں۔ میں بھی آپ کا بیٹا ہی ہوں۔"اس نے آمنہ بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔ایزل اپنی ماں سے گلے ملی اور سر جھکائے صفیان کے ساتھ باہر چلی گئی۔

آمنہ بیگم بھی آنسو پیتی کمرے میں چلی گئی کیونکہ کچھ دیر بعد ادیان کے نکاح کی وجہ سے مہمان آنے والے تھے۔ازمہ تیار ہونے کیلئے پارلر گئی ہوئی تھی۔

پیچھے کھڑا ادیان اکیلا رہ چکا تھا۔وہ رشتوں کے معاملے میں سب کو ایک جیسا تول رہا تھا جبکہ ہر رشتے کی اپنی جگہ ہوتی ہے۔ محبتیں ہر کسی کی میراث نہیں ہوتی اسلئے سب کو ایک پلڑے میں تولنا ٹھیک نہیں ہوتا۔

ان دونوں کا نکاح چند رشتے داروں کی موجودگی میں کچھ دیر قبل ہو چکا تھا۔سب نے ایزل کے متعلق کافی سوال کئے تھے جس پر ادیان نے ایزل کے ہاسپٹل میں ایمرجنسی کیس کا بہانہ بنا کر ٹال دیا تھا۔اس نے اپنی طرف سے سب کو مطمئن کر دیا تھا لیکن اب شاید وہ خود بے چین تھا۔

Posted on Kitab Nagri

سفید اور کریم کلر سے سجے کمرے میں کوئی سجاوٹ نہیں کی گئی تھی۔ کنگ سائز بیڈ کے سامنے ایل ای ڈی نصب تھی۔ کمرہ سادہ تھا۔ نکاح کے بعد ادیان نے اچانک ہی رخصتی کا اعلان کر دیا تھا جبکہ ولیمہ چند دن بعد کی تاریخ پر رکھا گیا تھا۔

ازمہ کشمکش میں مبتلا سجی سنوری اسکے کمرے میں بیٹھی اسکی منتظر تھی۔ جانتی تھی کہ وہ اس پر الفتیں نہیں لٹائے گا، نکاح سے پہلے اس نے ساری سچائی اسکے سامنے رکھ دی مگر اس دل میں کئی ارمان جاگے تھے۔ آمنہ بیگم نے اسے کئی ہدایت دی تھی۔ اسے ایزل کے بارے میں آمنہ بیگم نے سب کچھ بتا دیا تھا کیونکہ وہ بھی اس گھر کی فرد تھی۔

عام لڑکیوں کی طرح وہ بھی سب کے منہ سے اپنی تعریف سننے کے بجائے اپنے شوہر کے دو میٹھے بول کی خواہشمند تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت تکلیف دیتی ہے جاناں

ہاں! انتظار تڑپا جاتا ہے مجھے

فقط تم سے اک ملاقات کہ لئے

لاکھ منتیں مانی ہیں میں نے

فقط تمہارے دیدار کہ لئے

دعا گو رہتی ہوں میں

Posted on Kitab Nagri

محبت تکلیف دیتی ہے جاناں

ہاں! انتظار تڑپا جاتا ہے مجھے

تو دیکھ تو سہی میرا ضبط

تو ذرا غور تو کر میری ان آنکھوں پہ

یہ چغلی کرتی ہیں تیری محبت کی

تو آ کے بیٹھ تو سہی میرے پہلو میں

داستان سناؤں میں تجھے اپنے پاگل ہونے کی

محبت تکلیف دیتی ہے جاناں

ہاں! انتظار تڑپا جاتا ہے مجھے

اسکے دل میں کہیں انجانے خدشات سر اٹھانے لگے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ ماہین کی محبت شاید اسکے دل میں کم ہو جائے پر وہ کبھی اسکی جگہ نہیں لے سکتی۔ کمرے کا دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر اسکی دھڑکنوں کی رفتار بڑھی۔ دل گویا پہلو سے نکلنے کو بے تاب تھا۔

کچھ دیر بعد جب کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوئی تو اس نے گھونگھٹ میں سے سر نکال کر دیکھا۔ ادیان سنگھار کے میز کے سامنے اپنی گھڑی اتار رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ واشروم میں بند ہو گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ کے دل میں جلتے جوت بجھ گئے۔اس نے افسردہ نگاہیں اپنے ہاتھ کی لکیروں پر ڈالی۔اسکی قسمت میں شاید محبت کا سکھ لکھا نہیں تھا۔اسکا شوہر اسکا ہو کر بھی اسکا نہیں تھا۔دل جیسے ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ۔

محبت تو رزق ہے۔نصیب ہے۔

جو ملنی ہوئی تو ہزاروں لوگوں کے بیچ نگاہ انتخاب آپ پر ٹھہرے گی۔ازمہ نے سرد سانس خارج کی تھی۔

کچھ دیر بعد ادیان فریش ہو کر سادہ ٹراوزر اور شرٹ میں باہر آیا۔بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھی۔وہ قدم بڑھاتا بیڈ کی جانب آیا۔ازمہ ہنوز اپنی لکیروں کو جانچ رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

whatsapp _ 0335 7500595

ان سب ویب،بلاگ،یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

ادیان نے گلا کھنکھار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ازمہ نے چونک کر۔سر اٹھایا۔

"آپ یہاں اس طرح کیوں بیٹھی ہیں۔جائیں کوئی آرام دہ لباس زیب تن کریں اور سو جائیں۔امید ہے آپ کو مجھ سے کوئی امید نہیں ہو گی کیونکہ میں نے پہلے ہی سب کچھ آپ کو بتا دیا تھا۔آپ کے حقوق میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی۔یہ رشتہ آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے جوڑا گیا تھا۔آپ کو جہاں لگے کہ میری ذات آپ کیلئے باعث تکلیف بن رہی ہے تو آپ مجھے ٹوک سکتی ہیں۔آپ میری پابند نہیں ہیں لیکن میری امی کا خیال رکھنا ہے بس آپ کو۔"وہ نظریں چراتا ہوا بولا۔

وہ کچھ کہنے کی قابل نہیں تھی۔کیا کہتی کہ اسکے الفاظ ہی اسکے لئے تکلیف کا باعث ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

"جی میں سمجھ گئی۔۔۔"اس نے دل کی حالت پر ماتم کناہ ہوتے ہوئے کہا۔

وہ دل میں نجانے کتنے خواب سجائے بیٹھی تھی۔ان خوابوں کی کرچیاں آنکھوں میں چبھنے لگی تو دل نے خدا سے شکوہ کیا۔

"ازمہ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں۔یہ رشتہ اس کو میں کوئی نام دینے سے قاصر ہوں۔آپ کی میرے لئے قابل احترام ہیں۔میری بیوی کے روپ میں آپ ہی میری قسمت میں لکھی تھی اور اللہ اپنے بندوں کی قسمت میں اچھا ہی سوچتا ہے۔انسان کتنا ہی کچھ بھی چاہ لے اللہ کی رضا میں راضی رہنے سے جو حاصل ہوتا ہے وہ انمول ہے۔آپ اللہ کی طرف سے میری زندگی میں آئی ہیں۔آپ انمول ہیں۔"اس کے پچھلے تمام الفاظ کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ازمہ نے بے ساختہ میں دل میں توبہ کی تھی۔وہ کیسے ناشکری کر گئی تھی

"میں نے جب دُعا مانگی تب بھی،اُس نے مجھے وہ عطا کیا جو میرے لیے بہتر تھا،اور جب میں نے دُعا مانگنا چھوڑ دی تب بھی اُس نے مجھے بہتر عطا کیا،اور بہتر عطا کر کے مجھے شرمسار کر دیا،کہ دیکھو تُم نے تو رابطہ ختم کر دیا مجھ سے مگر میں آج بھی تمہارے ساتھ ہوں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رب کو تو رحم آتا ہے جب اُسکا بندہ اُسکے در پہ جائے اور وہ اُسے خالی ہاتھ لوٹائے وہ تو آنکھ جھپکنے سے پہلے مقدر اور حالات بدل دیتا ہے. میں مطمئن ہوں جو میرے پاس ہے کیونکہ میں لاحاصل کی چاہ میں حاصل کی ناشکری نہیں کر سکتی۔

Posted on Kitab Nagri

میں ساری زندگی آپ کی شکر گزار رہوں گی۔مجھے آپ کا نام اور ایک محفوظ سائبان چاہیئے تھا جو مجھے مل چکا ہے۔"

وہ اپنا شرارہ سنبھالتے ہوئے اٹھی۔اسکے ہلنے سے چوڑیوں کی چھنکار پیدا ہوئی تھی۔ادیان کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

"ازمہ۔۔۔!"اس نے جذب کے عالم میں پکارا۔ازمہ نے بغیر مڑے جی کہا۔

"اچھی لگ رہی ہیں آپ۔۔!"اس نے دل میں امڈتے جذبات کو لفظوں کی شکل دی تھی۔اسکا اتنا کہنا ازمہ کا دل دھڑکا گیا تھا۔وہ تیزی سے شرارہ سنبھالتی واشروم میں چلی گئی۔

"اچھی لگ رہی ہیں آپ۔۔"اسکی گھمبیر آواز میں کہے گئے یہ معمولی جملے ازمہ کیلئے انمول تھے۔اس نے شرم سے ہاتھوں میں منہ چھپالیا۔کمرے میں اکیلا کھڑا ادیان بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔دل کو ڈپٹ کر اس نے چپ کروایا اور بیڈ کی ایک جانب آکر سو گیا۔ازمہ بھی کاٹن کے نیلے قمیض شلوار میں ملبوس باہر آئی۔ادیان کو بیڈ پر لیٹا دیکھ وہ انگلیاں چٹخاتی کشمکش میں مبتلا سرہانے کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا؟؟،کوئی مسئلہ ہے کیا۔۔؟"ادیان نے اسے ہنوز کھڑے دیکھتے ہوئے دریافت کیا تو اس نے سر نفی میں ہلایا۔

"دیکھیں ازمہ میں ہم دونوں کے درمیان اپکے تحفظات کو دیکھتے ہوئے باؤنڈری لائن بنا رہا ہوں۔اس کمرے میں کاؤچ موجود ہے پر اس غیر آرام دہ کاؤچ پر میں نہیں سونے والا اور آپ کو بھی اجازت نہیں دیتا۔ہمیں

Posted on Kitab Nagri

ایسے ہی ایڈجسٹ کرنا پڑے گا۔اتنی بھی بے اعتبار نہیں ہوں کہ آپ یوں سہمی نظروں سے مجھے دیکھیں۔۔"اس نے لہجے میں شرارت سموتے ہوئے کہااور تکیوں سے بیڈ کے بیچ میں لائن بنالی۔

ازمہ لب کچلتی بیڈ پر بیٹھ گئی۔اب وہ اسے کیا بتاتی کہ ساری رات وہ اس طریقے سے سوتی تھی کہ یہ باؤنڈری لائن توڑنا بے خبری میں مشکل نہیں تھا.

"شکرانے کے نفل ادا کریں گی میرے ساتھ۔؟؟"ادیان نے پھر سے بات کا آغاز کیا۔ازمہ کو جی بھر کر شرم آئی تھی۔اس نے کیوں نہ سوچا تھا کہ جس پاک ذات نے اسے اتنا اچھا ہمسفر دیا اسکا شکر ادا تک کرنا بھول گئی۔

"جی۔۔۔۔۔!"ادیان سر ہلاتا وضو کرنے بڑھ گیا۔وہ چند منٹ بعد وضو کر کے واشروم سے باہر آیا تھا۔ازمہ کا دل دھک سے رہ گیا تھا۔اسکی پیشانی روشن تھی۔بال ہلکے نم اور آستینیں کہنیوں تک مڑی ہوئی۔وہ باوقار لگ رہا تھا۔

"ماشاءاللہ کہ دیں نظر مت لگائیں اور وضو کر کے بھی اجائیں۔آپ کا ہی ساری زندگی اپنی آنکھوں سے نہارتی رہیئے گا۔"وہ شوخی سے بولا۔اسکی مسکراہٹ بے حد دلکش تھی۔ازمہ نے دل سے اعتراف کیا۔

وہ شرمندہ سی اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھی۔جب وہ باہر ائی تو ادیان نے جائے نمازیں بچھائی ہوئی تھی۔اپنی جا نماز اس نے ایک قدم آگے بڑھی تھی۔

وہ ادیان کی امامت میں نماز پڑھے گی۔یہ بات ہی اسکی روح کو سرشار کر رہی تھیان دونوں نے مل کر نفل ادا کرے اور دعا کے بعد ادیان اپنی جگہ پر آکر کیٹ گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان نے ایک نظر اس پر ڈالتے ہوئے لائٹ واف کر دی۔ ازمہ بھی اسکے برابر میں دراز جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

****

"ایزل پلیز اوپن داڈور ڈیم اٹ، جتنی بھی ناراضگی صحیح لیکن کھانے سے منہ نہیں موڑتے۔" صفیان دروازے کے باہر کھڑا بے بسی سے دروازہ پیٹتے ہوئے بولا جبکہ وہ دشمن جان اندر بیٹھی زاروقطار رو رہی تھی۔

"نہیں کھانا مجھے کچھ۔۔۔ جائیں آپ یہاں سے ورنہ میں خود کو کچھ کرلوں گی۔" وہ بیٹ شیٹ نوچتے ہوئے بولی۔ آنکھیں ضبط کی شدت سے لال، کملایا ہوا چہرہ، وہ بہت مشکل سے خود کو سنبھالے ہوئے تھی۔

ایزل ادیان کے رویئے کی وجہ سے آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ اسکا دل جانتا تھا کہ اسکا بھائی غلط کر رہا ہے مگر وہ اپنا دل سو بار اپنے بھائی پر قربان کرنے کو تیار تھی۔

کچھ پر بعد دستک بند ہوئی لیکن چند پل سر کنے کے بعد صفیان نے چابی کی مدد سے دروازہ کھولا اور کھانے کی ٹرے میز پر رکھی۔

پورے کمرے کا حشر نشر ہوا تھا۔ کشن اور تکیئے زمین بس تھے جبکہ بیڈ شیٹ بیڈ سے آدھی اتری زمین کو سلامتی دے رہی تھی۔ اسکے پرفیوم سنگھارے میز سے نیچے پڑے اپنے ناقدری کو رو رہے تھے۔ صفیان نے اس حساب کو بعد کیلئے بچا کر رکھا۔ وہ سر جھٹک کر ایزل کی جانب آیا۔

صفیان نے اسکے لئے بریانی اور اپنے لئے پزا آرڈر کیا تھا کیونکہ ایزل کو بریانی بہت پسند تھی۔ یہی ہوا بریانی کی اشتہا آمیز خوشبو ایزل کی بھوک چمکا گئی۔ وہ بے حس بنی بیٹھی رہی۔

صفیان سکون سے اسکا ہاتھ پکڑ کر کاؤچ پر براجمان ہوا۔ وہ بھی اسکے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں ایک دوسرے کو کھانا کھلا کر فارغ ہوئے تو صفیان برتن اٹھا کر کچن میں رکھ آیا۔ایزل ہنوز انگلیاں چٹخاتی کاؤچ پر بیٹھی تھی۔

"اب حساب کتاب کی باری ہے۔۔تم نے میرے اتنے مہنگے برینڈیڈ پرفیوم یونہی پھینک پھینک کر ضائع کر دیئے اگر تمہیں یہ سب کرنا تھا تو بتا دیتی میں پہلے ہی تمہارے لئے صدر بازار سے سستی پرفیوم کی سو روپے والی شیشیاں لے آتا پھر جتنا دل چاہے توڑتی انہیں۔۔"صفیان کا صدمہ اپنے پرفیوم کی حالت دیکھ کر کم نہیں ہو رہا تھا۔

"آپ کو ان بے جان پرفیومز کی پرواہ ہے اور جو جیتی جاگتی بیوی موجود ہے اسکا زرا خیال نہیں ہے۔"وہ سلگ کر بول اٹھی۔صفیان نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

"تو میری جیتی جاگتی بیوی کو بھی پرواہ کرنی چاہیئے شوہر کی کمائی کی۔ان ہی خوشبوؤں کی وجہ سے تو حسینائیں مجھ پر فدا ہیں۔۔"صفیان نے فرضی کالر جھاڑا۔وہ جان بوجھ کر اس سے مزاق کر رہا تھا۔ایزل نے اسکی اداکاری پر منہ کے زاویئے ٹیڑھے کئے۔

"اپ ہفتوں ہفتوں شاور نہیں لیتے ہوں گے اسلیے یہ خوشبو کام آتی ہو گی۔اچھا ہے اب کوئی حسینا آپ کے پاس نہیں بھٹکے گی۔۔"صفیان کو اسکا جلا کٹا انداز بہت بھایا۔صفیان اب اسکے برابر بیٹھ چکا تھا۔ایزل اس سے نامحسوس انداز میں دور ہوئی۔صفیان نے مزید فاصلہ مٹایا۔ایزل جز بز ہوتی بیڈ کے اخری سرے تک پہنچ چکی تھی۔

"مجھ سے دور ہونا بھی چاہو گی تو میرے قریب تر ہوتی جاؤ گی۔کوئی حسینا میرے پاس بھٹکے یا نہ بھٹکے میری نگاہیں تو ایک ہی ماہ جبین پر بھٹکتی ہیں۔"اس نے دلکشی سے مسکراتے ایزل کے چہرے پر جھولتی لٹ کو انگلیوں کی مدد

Posted on Kitab Nagri

سے پیچھے اڑ سا۔ صفیان نے تمام فاصلے مٹاتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا۔ اسکی کھردری انگلیوں کے لمس سے ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

صفیان کی پر تپش نظروں کے زیر اثر وہ جزبز ہوتی اپنی پلکیں جھکا گئی۔

ایزل کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ سیاہ انکھوں میں رونے کے باعث لالی اتر چکی تھی۔ ستواں ناک رو رو کر لال اور سوج چکی تھی۔ صفیان نے اسکے نقش نقش کو دیوانہ وار دیکھا۔

گلاب لمحوں سی خواب آنکھیں
ھیں شاعری کا جواب آنکھیں
کبھی جو دیکھوں میں وسعتوں میں
کریں ہیں مجھ کو شاداب آنکھیں
انہیں میں بستی ہے میری دنیا
یہی ہیں سب سے نایاب آنکھیں
محبتوں سے بھری پڑی ہیں
یہ شاعری کی کتاب آنکھیں
بے رُخی بھی اُنکی ھے کمال مگر
اظہار کو ہیں بے تاب آنکھیں!..

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

صفیان نے اسکے گرد گھیرا تنگ کرتے اپنا سر اسکے سر سے ٹکایا۔ دونوں کی سانسیں اور دھڑکنیں ایک دوسرے سے الجھنے لگی۔۔ ایزل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی۔ دل گویا باہر نکل کر دھڑکنے کو بے تاب تھا۔ وہ اپنے سحر میں ایزل کو جکڑنے لگا تو وہ اٹھ کر بیڈ کی دوسری جانب بیٹھی۔ شام کا منظر انکھوں کے سامنے چلنے لگا۔ دل کی دنیا میں ایک بار پھر اداسی چھا گئی۔ اسکے آنسو مہربان کو پاتے ہی چھلک پڑے۔

ماحول کا فسوں اسکے انسو کی نمی سے ٹوٹ چکا تھا۔ صفیان نے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔ وہ ان وجوہات کو ختم کر دینا چاہتا تھا جسکی وجہ سے وہ روئے لیکن وہ اس سب سے قاصر تھا۔۔ اپنی بے بسی اسے تڑپانے لگی۔

"تمہارے آنسو میرے دل میں حشر برپا کر دیتے ہیں چوزی۔۔ کبھی تو میرے معصوم دل کا خیال کر لیا کرو۔۔۔" اسکے آنسو انگلیوں سے چنتے ہوئے صفیان نے کرب سے بولا۔

ایزل نے ناگواری سے منہ پھیرا۔ صفیان لب بھینچتے پھر اسکی جانب گھوما۔

"یہ ناگواری میرے لمس سے، یہ اکتاہٹ میری قربت سے اس سب کو میں کیا سمجھوں۔۔؟؟" اس کا انداز سرد وسپاٹ تھا۔ ایزل نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا تو یکلخت نظریں چرا گئی۔ وہاں جنون موجود تھا۔ سب کچھ خاک کر دینے کا جنون۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلیز۔ اس وقت میں اپنے پاس کسی کو برداشت نہیں کر سکتی۔۔"

"کسی نہیں ہوں میں شوہر ہوں تمہارا۔۔ ہم دونوں الگ نہیں ہیں ایک ہی ہیں۔۔ تمہیں تکلیف میں اکیلا چھوڑ دوں گا تو کیا خود چین سے رہ پاؤں گا۔۔۔" وہ اونچی آواز میں دھاڑا تو در و دیوار کے ساتھ ایزل کا دل بھی لرز گیا۔ صفیان نے اپنی گرفت اسکے گرد مزید تنگ کر دی تھی۔ گرفت اتنی بھی سخت نہیں تھی کہ اسے تکلیف ہوتی۔۔ اسکا خیال رکھنے کا انداز ایزل کو رلا رہا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ ہیں وجہ میری تکلیف کی۔۔ آپ یہ سب نہ کرتے تو آج میرے گھر والے میرے پاس ہوتے۔۔ کیوں آئے میری زندگی میں۔ آپکی وجہ سے ادیان بھائی ناراض ہیں، انہوں نے کتنے سخت الفاظ استعمال کئے میرے لئے۔۔ آپ کا مقصد پورا ہو چکا تھا تو چھوڑ دیتے مجھے میرے گھر لیکن نہیں آپ کو مجھے ساتھ واپس لانا تھا۔۔" وہ کسمساتے ہوئے بلک بلک کر رو دی۔

"میں خود کا وجود مٹا دوں اگر یہ تمہیں ایک پل کی خوشی دے تو۔

اپنا آپ تم پر قربان کر دوں اگر تم مسکراؤ۔

اگر میری ناموجودگی تمہارے لئے سکون ہے تو تمہیں پر سکون کرنے کی خاطر میں اپنا وجود ہی ختم کر لوں گا لیکن مجھ سے رہائی تمہیں میری موت کے بعد بھی نہیں ملے گی۔ جب بھی بدروحوں کے طرح تمہارے ساتھ رہوں گا۔

"وجہ کوئی بھی ہو خون کے رشتے اگر ناراض بھی ہوں تو ٹوٹا نہیں کرتے۔۔ تمہاری جو چاہت ہے وہ میں جلد پوری کر دوں گا۔ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا۔ یہ بات تمہارے دماغ میں کیونکہ گھس نہیں رہی کہ تمہارے بھائی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔ ایک انسان کی بے وفائی کی وجہ سے محبت سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔۔ یہ بات تم بھی جانتی ہو۔ بہر حال صبح ہوتے ہی میں تمہیں ڈراپ کر دوں گا لیکن۔۔۔۔" صفیان نے غیظ و غضب سے کہتے بات ادھوری چھوڑ کر شہادت کی انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی۔

"یہ بات اپنے دل و دماغ میں بسالو کہ میں کبھی تمہیں مکمل طور پر چھوڑوں گا اور اگر تمہارے بھائی نے پھر سے خلاء کا کیس دائر کیا یا خدا اس دنیا میں آگ لگا کر تمہیں ایسی جگہ چھپا دوں گا جہاں کوئی تمہارا سایہ بھی تلاش نہیں

Posted on Kitab Nagri

کر سکتا۔۔۔"اسکی دیوانگی اسکی آنکھوں سے چھلک رہی تھی۔۔ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔وہ گھبراتے ہوئے پیچھے کٹنے جی تگ ودو میں تھی۔۔

"اب کل تو تم چلی جاؤ گی،، کم از کم آج میرے دل کو قرار دے دو۔۔"صفیان نے اسکے بالوں میں منہ چھپایا۔غم وغصہ شاید کہیں پیچھے رہ گیا۔۔باقی تھی تو صرف ہجر کی تڑپ۔

ایزل کو اسکی آواز میں نمی سی محسوس کوئی تو دل دھک سے رہ گیا۔۔۔صفیان نے اپنا لمس اسکی گردن پر چھوڑا۔

"صفیان پلیز۔۔۔۔۔!"ایزل کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔۔

"لٹل اینجل آج ہمارے درمیان ضد ہے اور بے رخی موجود ہے جبکہ پہلے صرف محبت ہوا کرتی تھی۔۔آج میں اس محبت کو پھر سے جگا کر یہ بے رخی مٹا دینا چاہتا ہوں۔۔"

کب تک رہو گے آخر یوں دور دور ہم سے
ملنا پڑے گا تم کو ایک دن ضرور ہم سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دامن بچانے والے یہ بے رخی ہے کیسی
کہہ دو اگر ہوا ہے کوئی قصور ہم سے

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شان بے نیازی
تم مانگتے پھرو گے اپنا غرور ہم سے

Posted on Kitab Nagri

ہم چھوڑ دیں گے تم سے یوں بات چیت کرنا
تم پوچھتے پھرو گے اپنا قصور ہم سے

صفیان نے بغیر اسے کہنے کا موقع دیئے اس پر چھا گیا۔۔ان لمحات میں جیسے وہ بہک رہا تھا۔دل اسکی دوری پر آمادہ نہیں تھا۔اس نے ایزل کو باہوں میں بھرا۔۔ایزل کا مزاحمت کرتا وجود ہار چکا تھا۔۔اس نے خود کو صفیان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔اذیتوں بھری رات آہستہ آہستہ محبت کی روشنی سے تمام ہو رہی تھی پر ہجر کی گھڑیاں وصال سے کئی زیادہ طویل تھی۔
انسان کبھی کبھی اپنی محبتوں کے آگے ان لوگوں کو ٹھکرا دیتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہوں۔۔

صبح ہوتے ہی صفیان اسے یہاں چھوڑ کر جا چکا تھا۔ایزل نے امنہ بیگم کے تشویش سے پوچھنے پر انہیں چند دن رکنے کا کہہ کر مطمئن کر دیا تھا۔
وہ ادیان نے انتظار میں لاونج میں کھڑی جلے پیر کی بلی بنی ہوئی تھی۔
ادیان چابی سے گیٹ کھولتا گھر میں داخل ہوا تو ایزل اس سے لپٹ گئی۔وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلا چکا تھا۔
"بھائی۔۔۔!"ایزل کے منہ سے سسکی بر آمد ہوئی۔ادیان نے لب بھینچ کر اسے دور کرنا چاہا لیکن وہ چاہ کر بھی اپنی گڑیا کو جدا نہیں کر سکتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟تمہارے شوہر کو تو گوارہ نہیں تمہارا یہاں آنا پھر کس مقصد سے یہاں موجود ہوں۔۔"ادیان نے سخت لہجہ اپنایا۔

"اپ کی گڑیا سب کچھ چھوڑ کے آگئی بھائی۔۔اب مجھے معاف کر دیں۔۔ آپ پلیز ناراض مت ہوں اپنی گڑیا سے۔۔"اسکی بات سن کر ادیان کا چہرہ ایک پل کیلئے تاریک ہوا تھا۔دل میں کہیں ملال جاگا۔

ادیان نے اسکے سسکتے وجود کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ایزل کو جیسے ساری خوشیاں مل گئی تھی۔

ادیان کو اب صفیان کی محبت پر یقین تھا۔وہ ایزل کو دھوم دھام سے رخصت کرنے کا ارادہ دل میں باندھ چکا تھا۔اگر اسکی بہن اس شخص کے ساتھ خوش تھی تو وہ کیوں انکی خوشیوں کا دشمن بنتا۔دیر سے ہی سہی بات اسکے سمجھ میں آچکی تھی۔

"اب یہ رونا بند کرو اور بتاؤ سب کہاں ہیں۔۔"ادیان کی متلاشی نگاہیں خالی لاؤنج پر پڑی۔ایزل آنسو صاف کرتے ہوئے پیچھے ہوئی۔

"سب نہیں صرف بھابھی کا پوچھ رہے ہیں۔بھابھی کی یاد کافی نہیں ستانے لگی آپ کو؟؟ان کے بغیر گھر سونا سونا لگ رہا ہے۔۔؟"ایزل شرارت سے گویا ہوئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بدماش۔۔۔!"اس نے ایزل کی ناک دبائی۔ایزل کھلکھلا کر ہنسی۔اتنے دن بعد تو اسکا بھائی اسے نصیب ہوا تھا۔

"امی سو رہی ہیں اور بھابھی آپ کے انتظار میں جاگ رہی ہیں۔جا کے خود دیکھ لیں۔۔وش یو آل دا بیسٹ۔"ایزل انگھوٹے سے وکٹری کا نشان بناتے اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔

ادیان نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔دلکشی سے مسکراتے اسکے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ سیاہ ساڑھی میں ملبوس کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔ نظریں ہنوز دیوار میں نصب گھڑی پر جمی تھی۔۔پوری ساڑھی پر اپلیک ورک ہوا تھا۔دیدہ زیب رنگ میں ملبوس کسی بھی آدمی کے حواس سلب کر سکتی تھی۔ہاتھوں میں نازک سے بریسلیٹ، کھلے لمبے سیاہ بال کندھے پر۔بکھرائے وہ کمرے کے بیچ و بیچ نروس سی کھڑی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

گھنی لانبی پلکوں کو ائی لائنر سے سجایا گیا تھا جبکہ لب سرخ رنگ کی لالی سے لپٹے ہوئے قیامت برپا کر رہے تھے۔

ادیان کی مہویت محسوس کرتے اسکی بھوری انکھیں حیا آمیز انداز میں نیچی جھکی تھی۔

قدموں کی دھمک جب قریب سنائی دی تو اس نے آنکھیں زور سے میچ لیں اور ساڑھی کا پلو ہاتھ میں موڑ لیا۔

وہ کمزور پڑ کر کسی عورت کو اپنا شوہر لے جاتے ہوے نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

"مجھے پتا ہوتا کہ آپ نوک پلک تک میرے لئے سجی ہیں تو باخدا سارے کام چھوڑ کر دوڑا چلا آتا۔" وہ بھاری آواز میں گویا ہوا۔ ازمہ۔ کے گال قربت کی لالی سے تپ چکے تھے۔

اس نے ایزل کے بتائے گئے طریقے پر عمل کرنے کے بجائے بوکھلاتے ہوئے بولی۔

"آپ اب تو آچکے ہیں تو یہ کوٹ مجھے دیں اور فریش ہو جائیں جب تک میں کھانا لگاتی ہوں۔" وہ اپنا کانفیڈینس بحال کرتے ہوئے بولی۔

ادیان نے داد دینے والے انداز میں ابرو اچکائی

"جس نے یہ سبق پڑھایا ہے اس نے یہ نہیں بتایا کہ ایسے وقت میں شوہر سے کھانے کا نہیں بلکہ اسکی انکھوں میں دیکھ کر اسکی چاہت کا پوچھتے ہیں۔۔" اس نے ازمہ کے قریب ہو کر اسکے بالوں کی مہک سانسوں کے ذریعے دل میں اتاری تھی۔

"کہاں تھے آپ؟؟" اس سے نظریں چراتے ازمہ نے اسکے ہاتھ سے کوٹ تھاما

"خاصے بیویوں والے انداز ہوتے جا رہے ہیں آپکے۔ کیا سمجھوں میں اس کا مطلب۔" اس نے گویا سوال ہی گھما دیا تھا۔

"بیوی ہوں تو بیویوں والے ہی انداز ہوں گے۔" وہ ہمت کرتے بول اٹھی۔

Posted on Kitab Nagri

اسے یاد تھا کہ کل رات وہ ماہین سے بات کر رہا تھا اور ازمہ اپنے حق پر کسی اور کو ڈاکا ڈالنے نہیں دے سکتی تھی۔

"میں اگر شوہروں والے انداز اپنانے پر آیا تو آپکی جان ہی مشکل میں آجائے گی۔ ویسے ہی آپ آج اس دل نادان پر قیامت ڈھا رہی ہیں۔" اس نے ازمہ کے ہاتھ سے کوٹ لیتے ہوئے کاؤچ پر پھینکتے ہوئے ان دونوں کے درمیان فاصلہ کم کر دیا۔

"کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے۔ واللہ۔۔!" ادیان مبہوت سا بولا۔۔

وہ دونوں اس سحر میں جکڑے رہتے کہ ادیان کا موبائل بجنے لگا۔ ازمہ نے نظریں چرائی۔ اسکے موبائل پر ہوتی ماہین کے نام کی کال اسکا دل خراب کر چکی تھی۔

"اتنا سجی سنوری ہیں جسکے لئے اس سے دار تو وصول کرتی ہیں۔" ادیان نے موبائل کو اوف کرتے اسکی جانب گھوم کر کہا۔

"سجنے سنورنے سے کسی کے دل میں گھر نہیں کیا جا سکتا۔۔ آپ اپنی کال اٹینڈ کر لیں۔" اسکی زبان سے شکوہ پھسلا.

"تو کیا آپ میرے دل میں گھر کرنا چاہتی ہیں؟ اس دل کی ملکہ بننا چاہتی ہیں۔" وہ بھاری گھمبیر آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ اسکے ہونٹ ازمہ کے بالوں کو چھو رہے تھے۔

ازمہ کے دل کی دھڑکنیں اسکی دھڑکنوں سے الجھنے لگی تھی۔

"یقین جانیں آپ ان سب سے خوفزدہ مت ہوا کریں۔ اپ بیوی ہیں میری اور اس دل کی اکلوتی مالک۔ آپ کو ایسی لڑکیوں کی وجہ سے مجھ پر بے اعتباری ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ حق رکھتی ہیں مجھ سے سوال جواب کرنے کا۔" ادیان نے اسکی بھوری آنکھوں میں جھانکا۔ وہ چونکا تھا۔ اسکا عکس ان آنکھوں میں جھلملا رہا

Posted on Kitab Nagri

تھا۔ازمہ کی آنکھیں جو پہلے ماہین کی یاد دلاتی تھی آج وہ کہیں نہیں تھی۔دیکھنے کا انداز بدلا تو ماہین کی یادیں بھی ماضی بن چکی تھی۔

جو سامنے تھی وہ اسکی وفا شعار شریک حیات تھی۔

ازمہ کی آنکھوں میں چاہتوں کی دیپ جلتے دیکھ ادیان نے نظریں چرائی۔۔

"لانگ ڈرائیو پر چلیں۔۔!"وہ اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی اتارتے ہوئے بولا۔۔ازمہ اسکے منہ سے تعریف سننے کی خواہش میں تھی دل مسوس کر گئی۔چہرے کا رنگ پھیکا پڑا۔ادیان نے جبکہ اسے باوار کروادیا کہ وہ بہت اچھی لگ رہی ہے مگر ہائے یہ عورتوں کو چاہیئے تعریفوں کے پل۔۔اس پل کو بنانے میں ادیان جیسا پریکٹکل بندا ناکام رہا تھا۔

"آپ تھکے ہوئے ہوں گے ریسٹ کر لیں پھر کبھی چلیں گے لانگ ڈرائیو پر۔۔"وہ پھیکا سا مسکرائی۔دل ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

ادیان نے کل ہی اسے آمنہ بیگم کو اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات کو اظہار کرتے سنا تھا جن کیلئے وہ ترسی تھی۔۔اس میں سے ایک خواہش لانگ ڈرائیو پر بائک پر جانا تھا جس پر امنہ بیگم نے اسے ادیان سے اپنی خواہش ظاہر کرنے کا کہا تھا۔

"میں تھکا ہوا نہیں ہوں۔۔اگر آپ کو نہیں جانا تو اٹس اوکے میں ویسے بھی ہیوی بائک پر جانے کا سوچ رہا تھا۔۔"ادیان نے کندھے اچکاتے ہوئے ہیوی بائک کی چابی دراز سے نکال کر اپنی پاکٹ میں ڈالی۔وہ اپنے کپڑے وارڈراب سے نکال کر لیا

ازمہ ہنوز اسی پوزیشن میں موجود تھی۔کیا تھا اگر جو وہ دوبارہ پوچھ لیتا۔اسکے دل سے آواز آئی۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان نے چور نظروں سے اسے دیکھا۔۔ازمہ لب کچلتی کچھ کہنے کی کشمکش میں مبتلا آخر کار بول اٹھی۔۔

"آپ کا اگر اتنا دل چاہ رہا ہے تو میں بھی چلتی ہوں۔۔آپ نے اتنے پیار سے کہا ہے تو میں منع تھوڑی کر سکتی ہوں۔۔"

"نہیں آپ کا اگر دل نہیں تو اتنا ضروری بھی نہیں ہے۔ہم پھر کبھی ساتھ چل لیں گے۔ابھی صرف میں چلا جاتا ہوں۔آپ ریسٹ کریں۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"آپ کو بول دی نہ ایک بات کہ آپ کا دل چاہ رہا ہے تو جانا ضروری ہے پھر کیا مسئلہ ہے۔۔"وہ بھڑک اٹھی ۔ادیان نے نامحسوس انداز میں اپنی مسکراہٹ چھپائی۔وہ شیرنی بنی ادیان کو اس روپ بھلی لگ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ بھی ساتھ چلیں مگر کم از کم یہ کپڑے تو چینج کر لیں۔ان کپڑوں میں تو میں آپ کو لے جانے سے رہا۔اپ چینج کر لیں جب تک میں بھی فریش ہو جاتا ہوں۔۔"ادیان یہ کہتا ہوا واش روم میں اپنے کپڑے لئے بند ہو گیا۔

ازمہ نے کچھ پہننے کیلئے اپنا وارڈراب کھول کر دیکھا تو فراک اور قمیض شلوار کے علاوہ کچھ موجود نہ پا کر وہ روہانسی ہو گئی۔۔اسے کتنا شوق تھا لڑکوں والی ڈریسنگ میں ٹشن سے ہیوی بائیک پر بیٹھنے کا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے ایزل کے کمرے کی جانب بڑھی۔اس معاملے میں شاید وہ اسکی کچھ مدد کر سکے۔۔

"بھابھی آپ اتنی جلدی اگئیں۔۔۔؟؟بھائی نے اپنی اتنی خوبصورت بیوی کی جان خلاصی اتنی سے دیر میں کر دی۔۔"ایزل اسے اپنے کمرے میں آتا دیکھ بولی۔

ایزل کو صبح ہی صفیان یہاں چھوڑ کے گیا تھا۔اسکے بعد سے نا اسکی کال آئی اور نہ ہی کوئی میسج۔

Posted on Kitab Nagri

"بد تمیزی مت کرو۔۔بھابھی ہوں میں تمہاری۔ تمیز سے پیش آیا کرو مجھ سے۔ تمہارے بھائی نے لانگ ڈرائیو پر جانے کا بولا ہے پر میرے پاس کپڑے نہیں ہیں۔" وہ پریشانی کے عالم میں بولی تو ایزل نے اسکے گال پر چٹکی کاٹی۔

"اومائے سویٹ بھابھی ایسے موقع پر لانگ ڈرائیو پر کون جاتا ہے خیر آپ اتنی سی بات پر پریشان نہ ہوں۔۔وین ایزل از ہیر ہیو نو فیئر۔۔

اپ آئیں میرے ساتھ میرے پاس اپکی ضرورت کے مطابق کپڑے موجود ہیں۔" ایزل نے اسے کندھے سے تھاما اور اپنے کمرے میں وارڈراب کا ایک پٹ کھول کر اسے سامنے کھڑا کر دیا۔

ایک طرف ترتیب سے شلوار قمیض ٹنگے تھے تو دوسری جانب جینز اور ٹاپ بھی موجود تھے جو وہ کبھی کبھی استعمال میں لیتی تھی۔۔

ازمہ نے خوشی سے بلیک جینز کے ساتھ وائٹ شرٹ سیلیکٹ کی۔۔وہ ایزل کا گال چومتی اپنی کمرے میں لوٹی۔اس نے میک اپ ریمو کر کے چینج کیا۔وہ اب شیشے کے سامنے موجود اپنے گھنے بال پونی کی صورت میں باندھنے لگی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادیان جو شاور لے کر نکلا تھا اسے دیکھ کر مبہوت ہو گیا۔اسکا کم سن وجود اپنے جلوے بکھیر رہا تھا۔۔تیر کمان سی کمر واضع ہو رہی تھی۔پونی میں موجود اسکے بندھے بال پیچھے کمر پر بکھرے تھے۔صراحی دار گردن اسے اپنی جانب متوجہ کرنے لگی۔۔

وہ قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا۔اسکی جھلستی سانسیں ازمہ کی گردن پر پڑ رہی تھی۔وہ اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

Posted on Kitab Nagri

"میں سوچ رہا ہوں باہر جانے کا ارادہ ترک کر دوں۔۔"ادیان سنجیدگی سے گویا ہوا جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"کیوں ابھی تو پلان بنا تھا۔۔ایسے کیسے کینسل کر دیں۔ہم آج ہی جائیں گے۔۔"وہ بے ساختہ منہ بنا کر بولی۔

"آپ اگر یوں سامنے موجود ہوں گی تو کون کافر کہیں جانا چاہے گا۔دل تو بس اپ کے پہلو میں دھڑکنے کی خواہش کرے گا۔۔"اسکی بات پر ایزل کی پلکیں لرز اٹھی۔چند پل خاموشی سے سرک گئے۔۔

وہ گہری سانس خارج کرتے پیچھے ہٹا اور اپنی ایک بلیک لیدر کی جیکٹ لوٹا۔

اس نے خود بلیک ایزل ٹراوزر پر ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"آپ یہ پہن لیں۔۔میں نہیں چاہتا کہ مجھ سے کوئی گستاخی سرزد ہو۔۔"ازمہ نے لال ٹماٹو ہوتے اسکے ہاتھ جیکٹ لے کر پہن لی۔اب وہ مطمئن دکھ رہا تھا۔

ادیان نے آمنہ بیگم کو اپنے جانے کا بتایا اور اسے لئے پارکنگ ایریا میں آیا جہاں اسکی ریڈ اور بلیک چمچماتی ہیوی بائک کھڑی تھی۔

ادیان نے بائک اسٹارٹ کی جبکہ ازمہ ہنوز ہونق بنی کھڑی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا چلنا نہیں ہے یا میری بیوٹی کو دیکھ کر ڈر لگ رہا ہے۔۔"

"مجھے بائک پر بیٹھنا نہیں آتا۔۔"وہ مجرم کی طرح اعتراف کرتے ہوئے بولی۔رات کے اس پیر ادیان کا چھت پھاڑ تا قہقہہ فضا میں گونجا۔ازمہ نے خفگی سے منہ پھلایا۔

"کیسے اسے بائک کو بیوٹی کہہ رہے ہیں۔اپنی بیوی کو تو آج تک نہیں کہا۔۔"ازمہ بڑبڑائی لیکن اسکی بڑبڑاہٹ ادیان کے تیز کانوں سے محفوظ نہیں رہ سکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔میری بیوٹی دوسری بیوٹی فل لڑکیوں سے جیلس نہیں ہوتی۔آپ ایک پیر اسٹینڈ پر رکھیں اور ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں۔یقین کریں ادیان علوی کبھی آپ کو گرنے نہیں دے گا۔۔"ادیان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔اس نے ازمہ کی بڑبڑاہٹ کا جواب دیا۔

ازمہ جھجھکتی ہوئی اسکا سہارا لے کر بیٹھی۔ادیان نے بائک اسٹارٹ کی لیکن روڈ پر آتے ہی اس نے سپیڈ تیز کر دی۔ازمہ کی چیخ نکلی۔۔

"ادیان آہستہ چلائیں پلیز۔۔۔میں گر جاؤں گی۔۔"وہ خوفزدہ ہوئی۔۔بھوری آنکھیں خوف سے پھیل چکی تھی۔

اس وقت روڈ پر کوئی گاڑی موجود نہیں تھی۔ازمہ نے اپنی خواہش کو کوسا تھا۔

"اپ مجھے زور سے پکڑیں اور یہ لمحے انجوائے کریں۔خود کو ہوا کے سپرد کر دیں۔میں بھی جب خوش یا اداس ہوتا تو یہی کام کرتا ہوں۔"اس نے ازمہ کا ایک ہاتھ اپنے شولڈر پر رکھا اور ایک اپنی کمر پر۔۔

ایک بار پھر بائک ہواؤں سے باتیں کرنے لگی تو ازمہ نے مضبوطی سے اسکی شرٹ دبوچی۔اسکے بال پونی میں مقید ہوا میں اڑ رہی تھے۔اسے اب مزا آنے لگا تھا۔وہ بچوں کی طرح دل سے مسکرائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادیان نے اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔اسکا دل ازمہ کو اپنے ہاتھ میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔اسکی نرماہٹیں ادیان کو بے خود کرنے لگی تو اس نے ازمہ ہاتھ اپنے لبوں تک لے جا کر چوما۔اسکے پر شدت لمس پر ازمہ نے آنکھیں میچی تھی۔

"ادیان۔۔۔!"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ادیان کی جان حاضر بولیں۔۔"وہ دلکشی سے مسکرایا۔ہاتھ مسلسل اسکی آہنی گرفت میں تھا۔

Posted on Kitab Nagri

چند پل گزرنے کے بعد بائک ساحل سمندر پر رکی۔۔سمندر کی اٹھتی لہروں کا شور سکوت کو توڑ رہا تھا۔خالی آسمان پر ٹمٹماتے چاند تارے روح بخش منظر پیش کرنے لگے۔

ادیان بائک سے اترا تو ازمہ بھی اسکے ساتھ اتری۔۔

وہ دونوں گیلی مٹی پر جوتے ایک طرف رکھ کر چلتے پانی کے پاس آئے۔

"یہ سمندر بھی میری طرح کتنے ہی گہرے راز لئے پر سکون ہے۔۔اگر اس میں طوفان آیا تو یہ دنیا تہہ و بالا کر دے گا۔۔میں زیادہ تر اپنا فارغ وقت یہاں گزارتا ہوں۔۔"

"ماہین کی یاد میں۔۔؟؟"ازمہ کے منہ سے پھسلا جس پر وہ پچھتائی۔ادیان کے تاثرات سخت ہو چکے تھے۔

"نہیں اپنے سکون کیلئے۔۔انسان چلے جائیں تو ان کی یادوں کو بھی دفن کر دینا چاہیئے۔یہ یادیں ہی تکلیف دیتی ہے۔جو موجود ہے اس کو جینا چاہیئے نہ کہ ماضی کی یادوں کے پیچھے بھاگا جائے۔میں نے آپ کو یہ بات پہلے ہی بتا دی تھی کہ ماہین میرا ماضی ہے اور آپ میرا آج مگر آپ کو شاید کہی ہوئی باتیں سمجھ نہیں آتی اسلیے عمل کرنا ضروری ہے۔۔"اس نے ازمہ کو اپنی جانب کھینچا اور اسکے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔

اسکے اچانک بدلتے رویئے پر وہ پچھتاتی اسکی شرٹ کو مضبوطی سے تھام گئی۔۔وہ اسے اچھی طرح باور کروا رہا تھا کہ وہ اسکا موجودہ وقت ہے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ازمہ نے نڈھال ہوتے سر اسکے سینے سے ٹکا دیا۔۔

"آئندہ میں آپ کے منہ سے یہ بات نہ سنوں مسز ورنہ آپکی بولتی اپنے اسٹائل میں بند کروں گا۔یہ حد بندیاں صرف آپ کو وقت دینے کیلئے ہیں تاکہ آپ اس نئے رشتے کو قبول کر سکیں ورنہ میرا دل آپ کو مکمل طور پر اپنا بنانے کا چاہ رہا ہے۔۔"وہ معنی خیزی سے اسکے کپکپاتے وجود پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔

اسکی بے باکی پر ازمہ مزید خود میں سمٹ گئی۔۔

"میرے ساتھ ہی چپکے رہنا تھا تو یہاں آئی کیوں؟۔یہ منظر دیکھیں اور مجھے دیکھیں۔۔"ازمہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

یونانی دیوتاؤں جیسا حسن اور وجاہت لئے وہ اسکے سامنے کھڑا تھا۔یہ شہزادہ نجانے کیسے اسکی قسمت میں کونسی نیکی کے عوض آگیا تھا۔

ادیان نے اسکی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھائی اور اسکے ساتھ ساحل پر چلنے لگا۔

ازمہ نے شرارت سے چند پانی کی چھینٹیں ادیان کی جانب اچھالے اور کھکھلاتے ہوئے دوڑ لگادی۔رات کے اس پہر لہروں کے شور کے ساتھ اسکی جلترنگ ہنسی بھی شامل تھی۔

ادیان نے مصنوعی غصے سے اسے دیکھا اور اسکے پیچھے گیا۔

وہ ابھی ازمہ کو پکڑ ہی لیتا کہ وہ ادیان کو چکمادیتی ناک چڑا کر پھر سے بھاگی تھی۔اس بار ہوا میں دونوں کے قہقہے شامل تھے۔یہ لڑکی ادیان کو زندگی جینا سکھارہی تھی۔اسکے مردہ حصے پھر سے زندہ ہورہے تھے۔اب میں اس جسم میں دھڑکتا گوشت کا لوتھڑا سچ میں کئی سال بعد دل محسوس ہورہا تھا۔

ادیان جان بوجھ کر اسے موقع دے رہا تھا۔ازمہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر سانس لینے کیلئے رکی۔

اسی موقع کا فائدہ ادیان نے اٹھایا اور اسے باہوں میں لئے گول گھوما۔

"آہ ہ ہ ادیان۔۔۔۔!" وہ اس اچانک افتاد پر چیخی تو ادیان کا قہقہہ گونجا۔۔ادیان نے اسے گھما کر نیچے اتارا۔

کچھ پل کے بعد اس نے اپنا سر اسکے سینے سے ٹکایا تھا۔وہ اپنی سانسیں ہموار کرنے کی تگ و دو میں تھی۔چاند پر ٹمٹاتے تارے بھی اس شہزادے جیسے آن بان والے کی آنکھوں کے جوت کے آگے کم پڑ رہے تھے۔۔وہ ساحر نہیں تھا لیکن اپنے سحر میں جکڑ لینے والی مقناطیسی طاقت رکھتا تھا۔

اسکا اخلاق بلند اور پیشانی روشن تھی۔۔وہ چاہتا تو ماہین سے بدلہ لے سکتا تھا لیکن اس نے معاف کیا۔اپنا ظرف بڑا کیا کیونکہ محبت زبردستی کی قائل نہیں ہوتی۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان کا ظاہر و باطن دونوں خوبصورت تھے۔اس نے ازمہ کے ماضی کے بارے میں بعد میں کوئی سوال نہیں کیا تھا۔خوشیاں اس کی جھولی میں آن گری تھی۔طویل مسافتوں کے بعد آج خوشیاں ملی تھی۔شاید ان خوشیوں کا شکر ادانہ کرنا کی بھول ہوئی تھی۔ابھی منزل دور تھی۔۔چند آزمائشیں۔چند مرحلے۔۔

"آپ گھر جاکر مجھے ایسے دیکھ لیں گی تب بھی میں آپ کو روکوں گا نہیں۔۔آپ گھر پر بھی مجھے یوں ہی نہار سکتی ہیں۔۔"وہ لب دبا کو شوخی سے گویا ہوا۔

"آپ کو دیکھتی ہوں تو اپنی قسمت پر رشک ہوتا ہے۔پہلے کبھی مشکلات میں گھرنے کے باوجود کسی ایسے ہمسفر کا تصور بھی محال تھا۔آج کل کون کسی لاوارث لڑکی کو اپناتا ہے۔اسے اپنی عزت بناتا ہے جسکے گھر بار کا پتہ ہی نہ ہو۔۔میں جتنا آپ کا شکر ادا کروں کم ہے۔"ازمہ کی آنکھ سے ایک موتی ٹوٹ کر گرا۔

"شکر اس رب کا ادا کریں جس نے آپ کی مشکل آسان کی ورنہ میں تو صرف وسیلہ ہوں۔آئندہ آپ ہی لاوارث والی بات لبوں پر مت لائیے گا۔۔

میں آپ کا وارث ہوں۔آپ کا شوہر اور دوست۔۔پھر بھی آپ خود کو لاوارث سمجھتی ہیں۔؟"ادیان کچھ خفا ہوا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹھنڈی ہوائیں دونوں کے وجود سے ٹکراتی ہوئی جانے لگی۔وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے زمانے سے یکسر غافل تھے۔

"آئندہ نہیں سمجھوں گی۔اب بس ناراض مت ہوں۔۔آپ ایسے اچھے نہیں لگتے۔۔"ازمہ نے گڑبڑا کر بولا۔وہ ہرگز اسکی ناراضگی مول لے نہیں سکتی تھی۔

"پھر کیسے اچھا لگتا ہوں۔۔!"ادیان اسکا ہاتھ اپنے لبوں تک لے گیا۔

Posted on Kitab Nagri

"پتہ نہیں۔۔۔!!"وہ نظریں چرا کر بولی۔ہاتھ ابھی اسکی مضبوط گرفت میں تھا۔

"آپ کے چہرے پر خوشی کی وجہ بن جاؤں تو ایسے اچھا لگتا ہوں۔آپ کو چھو کر صندل کر دوں پھر اچھا لگتا ہوں۔آپ کے گالوں پر لالی بن کر بکھر جاؤں تب اچھا لگتا ہوں۔۔!"ادیان اسکے دل کے راز عیاں کرنے لگا۔۔اس نے ازمہ کے ہاتھ پر بوسہ دیا تو اسکے چہرے پر شرمگین مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

اسکا لفظ لفظ ازمہ کے دل کی ترجمانی کر رہا تھا۔

ادیان نے اسے خود سے قریب کرتے چھو کر صندل کیا اور ایک گہری سانس بھری.

اس نے اب اسکے گال پر پر شدت لمس چھوڑا تو ازمہ کے گال دہک اٹھے۔۔وہ خود میں سمٹی اسکے سہارے کھڑی تھی۔

چہرے پہ مرے زلف کو پھیلاؤ کسی دن
کیا روز گرجتے ہو برس جاؤ کسی دن

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رازوں کی طرح اترو مرے دل میں کسی شب
دستک پہ مرے ہاتھ کی کھل جاؤ کسی دن

پیڑوں کی طرح حسن کی بارش میں نہالوں
بادل کی طرح جھوم کے گھر آؤ کسی دن

Posted on Kitab Nagri

خوشبو کی طرح گزرو مری دل کی گلی سے
پھولوں کی طرح مجھ پہ بکھر جاؤ کسی دن

گزریں جو میرے گھر سے تو رک جائیں ستارے
اس طرح مری رات کو چمکاؤ کسی دن

میں اپنی ہر اک سانس اسی رات کو دے دوں
سر رکھ کے مرے سینے پہ سو جاؤ کسی دن

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted on Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اس نے جذب کے عالم میں غزل پڑھی۔باہوں کا گھیرا تنگ ہوتا گیا۔

"اب آپ کو میں شاید اچھا لگ رہا ہوں وائفی۔"اسکے لبوں کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی مسکرانے لگی۔

"بہت۔۔۔!"ازمہ نے دل میں کہا۔۔

اس نے اپنی گھنگھور سیاہ پلکوں کی جھالر آنکھوں پر گرادیں۔۔اسکا حیا آمیز انداز ہی ادیان کو متوجہ کرتا تھا۔

"گھر چلیں کافی رات ہوگئی ہے۔۔۔!"ازمہ نے سر اٹھا کے دیکھا۔

"ابھی تو آئے ہیں۔اتنی طویل مسافت کے بعد تو چند سکون کے لمحے میسر ہوئے ہیں۔جینے دیں انہیں۔رات ہے تب بھی آپ محفوظ پناہوں میں ہیں۔"اس نے ازمہ کا ہاتھ پکڑا اور ساحل پر چلنا شروع کر دیا۔ازمہ بھی اسکی سنگت میں اسکے ہمقدم ہوئی۔

"آپ میرے سامنے چپ کیوں ہو جاتی ہیں۔۔؟؟میں سچ میں خوبصورت لڑکیاں نہیں کھاتا۔۔"

"مجھے رشتے بنانے سے ڈر لگتا ہے ادیان۔یہ رشتے انسان کو کمزور کر دیتے ہیں۔ہم ان پر انحصار کرنے لگتے ہیں اور پھر یہی رشتے ہم سے بچھڑ جاتے ہیں۔اکیلا کر دیتے ہیں۔وہ پل بہت اذیت ناک ہوتے ہیں۔"ادیان کو اسکا

Posted on Kitab Nagri

لفظ لفظ دل میں اترتا محسوس ہوا۔۔وہ بھی یونہی تنہا تھا۔وہ ایک ہی کشتی کے سوار تھے فرق صرف اتنا تھا کہ ازمہ ابھی تک اپنے ماضی کو بھلا نہیں پائی تھی جبکہ ادیان نے اپنی ماضی کو فراموش کر دیا۔

"آپ زندگی کو ایک موقع دے کر تو دیکھیں۔اپ کے والدین کی اتنی ہی عمر لکھی تھی۔جو گزر گیا وہ گزر گیا اسکے بعد جو حاصل ہوا اسکا شکر ادا کریں۔ہم ماضی کی سوچوں کے ساتھ حال میں رہتے ہیں۔

میں آپ کا ہمسفر ہوں آپ کا دوست۔۔آپ اچھا بتائیں آپ کو پڑھائی کا شوق ہے۔آپ میری طرف سے کنٹنیو کر سکتی ہیں۔"

"میں فیشن ڈزائینگ پڑھ رہی تھی۔۔مجھے بہت شوق ہے فیشن ڈزائینگ کا۔میرے پاس اپنے بنائے ہوئے ڈزائین ہیں۔۔"وہ جوش سے بولی۔وہ دونوں چھوٹی موٹی باتیں کرتے جا رہے تھے۔ناجانے کتنا وقت گزر گیا۔ادیان کو خیال جب آیا تب سورج کی پہلی کرن نکل پھوٹ چکی تھی۔

ادیان نے صبح کا احساس کرتے واپسی کی واہ لی۔ازمہ کی آنکھیں نیند سے بوجھل تھی۔اس نے ادیان کے کندھے پر بائک پر بیٹھتے ہی سر ٹکا دیا۔

سورج کی کرنیں چار سو پھیلنے لگی۔ادیان کی بائک سڑک پر رواں دواں تھی کہ کچھ گاڑیاں اسکے تعاقب میں آتی دکھائی دی۔

ادیان کو شدت کے ساتھ اپنی غلطی کا احساس ہوا۔وہ اکیلا نہیں تھا اسکے ساتھ ازمہ بھی موجود تھی۔۔

اس نے بائک کو ریس دی۔ازمہ نے مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا۔

پیچھے کسی گاڑی والے نے بائک کے ٹائر پر فائر کیا۔مقصد صرف خوفزدہ کرنا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

بائک ڈس بیلنس ہوئی تو سڑک پر رگڑتی چلی گئی۔ادیان نے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر پچھلا ٹائر پھٹ چکا تھا۔

ازمہ کی چیخیں فضا میں گونجی تھی۔نئ صبح خوشگوار ثابت نہیں ہوئی۔

ابھی تو ملن مکمل نہیں بھی ہوا تھا کہ ان دونوں کی جان پر بن آئی تھی۔ناجانے اور کتنی مشکلیں باقی تھی۔

ماہین معمول کے مطابق اٹھی تو اپنے کمرے میں فواد کی غیر موجودگی کا احساس ہوا۔وہ کتنے ہی دن اب گھر سے غائب رہنے لگا تھا۔ماہین نے سر جھٹکا اور کسملندی سے اٹھ کر بال باندھتی نائٹ ڈریس میں اپنے کمرے سے نکلی۔ وہ سلک کے بنک نائٹ ڈریس میں ملبوس اپنے گاؤن کی ڈوریاں کستی سڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔گھر میں کچھ غیر معمولی خاموشی تھی۔اس ملازم کو آواز دی مگر ہنوز خاموشی تھی۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ گھر میں کوئی ملازم موجود نہیں تھا۔وہ حیرت زدہ سی لاؤنج کی جناب بڑھی۔سامنے کا منظر انتہائی غیر متوقع تھا۔دل میں کہیں درد سا جاگا۔وہ اسکا شوہر ہو کر کسی اور کے ساتھ موجود ہنس ہنس کر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

چاہے یہ شادی اسکی دولت کیلئے کی لیکن وہ سمجھتی تھی کہ اس میں ہی کوئی بات ہے جو فواد نے اسے چنا۔آج وہ خود دم بخود رہ گئی۔فواد ایک کم عمر لڑکی کے ساتھ کاؤچ پر بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا۔وہ لڑکی فود کے بے حد نزدیک بیٹھی کھکھلانے لگی۔ماہین نے اپنے تاثرات پر قابو پایا اور برق رفتاری سے اس لڑکی کو کاؤچ پر سے دھکا دیا جس کے نتیجے میں وہ بہت بری طرح فرش پر گری۔فواد اپنی جگہ سے اٹھا۔اس نے بغیر کسی کا لحاظ کئے ماہین کو ایک تھپڑ جڑ دیا۔

Posted on Kitab Nagri

ماہین نے بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔اسے آج تک کسی نے پھول کی چھڑی تک سے نہ چھوا تھا۔وہ تو اپنے گھر کی لاڈلی چھوٹی بیٹی تھی۔۔وہ لڑکی اٹھ کر روتی ہوئی اپنا بازو سہلانے لگی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted on Kitab Nagri

"ہاؤ ڈیئر یو۔۔تم اس کل کی آئی لڑکی کیلئے مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے۔باہر تم کتنا ہی منہ مارتے رہے میں نے کچھ نہیں کہا لیکن آج بس ہو چکی ہے۔ابھی کے ابھی دفع کرو اس لڑکی کو یہاں سے میں ایک پل بھی اسے اپنے سامنے اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گی۔اس تھپڑ کا بدلہ تمہیں چکانا ہو گا مگر ابھی اس لڑکی کو چلتا کرو۔۔"ماہین نے جب اسے ٹس سے مس ہوتے نہیں دیکھا تو خود ہی اس لڑکی کی جانب بڑھ کر اسے گھسیٹنے لگی۔

فواد نے اس لڑکی کا ہاتھ ماہین سے چھوڑوایا اور تیز آواز میں دھاڑا۔

"بس ماہین۔۔۔اب میں اور برداشت نہیں کروں گا تمہاری بد تمیزیاں۔۔یہ تھپڑ تم ڈیزرو کرتی ہو۔یہ کل کی آئی لڑکی نہیں مسز فواد ہے۔اس گھر سے کوئی جائے گا تو وہ یہ نہیں تم ہو۔۔"اس نے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی۔

"مسز فواد۔۔۔۔!"ماہین جیسے صدمے میں تھی۔

"ہاں مسز فواد۔۔۔تم جیسی بیوی سے لاکھ درجہ بہتر ہے یہ لڑکی۔۔تم سے مجھے اولاد کی خوشی تک نصیب نہیں ہوئی۔۔"وہ تلخی سے گویا ہوا۔

"بے اولادی کی وجہ تم بھی تو ہو سکتے ہو۔کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لو۔ابھی طلاق دو اس لڑکی کو ۔تمہیں جتنی رنگ رلیاں منانی ہے مناؤ مگر مسز فواد صرف ایک ہی رہے گی یعنی میں۔"وہ تقریبا چلائی تھی۔

"تم اب میری بیوی نہیں ہو۔میں نے ڈائیورس پیپر سائن کر دیئے ہیں۔۔۔تمہیں تمہاری زندگی مبارک ہو۔طلاق کی صورت میں یہ گھر اور ایک ٹیکسٹائل مل تمہارے نام کر دی ہے۔اب تم میرا پیچھا چھوڑ دو پلیز۔میں اپنی زندگی جینا چاہتا ہوں جو تم جیسی عورت کے ساتھ میں نے برباد کی ہے۔تم جیسی عورت کبھی نباہ نہیں کس سکتی۔"وہ اسکی بات کو خاطر میں لائے بغیر بولا اور کچھ دیر بعد طلاق اور پراپرٹی کے کاغذ ساتھ لیے لوٹا۔

Posted on Kitab Nagri

ماہین حیرت زدہ تھی کیونکہ اس نے تو ساری زندگی فواد کی دولت پر عیش کرنے کا سوچا تھا جب ہی طلاق کی صورت میں اتنا کچھ اپنے نام کرنے کی شرط رکھی تھی۔اسکے سارے داؤ بیکار جا رہے تھے۔وہ اشتعال میں فواد کی جانب بڑھی اور اسکا کالر دبوچا۔

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔یہ کاغذ کوئی معنی نہیں رکھتے۔۔تم مجھے ایسے نہیں چھوڑ سکتے۔۔میں تمہیں برباد کر دوں گی۔۔۔"وہ ابھی چلا ہی رہی تھی کہ فواد نے اسکا بازو دبوچ کر اسے پیچھے دھکیلا

"تم ایسے بیہیو مت کرو جیسے تمہیں مجھ سے عشق ہے۔تمہاری مطلوبہ دولت تمہیں مل رہی ہے۔شکر کرو یہ بھی میں تمہارے نام کر رہا ہوں ورنہ تمہیں دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیتا اور تم کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔"وہ پھنکارا۔ماہین کی لہو چھلکاتی آنکھیں بہت کچھ بیان کر رہی تھی۔

اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگاتی ہنس رہی تھی۔

"ڈیئر ہی وہ کیا ہے نہ کہ میں پریگنینٹ ہوں۔۔۔اور جس بے اولادی کا طعنہ تم دے رہے ہیں۔وہ سراسر غلط ثابت ہوا ہے۔تم تو جانتے ہی ہو گے کہ اب طلاق نہیں ہو سکتی اسلئے تم چاہو یا نہ چاہو کچھ کر نہیں سکتے۔۔۔آخر ہمارے بے بی کو ماما بابا دونوں کا پیسر نصیب ہونا ضروری ہے نا۔۔۔"وہ بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔فواد کا سکون ہنوز برقرار تھا۔وہ ایک قدم اسکے مقابل آیا۔

"ڈیئر وائف میں کیسے یقین کر لوں کہ یہ بچہ میرا ہی ہے؟؟؟تم کس کس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی ہو اسکا اندازہ تمہیں ہے۔کسی کا گناہ تم میرے پلے نہیں باندھ سکتی۔۔چلو یقین کر بھی لوں پھر بھی مجھے تم جیسی عورت سے اپنا بچہ نہیں چاہیئے جو اسے بھی اپنے جیسا بنا لے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

تم سمجھتی ہو کہ اولاد کی وجہ سے میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا تو یہ غلط فہمی دل سے نکال دو۔۔۔جب تک یہ بچہ پیدا نہیں ہو جاتا تم میرے نام پر جتنے عیش کرنے ہیں کر لو لیکن بچہ پیدا ہوتے ہی میں تمہیں طلاق کے کاغذات بھجوا دوں گا۔تم سب کچھ رکھ لو یہ پراپرٹی یہ بچہ لیکن میری جان چھوڑ دو پلیز۔۔۔"فواد سفاکی سے بولا اور اپنی دوسری بیوی کا ہاتھ تھامے وہاں سے واک اوٹ کر گیا۔پیچھے ماہین چیختی چلاتی رہی لیکن بے سود۔

ماہین کو کچھ دن پہلے ہی اپنی حالت کا پتا چلا تھا اور وہ جلد از جلد ابارشن کروا دینا چاہتی تھی فواد کو بتانے سے پہلے۔اسکے نزدیک بچہ اسکے پیروں کی بیڑیاں تھا۔مگر آج اسی بچے کا نام لے کر اس نے فواد کو بلیک میل کرنا چاہا تھا۔اسے ڈاکٹر نے ابارشن کے نتائج میں اسکی موت کا خطرہ بتایا تھا۔اب کیسے بھی کر کے اس اس بچے کو دنیا میں لانا تھا۔وہ اپنی جان پر رسک لینے کو تیار نہ تھی۔ماہین کے پیروں میں پراپرٹی کے پیپر پڑے تھے جنہیں وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔یہ سب اسے نے ایسے نہیں سوچا تھا۔۔

اپنا نقصان اسے صاف نظر آنے لگا۔۔۔۔بے حسی کا خول ٹوٹ چکا تھا۔آج اسکے پاس سب تھا سوائے رشتوں کے جسے اس نے گنوا دیا تھا اپنی نااہلی کی وجہ سے۔

اسے سنبھالنے والا چپ کروانے والا کوئی نہیں تھا۔زندگی کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔۔وہ تنہا اس گھر میں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اپنی کم مائیگی کا احساس دل میں جاگا تھا۔

یہ بے جان چیزیں جو اسے کل تک خوشی دیتی تھی آج وہی چیزیں اسے اپنے اکیلا ہونے کا احساس کروانے لگی۔ساری زندگی کا منظر ایک ایک کر کے اسکے سامنے چلنے لگا۔اپنا بچپن اور جوانی پھر اسکا بھاگ جانا۔نا جانے اسکے ماں باپ کس حال میں تھے۔۔اسکی آنکھیں دھندلانے لگی۔زندگی کا حاصل خاک ہو گیا اور موت مشکل۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

محبت روٹھ جائے جب

تو پھر رسم دعا کیسی

ملن کی التجا کیسی!

بھنور میں ڈوبتی کشتی پہ

ساحل کی تمنا کیا

اکھڑتے سانس ہوں تو

زندگی کی آرزو بھی کیا

جو منزل کھو چکی ہو....!

اسکی پھر سے

جستجو بھی کیوں؟؟

رضائے دوست پر اچھا

سرِ تسلیم خم کرنا

سسکنے سے یہی بہتر ہے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ناامید ہی مرنا!

مگر دل نے تمہیں

کس واسطے سے یاد رکھا ہے

تمہیں کیوں شاعری میں

آج تک آباد رکھا ہے!

ابھی تک میں نے کیوں

خود کو بہت برباد رکھا ہے

ہوا کے دوش پر کیوں

نغمہء فریاد رکھا ہے!

جدائی دینے والے...

آشنائی کی قسم تم کو!

تمہاری بے وفائی،

کج ادائی کی قسم تم کو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

مجھے اتنا بتا دینا....!

وفا کی، چاہتوں کی

مشعلیں کیسے بجھاتے ہیں؟

نشاں، کیسے مٹاتے ہیں؟

بھلانا ہو جنہیں، ان کو!

بھلا کیسے بھلاتے ہیں؟

اکیلے بستر پہ لیٹے اسے ناجانے کتنے ہی پل گزر گئے تھے۔۔صفیان کا دل دکھا کے وہ خود بھی بے چین سی کروٹیں بدلنے لگی۔ نیند جیسے آنکھوں سے روٹھ سی گئی۔ آنکھوں کے سامنے بار بار اسکی شکوہ کناہ نگاہیں اسکا دل بے قرار کرنے لگی۔۔اسکی سرگوشیاں،، منمنانیاں ایزل کو یاد آرہی تھی۔۔اس نے اپنا موبائل نکالا اور صفیان کی پروفائل میں سے اسکی پک کو غور سے دیکھنے لگی۔سیاہ سوٹ میں ملبوس وہ سنجیدہ سا کھڑا اپینٹ کی جیب میں ہاتھ اڑسے سمندر کو دیکھ رہا تھا۔۔

ایزل نے اسکی تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔اسکے ایک ایک نقش کو چھوتے اسکے گال دہکنے لگے۔۔دل سو کی رفتار سے دھڑکنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

"اتنے سے اچھے نہیں لگتے مجھے۔۔۔!!"اس نے ناک چڑا کے انگلی سے چٹکی کا اشارہ کیا۔۔

اتنے شاندار آدمی کی محبوب بیوی بن کے وہ خود پہ نازاں تھی۔۔صفیان کا دیوانہ پن یاد آتے ہی چہرے پر لالی چھائی پھر اسکی ناراضگی نے آنکھوں میں آنسو بھر دیئے۔

وہ چاہ کے بھی اپنے گھر والوں اور صفیان میں سے کسی ایک کا انتخاب نہیں کر سکتی تھی۔۔

"میرے اینگری سویٹ مین۔۔۔۔صرف میرے۔"ایزل نے اسکی تصویر کو فلائنگ کس دی اور خود شرماتے ہوئے تکیے میں منہ دے دیا۔کھڑکی کے اس پار کھڑا صفیان سیخ پا ہوا۔اسکے دیدار کی خاطر وہ یہاں موجود تو تھا مگر وہ ناراضگی جتانے کی خاطر اسکا نیند میں جانے کا منتظر تھا۔

"اپنے اینگری سویٹ مین کی تصویر پہ محبتیں نچھاور ہو رہی ہے اور جب جیتا جاگتا تمہارے سامنے موجود ہوں گا تو یہ پیار کے مظاہرے دور جا سوتے ہیں۔۔واہ میری چوزی۔۔۔"اس نے خیالوں میں ایزل کو مخاطب کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایزل نے لب کچلتے تکیئے سے منہ نکالا۔گالوں پہ بکھری لالی صفیان کو بے خود کرنے لگی۔

"اینگری بھی ہیں اور سویٹ بھی۔۔۔غصہ کرتے ہیں تو اتنا ہو جاتے ہیں۔میرا دل کانپ جاتا ہے۔جب پیار کرتے ہیں تو بھی میری دھڑکنیں بے شمار بار ایک لمحے میں دھڑکتی ہیں۔۔"اسکا ذکر کرتے ہوئے ایزل کو اسکی بے رخی یاد آنے لگی۔۔

Posted on Kitab Nagri

آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔۔ کھڑکی کے اس پار کھڑے صفیان نے لب بھینچ لئے۔وہ اپنا ناراضگی برقرار رکھنا چاہتا تھا۔

کیا تھی یہ لڑکی۔۔۔؟؟ کوئی جادوگر یا اس جادوگر کی چڑیا جس میں جادوگر کی جان قید ہو۔۔

کچھ ہی بعد روتے روتے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔ آدھی رات گزرنے کے بعد کوئی اسکے کمرے کی کھڑکی سے اندر داخل ہوا۔صفیان نے کھڑکی بند کی اور اسکے سرہانے بیٹھ گیا۔ناراضگی اپنی جگہ مگر وہ اپنی لٹل اینجل کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔۔

بے بی کلر سے رنگا کمرہ نفاست سے سیٹ تھا۔ایک شیلف میں اسکے سرٹیفیکیٹ شیلڈ سجی تھی۔۔

کمفرٹر میں دبکی وہ تکیئے کو سینے سے لگائے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔چہرے پر الوہی معصومیت کی چمک تھی۔اس نے دھیرے سے ایزل کے رخسار پہ اپنا ہاتھ پھیرا۔آنسو کے مٹے مٹے نشانوں پر صفیان نے بے قرار ہوتے اپنا لمس چھوڑا۔۔وہ ہلکا سا کسمسائی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جب کوئی اپسرا میرے تصور میں آتی ہے

پھر تیرے حسن و جمال کی توصیف کرتا ہوں

Posted on Kitab Nagri

صفیان نے خونخوار نظروں سے اپنے اور ایزل کے درمیان حائل تکیئے کو دیکھ۔۔تکیئے کو جارحانہ انداز میں زمین بوس کیااور خود اسکا سر سینے پر ٹکایا۔

"لٹل اینجل اتناشوق تھااپنوں کے پاس آنے کالیکن سکون تمہیں صرف میری پناہوں میں ملے گا۔۔۔اپنے جذبات اشکارنہ بھی کروجب بھی میں اس دل کا حال جانتاہوں۔۔تمہارے لئے ایک بار پھر ادیان کے سامنے جھک جانے کو تیار ہوں۔۔اس سے منت تک کرنے کو تیار ہوں۔۔"ایزل کے بالوں میں منہ دیئے اسنے گہرا سانس خارج کیا۔۔حصار کو مزید تنگ کرتے صفیان نے اپنی آنکھیں موندی۔وہ اسکے اٹھنے سے پہلے یہاں سے چلے جاناچاہتا تھا۔۔

پھر حریف بہار ہو بیٹھے

جانے کس کس کو آج رو بیٹھے

تھی مگر اتنی رائیگاں بھی نہ تھی

آج کچھ زندگی سے کھو بیٹھے

تیرے در تک پہنچ کے لوٹ آئے

عشق کی آبرو ڈبو بیٹھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ساری دنیا سے دور ہو جائے

جو ذرا تیرے پاس ہو بیٹھے

نہ گئی تیری بے رخی نہ گئی

ہم تری آرزو بھی کھو بیٹھے

"ادیان ن ن ن۔"بائک کے لڑکھڑانے کے ساتھ ہی ازمہ کی چیخ بلند ہوئی۔بائک گھسیٹتی ہوئے روڈ سے جارہی تھی۔ادیان نے توازن برقرار رکھنے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔

بائک کے ساتھ وہ دونوں بھی زمین بوس ہوئے۔ادیان نے اسکا مضبوطی سے پکڑا مگر بائک کے گرنے کے ساتھ ان دونوں کا ساتھ چھوٹ گیا۔ازمہ بل کھاتی پیٹ کے بل روڈ پر گری۔بائک اسکے اوپر گری جبکہ ادیان اس سے کچھ دور زمین بوس ہوا۔

بائک کے ہینڈل کا ٹوٹا ٹکرا ازمہ کے پیٹ میں گھس گیا۔اسکے آنتوں کو چیرتا وہ اندر چلا گیا۔ازمہ تکلیف اور خود پر موجود وزن سے دوہری ہوتی چیخ برآمد ہوئی۔

اسکی چیخ صبح میں چڑیاؤں کی چہچہاہٹ کے ساتھ گونجی۔۔سورج اپنی نارنگی شعائیں سمیٹے نکل رہا تھا۔۔آسمان پر روشنی چھارہی تھی لیکن جیسے کسی کی زندگی نئی صبح کا سورج دیکھنے کیلئے نہیں بچی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان کے ہاتھ میں خراشیں اور پیر میں زخم آیا۔ اسکا سر چکرا گیا لیکن ازمہ کا خیال آتے ہی وہ سرعت سے اٹھ کے دوڑا۔۔ سیاہ مٹی میں اٹی شرٹ اور اپنے زخم سے بے پرواہ وہ سڑک پر بھاگ رہا تھا۔

بائک کے نیچے دبے ہونے کی وجہ سے ازمہ چھپ چکی تھی۔۔ وہ چنگھاڑتی دھاڑ سے سب جیسے ساکت ہو گیا۔

"ازمہ۔۔۔۔۔۔۔!" وہ ارد گرد دیوانہ وار دیکھنے لگا۔۔

ان پر حملہ کرنے والی گاڑیاں رک چکی تھی۔ گاڑی میں بیٹھا جمشید مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ اسکی بے بسی دیکھنے لگا۔۔ کوئی اب تک ان گاڑیوں سے نہیں اترا۔

"ادیان۔۔۔۔۔۔!" ازمہ کی کراہتی آواز پر وہ متوجہ ہوا اور بائک کی جانب آیا۔ بائک کو اٹھا کر اس سے دور پھینکا۔۔ ازمہ کے پیٹ سے خون رس رس کر جمنے لگا تھا جبکہ آنکھوں میں اذیت رقم تھی۔۔ ادیان نے اسے ٹٹول کر زخموں کا معائنہ کیا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جمشید اپنی گاڑی سے اترا اور گارڈ کو بھی اترنے کا اشارہ کیا۔ ادیان ابھی صرف ازمہ کی جانب متوجہ تھا۔ اسے ارد گرد کا ہوش نہیں تھا۔ ازمہ نے اپنا خون آلود ہاتھ ادیان کے چہرے پر موجود داڑھی پر پھیرا۔۔ یہی بات اسکے لئے کافی تھی کہ ادیان محفوظ تھا۔ اس نے دعاؤں میں بھی اپنی عمر ادیان کیلئے مانگی تھی۔ اسکا مسیحا اور غمگسار۔۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ جو محبت کے مطلب سے نا آشنا تھی آج محبت کی حقیقت کھل کر اشکار ہوئی بھی تو کب۔۔۔۔جب وہ موت کے دہانے پر کھڑی دیدار یار سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔

ادیان نے اسے کمر سے تھام کے سیدھا کیا۔اسکی جیکٹ اتار کر اچھالی۔بکھرے حلیئے اور زخموں سے چور وہ ادیان کا ضبط آزما رہی تھی۔اسکی آنکھوں میں خون اترنے لگا۔۔زخم کافی گہرا تھا جسکا اندازہ وہ اسکی کہراتی آواز سے کر سکتا تھا۔بھوری آنکھوں سے اشک رواں ہونے لگے۔۔

ادیان بے قرار سا اسکی جانب جھکا۔۔وہ کچھ بولنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

"میں آپ سے بہہہت..!!!!"بولتے بولتے وہ تکلیف سے نڈھال ہوتی ادیان کے سینے پر سر ٹکا گئی۔ادیان کی آنکھ سے ایک آنسو بے مول ہوا۔۔۔حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔۔۔

"شششش بس چپ رہو کچھ مت کہیں۔۔!میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ابھی تو خوشیوں نے ہمارے گھر کا راستہ دیکھا ہے۔اتنی جلدی سب ختم نہیں ہو سکتا۔۔"اسکی آواز شدت جذبات سے رندھ گئی۔آج ہی دل میں محبت کی کونپل کھلی تھی۔دل کسی اور لہہ پر دھڑکا تھا۔اتنی جلدی ہر جگہ صف ماتم بچھ گیا۔

"آج تو کہ لینے دیں ادیان۔۔آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔بے انتہا اور لا محدود محبت۔۔"اسکی آنکھوں میں محبت کا جہاں آباد تھا۔آنسو مسلسل چہرے بھگوتے ادیان کے سینے پر گرے۔

Posted on Kitab Nagri

"میں اگر نہ بھی رہی پھر بھی آپ میں ہمیشہ زندہ رہوں گی۔۔۔"وہ بمشکل اٹکتے ہوئے بولی تو وقت جیسے تھم سا گیا۔کئی سال پہلے ایک عورت نے اسے ٹھکرایا تھا پھر جیسے اس نے خود پر خول چڑھالیا تھا اور آج کسی اور عورت نے اسکے خول کو محبت سے توڑ دیا۔

ماہین کی بے وفائی نے اسکی نم کی توازمہ کی بے پناہ محبت نے آج ان آنکھوں کو پھر سے نم کر دیا۔۔

"میرے ساتھ زندہ رہیں گی آپ۔۔۔سنا آپ نے آپ کو زندہ رہنا ہو گا۔۔میرے لئے۔ورنہ میرا وجود بھی بے وجود ہو جائے گا۔۔"وہ غرایا۔۔ایک آنسو ادیان کی آنکھ سے گر کر اسکی داڑھی میں جذب ہوا۔۔

آج تک ہم کو قلق ہے اسی رسوائی کا

بہہ گئے تھے جو بچھڑنے پہ ہمارے آنسو

میرے ٹھہرے ہوئے اشکوں کی حقیقت سمجھو

کر رہے ہیں کسی طوفاں کے اشارے آنسو

اس قدر غم بھی نہ دے کچھ نہ رہے پاس مرے

ایسا لگتا ہے کہ بہہ جائیں گے سارے آنسو

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دل کے جلنے کا اگر اب بھی یہ انداز رہا

پھر تو بن جائیں گے اک دن یہ شرارے آنسو

میرے ہونٹوں کو تو جنبش بھی نہ ہو گی لیکن

شدت غم سے جو گھبرا کے پکارے آنسو

میری فریاد سنی ہے نہ وہ دل موم ہوا

یوں ہی بہہ بہہ کے مرے آج یہ ہارے آنسو

ازمہ نے سیاہ گھنگھور پلکوں کی جھالر آہستہ آہستہ اپنی آنکھوں پر گرالی۔ادیان کو اس منظر کو دیکھ کر مبہوت رہ جاتا تھا آج جھنجھوڑ کر اسکی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ادیان نے چہرہ تھپتھپا کر اسے اٹھانا چاہا مگر بے سود۔۔اس دیوانے کی دیوانگی کا عالم سہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتی تو فوراا ٹھا جاتی۔۔گاڑی سے اترتے کچھ لوگ ان کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔دو گاڑیوں میں سے چھ گارڈ اور جمشید نکلا۔ادیان اسے دیکھ کے پہچان۔گیا۔وہ ازمہ کا باس تھا۔

اس نے ازمہ کا سر اپنی گود سے اٹھا کر رکھا۔۔وہ خون آلود نظروں سے جمشید کو دیکھنے لگا۔

Posted on Kitab Nagri

اسے بس ازمہ کی فکر تھی جسے فوری طبی امداد کی ضرورت تھی۔وہ ان لوگوں سے بعد میں بھی نپٹ سکتا تھا۔

"تم میرے آگے کل کے بچے ہو۔کیا سمجھے تھے کہ سونے کی چڑیا لے اڑو گے تو میں ہاتھ ملتا رہ جاؤں گا۔اب اس ننھی چڑیا کا حال تمہارے سامنے ہے۔۔بچاری کتنی بے جان اور لاچار ہے۔"جمشید نے تاسف سے ازمہ کے بے ہوش وجود کو دیکھا۔۔

ادیان جیل کی سی تیزی سے اسکی جانب لپکا اور اسکا کالر دبوچا۔۔

"بیوی ہے میری۔۔۔تم جیسے لوگ ہی کرائے کے غنڈوں کی مدد سے حملہ کرنا جانتے ہو۔۔کبھی اکیلے وار کرنے کی ہمت جو نہیں ہوئی۔اتنی ہمت تھی تو مرد بنتے مجھ سے لڑتے لیکن اس معصوم کو بیچ میں کیوں گھسیٹا۔۔"وہ غرایا۔۔جمشید ایک پل کیلئے خوفزدہ ہوا لیکن اپنے گارڈز کی موجودگی میں ہمت کرتے ہوئے بول اٹھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ کیا ہے کہ ابھی تم میرے رحم و کرم پہ ہو۔میں چاہوں تو تمہیں بھی مار دوں مگر نہ۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔۔پل پل تڑپتے دیکھنا چاہتا ہوں۔بات صرف اس لڑکی کی نہیں ہے۔یہ لڑکی اب میرے کسی کام کی نہیں رہی۔تم نے میرے غیر قانونی اڈے پر ریڈ کروائی ہے۔۔تمہاری

Posted on Kitab Nagri

وجہ سے جتنا نقصان مجھے اٹھانا پڑا اسکا خمیازہ تمہیں بھگتنا ہو گا۔ دیکھو تمہارے سامنے تمہاری بیوی زندگی کی بازی ہار رہی ہے اور تم کتنے بے بس ہو۔ میرا بھی تم نے لاکھوں کا نقصان کیا ہے انسپیکٹر۔۔

بچالو اپنی بیوی کو لیکن اسے بچانے میں تمہاری وردی کام نہیں آئے گی۔" وہ مکروہ ہنسی ہنسا۔۔ ادیان نے اسکے چہرے پر کھینچ کے مکا مارا۔ جمشید کی ناک سے خون جاری ہو گیا۔

ارد گرد موجود گارڈز نے اس پر گن تان لی تھی۔۔

"اپنی بیوی کو تو میں بچا ہی لوں گا۔ میری ہمت کا مظاہرہ تم دیکھ چکے ہو۔ تمہارے ان کتوں سے نہیں ڈرتا۔ ابھی ایک کال کی دیر ہے اور جو تمہارا دوسرا شراب کا اڈا ہے وہ بھی ہاتھ سے جائے گا۔۔" وہ تمسخرانہ انداز میں گویا ہوا۔

جمشید کو اپنی فکر لاحق ہوئی تھی۔ وہ مزید نقصان برداشت نہیں کر سکتا تھا اسلئے سنبھال کر بولا۔۔ گارڈز نے اپنے مالک کا اشارہ پاتے ہی گنز نیچے کیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادیان بے خوفی سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا۔۔

"ٹھیک ہے ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔ میں تمہیں یہاں سے جانے دیتا ہوں پر تم پھر میرے کاروبار سے دور رہو گے۔ یقین ہے کہ تم اپنی بات سے نہیں پھرو گے ورنہ تمہاری بیوی جو چند سانسیں لے رہی ہے اس سے بھی جائے گی۔۔ شاید اب تک بچاری امداد نہ ملنے کی صورت میں مر بھی گئی ہو۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ادیان نے ایک بے بس نگاہ اپنی متاع جان پر ڈالی۔ اس نے جمشید کو بعد میں مزا چکھانے کا ارادہ کیا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔ اپنے گارڈز کو کہو مجھے باحفاظت اسپتال تک چھوڑ آئیں۔" اسکا لہجہ خطرناک حد تک سپاٹ تھا۔ دل میں صرف ازمہ کا خیال اسے جھنجھوڑنے لگا۔۔

وہ اس وقت جوش سے کام نہیں لینا چاہتا تھا۔۔ پہلے ہی ازمہ کی جان اسکی لاپرواہی کی وجہ سے خطرے میں تھی۔

"چلو آج ایک بات ثابت ہو گئی۔۔۔ محبت کیلئے انسان سمجھوتے کر لیتا ہے۔ سمجھوتا نہ کرے تو محبت ہار جائے۔۔ بڑی عجیب چیز ہے یہ محبت بھی انسان کو بے بس کر دیتی ہے۔۔ اسے وہ سب کروانے پر مجبور کر دیتی ہے جو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا۔۔" جمشید کی نگاہ ادیان پر ٹکی تھی جو شکستہ قدم اٹھاتے ازمہ کی جانب جا رہا تھا۔۔ ادیان نے ازمہ کے بے ہوش وجود کو باہوں میں بھرا۔۔ ازمہ کے بھینچے ہوئے ہونٹ جن پر کچھ دیر پہلے مسکراہٹ تھی اسے اذیت میں مبتلا کرنے لگے۔۔ اسکے پیٹ پر لگ گہرے کٹ سے خون رس رہا تھا۔ اسکی خواہش تھی کہ وہ سرخ رنگ میں ملبوس اسکے سامنے آئے لیکن یوں خون میں رنگی ہو گی ایسا اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

اسکا خون ادیان کی شرٹ داغدار کر گیا۔ وہ بے جان سی دھیمے سانس لینے لگی۔۔ اسکی آتی جاتی سانسیں ہی ادیان کی ہمت باندھے ہوئے تھی ورنہ وہ اونچا لمبا مرد یہیں پھوٹ پھوٹ کر رو دیتا۔۔

Posted on Kitab Nagri

کہیں امید باقی تھی کہ شاید وہ بچ جائے۔اسکی محبت کو زندگی دے۔وہ محبت جو ادیان کو کرنا اس نے سکھائی تھی۔وہ محبت جسے ادیان نے دفن کیا لیکن آج وہی محبت سینا تان کے اسکے سامنے کھڑی تھی۔

ادیان اسے لئے جمشید کی ایک گاڑی کی جانب بڑھا۔گارڈز نے اسکے لئے دروازہ کھول دیا۔ایک گارڈ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ادیان نے پچھلی سیٹ پر احتیاط سے ازمہ کو لٹایا اور خود بھی بیٹھ گیا۔ازمہ کا ڈھلکتا سر اسکی گود میں تھا۔۔

"آئی سیڈ جلدی گاڑی چلاؤ۔۔۔۔!کسی بھی قریبی اسپتال میں چلو۔"ادیان دھاڑا تو گارڈز نے برق رفتاری سے گاڑی بھگائی۔

پیچھا کھڑا جمشید شاطرانہ مسکرایا۔اسے یقین نہیں تھا کہ ادیان اتنی جلدی مان جائے گا۔۔اپنا کوٹ جھاڑتے وہ بھی اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا۔

سنسان روڈ پر زناٹے دار آواز کے ساتھ گاڑیاں ایک کے پیچھے ایک جانے لگی۔۔روشنیاں چار و سو پھیل چکی تھی۔اندھیری رات جتنی خوشگوار رہی اسکی نئی صبح اتنی ہی قیامت خیز تھی۔

Posted on Kitab Nagri

اسپتال کے سامنے گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔۔ گاڑی میں موجود گارڈز حیران سے اس اونچے لمبے مرد کی بکھری حالت دیکھ رہے تھے جو بمشکل خود کو سنبھالے ہوئے تھا۔ بکھرا احلیاء بپھرے ہوئے شیر کی مانند اپنی قیمتی متاع جان کو سنبھالے۔۔ آنکھیں طیش کی سرخی سے لال۔۔

وہ گاڑی کا دروازہ کھول کے اترا۔ ازمہ کے بے جان وجود کو باہوں میں بھرے وہ اسپتال کے اندر داخل ہوا۔۔

"ڈاکٹر کہاں ہے۔۔۔؟؟؟؟ جلدی بلائیں ڈاکٹر کو۔۔! گو فاسٹ۔۔۔" وہ تقریبا دھاڑا۔۔ ریسیپشن پر موجود اور باقی لوگ اس کے انداز سے دہل گئے۔۔

پیشنٹ کو دیکھتے ہی نرس نے گڑبڑاتے ہوئے ازمہ کو اسٹریچر پر لٹایا۔۔

"آپ کیوں شور مچا رہے ہیں۔؟؟ دیکھیں ہم اس طرح انکا علاج نہیں کر سکتے۔۔ یہ سریس کیس ہے اور معاملہ پولیس کا ہے۔" ڈاکٹر شور کی آواز سنتے باہر آیا۔۔ ڈاکٹر نے ایک نظر ازمہ کے زخمی وجود کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں کسی کی جان پر بنی ہے اور تمہیں علاج نہیں کرنا۔ ابھی کے ابھی ایڈمٹ کرو ورنہ تمہاری اسپتال بند کروادوں گا۔۔

Posted on Kitab Nagri

ایڈمٹ تو تمہیں ہر حال میں کرنا ہو گا۔۔یہ معملہ میرا ہے اور میں ہی پولیس ہوں۔۔اب بھی کوئی سوال ہے تو حوالات میں جا کر حل کر لیں گے۔۔"ادیان نے اپنا آئی ڈی نکال کر ڈاکٹر کے سامنے کیا تو وہ گھبراتے ہوئے معافی مانگتا اپنے اسٹاف کو گائیڈ کرنے لگا۔

ازمہ کو ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا جا چکا تھا۔ادیان کے دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب تھی۔

میں ہوں دل ہے تنہائی ہے

تم بھی ہوتے اچھا ہوتا

امید جیسے ٹوٹنے لگی۔۔امید کا سہارا تھامنے کا درس وہ دیتا آیا تھا،، آج اسی امید کو ہارنا اسکے اعصاب شل کرنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت شاید اسے راس ہی نہیں تھی،، پہلے ماہین اور اب ازمہ۔۔۔

اس نے اندر ٹرانسپیرنٹ کھڑکی سے جھانک کر وارڈ میں دیکھا۔۔ڈاکٹر کے جھرمٹ میں اسکا بے جان وجود ساکن تھا۔ایک ڈاکٹر اسکا زخم چیک کر رہا تھا تو دوسرا ڈرپ ارینج کر رہا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

اسکی متاع جان آنکھیں موندے اس دنیا سے بے پرواہ لیٹی ہوئی تھی۔ادیان نے تڑپ کے کھڑکی پہ ہاتھ پھیرا۔وہ اپنے ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھ گیا۔سب جیسے خاک ہونے کے قریب تھا۔

وہ اچھا محافظ نہیں تھا۔۔یہی سوچ اسے جکڑے ہوئے تھی۔

"کیاہوا برخوردار؟؟؟کب سے دیکھ رہاہوں

تم کشمکش میں مبتلا ہو۔۔"ایک بزرگ جو کب سے ادیان کو دیکھ رہے تھے اخر کار بول اٹھے۔

"شاید اپنی آنکھوں سے اپنی زندگی کو موت کی جانب جاتے ہوئے دیکھ رہاہوں۔سب کچھ جیسے ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسلتا جارہاہے۔یہ اذیتیں ناجانے میرے کونسے گناہوں کی وجہ سے ملی ہیں۔"
ادیان نے سر اٹھاکے انہیں دیکھتے غائب دماغی سے کہا۔

بزرگ اسکے قریب بیٹھے۔اسکی پیٹھ تھپتھائی۔۔۔

"زندگی اور موت دینے والی تو اللہ کی ذات ہے پتر پھر تو کیوں پریشان ہوتا ہے۔۔۔یہ اذیت نہیں آزمائش ہے۔تیرے صبر کی،،امید کی۔۔وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تو اس سے کس حد تک امید رکھتا ہے۔اندر جو کوئی بھی تیرا پیارا ہے۔۔۔اسکی زندگی کا فیصلہ بھی اسی پاک ذات کے ہاتھ میں ہے۔

Posted on Kitab Nagri

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔یوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔یہ ہاتھ دعا کیلئے اٹھانے پڑتے ہیں۔۔یہی دعا مقدر بدلتی ہے۔موت کو مات دے دیتی ہے۔۔دل سے مانگ کے دیکھ۔۔اسکے در پر سر کے ساتھ ساتھ دل بھی جھکا۔۔وہ ساری دعائیں سن لے گا۔مایوسی کفر ہے۔۔"

ادیان کو جیسے ان چند الفاظ سے زندگی مل گئی۔۔روشنی کی نئی کرن اس اندھیرے میں جاگی۔اسے دعا کرنی تھی۔۔دعا ہی بس ازمہ کو بچا سکتی تھی۔

"آپ کون ہیں۔۔؟؟آپ کا نام کیا ہے؟؟"ادیان انکی جانب متوجہ ہوا۔

"میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔۔میں یہیں اپنے دوست کی عیادت کیلئے آیا ہوں۔تمہارا کون پیارا مشکل میں ہے اس وقت۔۔؟"انکا چہرہ نور سے روشن تھا۔

"میرا نام انسپیکٹر ادیان علوی ہے۔۔میری بیوی زخمی حالت میں اندر ہے۔۔آپ کے الفاظ میرے لئے امید کا باعث بنے ہیں۔شکریہ۔۔"وہ مشکور نظر آنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اللہ تمہاری بیوی کو صحت و تندرستی دے۔میرے الفاظ تمہارے لئے خیر کا باعث بنے اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے۔۔میں بھی تمہاری بیوی کیلئے دعا کروں گا۔۔"

"اب مجھے اجازت دیں۔اللہ کے حضور جھک کے اب میں بھی کچھ مانگنا چاہتا ہوں۔۔زندگی میں بہت کم چیزوں کیلئے اس کے سامنے جھکا ہوں۔۔"

Posted on Kitab Nagri

ادیان اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔عبد الرحمٰن صاحب نے اسے دعا دیتے اجازت دی۔ادیان کے قدم اس وقت مسجد کی جانب تھے۔قدموں میں لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔شکست کے بجائے کچھ پانے کی امید تھی۔

قسمت نا جانے کونسا کھیل کھیلنے والی تھی۔۔۔۔

اس نے اسپتال میں موجود چھوٹی سے مسجد کا رخ کیا۔وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کئے۔۔

دعا کیلئے ہاتھ نہیں اٹھ رہے تھے۔جیسے ہمت جواب دیئے جا رہی تھی مگر آج اسے مانگنا تھا۔۔اپنے رب سے۔۔

اس نے بمشکل ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے دعا کیلئے اٹھائے۔۔

یہی عمل سب سے مشکل ہوتا ہے۔جب ہم نا امیدی کی آخری سیڑھی پہ کھڑے ہوں۔آگے کوئی منزل موجود نہ ہو۔۔ایسے میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔

کیسے مانگیں جب امید اپنے اختتام پہ ہو۔۔کچھ ٹھیک نہ ہو رہا ہو۔کیسے ہاتھ اٹھائیں جب وجود کپکپا رہا ہو۔۔آنکھوں سے اتنے آنسو بہنے لگیں کہ سارا منظر دھندلا جائے۔۔

Posted on Kitab Nagri

دعا بھی زمین میں لگانے والے بیج کی مانند ہوتی ہے۔پہلے بیج پھر اسے صبر کا پانی دینا ہوتا ہے اور پھر وہ مکمل پودا بن جاتی ہے۔ان سب میں وقت لگتا ہے اسلئے صبر کا پانی دیتے رہنا ہوتا ہے۔

کوئی بھی دعا رد نہیں کی جاتی۔۔وہ محفوظ ہو جاتی ہے۔ کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی صورت میں پورا ہونے کیلئے۔

اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے، یقیناوہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، زمین میں فساد برپانہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور اللہ ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ، یقیناً اللہ کی رحمت محسنین سے قریب ہے.(الاعراف56،55)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

(سورت آلمئو من آیت85)

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یااللہ۔۔۔۔!!" ادیان دعا میں گڑگڑایا۔۔اسکی پکار پہ اسکے اپنے آنکھ سے آنسو گر رہے تھے۔۔وہ اونچا لمبا مرد لب بھینچے رو رہا تھا۔جسکے سامنے وہ آنسو بہا رہا تھا وہ ذات تو تھی ہی رحم کرنے والی۔کرم

Posted on Kitab Nagri

کرنے والی۔۔فقط اللہ کی ذات جو اپنے بندوں کے بے شمار گناہوں کے بعد بھی اسے معاف کرتا ہے۔اپنے بندوں کی دعا سنتا ہے۔

"اللہ اپنے اس گناہگار بندے پہ رحم فرما۔۔۔" آنسو تواتر سے اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔اس سے بہتر دعا کیا ہوتی کہ وہ رحم مانگ رہا تھا۔۔اللہ رحمان اور رحیم ہے۔۔وہ اس سے رحم طلب کرنے لگا۔

"اللہ اسے زندگی دے دے میرے مالک۔۔تو ہی زندگی اور موت دینے والا ہے۔۔مجھ پہ رحم فرما۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپ لیا۔۔دل میں اطمینان اتر رہا تھا جیسے یقین ہو کہ اللہ سب سنبھال لے گا۔۔

"مجھے کن فیکون کے لفظ سے عشق ہے
زندگی میں ساری باتیں ہی اس پہ آکر رک جاتی ہیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہ اللہ جب کہتا ہے کے ہو جا تو وہ بس ہو جاتا ہے۔۔" ازمہ کی کچھ دن پہلے کہی گئی بات اسے یاد آئی تھی۔۔دنیا جیسے ساکت ہو گئی۔۔وہ کیوں پریشان ہو رہا تھا جب سب اللہ کے سپرد کر دیا تھا۔۔جسم میں بڑھتا تناؤ کم ہونے لگا۔آنسو رک سے گئے۔۔

دعا میں یقین اور صدق ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ کو ہوش آگیا تھا۔پیٹ میں زخم گہرا ہونے کی وجہ سے اسے چند دن اسپتال میں رکنے کا کہا گیا۔۔

ادیان جب دو رکعت نماز پڑھ کے واپس لوٹا تو ڈاکٹر نے ازمہ کے ہوش میں آجانے کی خبر سنائی۔۔اسے دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔وہ سرشار سا کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ دشمن جان بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہونے لگے۔صاف ستھرے کمرے کے بیچ و بیچ سنگل بیڈ تھا۔۔بیڈ کے پاس ہی ڈرپ کا اسٹینڈ تھا۔۔ڈرپ ازمہ کے ہاتھ میں لگی ہوئی تھی۔

ادیان قدم بڑھاتا اسکی جانب آیا۔اسکا ماتھا چوما تو ایک آنسو اسکے بالوں میں گر کے بے مول ہو گیا۔

"ادیان۔۔۔۔۔۔!"ازمہ کی نقاہت زدہ آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔

"جان نکال دی تقریبا آپ نے میری۔۔مجھ پہ آج ادارک ہوا کہ میری جان تو ایک چڑیا میں قید ہے جیسے جادوگر کی جان اسکے طوطے میں ہوتی ہے۔۔آپ کو تکلیف میں دیکھ کے میں پل پل مرا ہوں۔آئندہ کبھی آپ کو تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔یہ سب میری کوتاہی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔اس خدا کا شکر ہے جس نے آپ کی جان بچائی اور ساتھ ساتھ مجھے بھی زندگی دی۔"ادیان نے شدت جذبات سے کہتے اپنا سر اسکے سر سے ٹکایا۔ازمہ اس افتاد پر بوکھلاتی اسے حوصلہ دینے لگی۔

"سب ٹھیک ہے ادیان۔۔آپ کی کوتاہی کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔یہ سب یوں ہی ہونا لکھا تھا۔۔آپ خود کو قصوروار مت سمجھیں پلیز۔۔"ازمہ نے متورم آواز میں کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"میں ڈر گیا تھا ازمہ۔۔۔۔اپنوں کا کھونے کا ڈر بہت جان لیوا ہوتا ہے۔ آپ کو ہر تکلیف سے دور رکھنے کا عہد کیا تھا۔۔"ازمہ اسکی باتوں پہ جتنا حیران کوتی کم تھا۔اسکی آواز میں نمی گھلی تھی۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ادیان یوں اسکے لئے فکر مند ہو گا۔۔اسکا لہجہ ہمیشہ احترام سے بھرپور ہوتا تھا مگر آج اس میں محبت کی آمیزش تھی۔۔ازمہ کا دل اپنے رب کا شکر گزار ہوا۔

ازمہ نے اسکے بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیر کے اسے پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔

"کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟؟کوئی مسئلہ ہے تو ڈاکٹر کو بلا دیتا ہوں۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔"وہ پریشانی سے بولا۔ازمہ کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ازمہ کا ہاتھ ہنوز اسکی گرفت میں تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔۔آپ گھر پہ کال کر کے بتا دیں۔آنٹی پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔"

"ہاں پریشانی میں امی کو اطلاع دینا ہی بھول گیا۔ابھی انہیں بتاتا ہوں۔آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔؟؟"ادیان نے اپنی جیب سے موبائل نکالا۔امنہ بیگم کی گئی مسڈ کال آئی ہوئی تھی۔اس نے آمنہ بیگم کو کچھ دیر میں گھر آنے کی اطلاع دی اور موبائل جیب میں رکھا۔۔

"ضرورت جسکی تھی وہ تو مل گیا ہے۔۔!!"ازمہ محظ دل میں سوچ سکی۔

ادیان نے اسے سوچ میں کھوئے دیکھا تو چھوٹی سی جسارت کی۔ازمہ نے حیا آمیز انداز میں پلکیں جھکا لیں۔۔

Posted on Kitab Nagri

"اتنامت سوچیں کسی چیز کو۔۔ آپ کی سوچوں پہ بھی صرف میرا حق ہے جاناں۔۔یہ موقع اور محل تو نہیں پر آپ اگر اس طرح کریں گی تو میری بے خودی بڑھتی چلی جائے گی۔۔"اس نے ازمہ کے شرمانے پہ چوٹ کی۔۔وہ چں مدہی پلوں میں ادیان کو تھکی تھکی لگ رہی تھی۔ناجانے کیسی کشش تھی جو ادیان کو اسکی جانب کھینچ رہی تھی۔۔

"آپ کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا تھا۔۔شاید میں ناکام ٹھہرا۔میری لاپرواہی کی وجہ سے آپ یوں بستر پہ تکلیف جھیل رہی ہیں۔۔کاش میں آپ کے سب درد چن لیتا۔۔"ادیان کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی افسردہ ہوا۔

"آپ ایک اچھے محافظ ہیں ادیان۔۔میں بستر پہ ہوں لیکن زندہ سلامت ہوں۔۔خدانہ کرے آپ میری کوئی تکلیفیں جھیلیں۔۔آپ پہ ازمہ کی جان سو باری قربان۔۔"وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔اسکی دیوانی کو کہاں گوارہ تھا اسکا یوں افسردہ ہونا۔ادیان نے اسکے ہاتھ کو لبوں تک لے گیا اور عقیدت سے بوسا دیا۔۔دھڑکنوں کے اچانک الجھنے سے ازمہ کا وجود سنسنا اٹھا۔

"آگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں مر۔۔۔۔!"اسکے باقی الفاظ لبوں پہ ہی دم توڑ گئے۔ازمہ نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر جمایا۔۔

"آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔؟؟ابھی تو ہمیں ساتھ زندگی جینی ہے۔۔میں جینا چاہتی ہوں ادیان۔آپ سے پہلے شاید مجھے خواہش ہی نہیں رہی تھی زندگی کی پر اب میں اپنی یہ چند سانسیں آپ

Posted on Kitab Nagri

کے نام کرنا چاہتی ہوں۔۔"ادیان اسکے بھیگے نین کٹوروں کو ڈوبنے لگا۔ محبتوں کی دیوی شاید ان دونوں پہ مہربان ہو رہی تھی۔

"ویسے آپ اتنے آنسو لاتی کہاں سے ہیں؟؟؟ پاکستان میں تو پھر آپ کے ہوتے پانی کی کمی نہیں ہو سکتی۔۔۔"وہ ماحول کا تناؤ کم کرنے کیلئے شریر ہوا۔۔ازمہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"میرے آنسو خود بہ خود نکلتے ہیں۔۔میں جان بوجھ کے تھوڑی روتی ہوں۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی۔ادیان کا چھات پھاڑ قہقہ گونجا۔

"ارے نہیں میرا بے بی جان بوجھ کے نہیں روتا۔۔۔یہ آنسو ہی قصوروار ہیں آپ تھوڑی ہیں۔۔ویسے ہی روتے ہوئے آپ بے انتہا خوبصورت لگتی ہیں۔۔آپ کے اتنے آنسوؤں میں تو ایک جیتا جاگتا بندا بہہ جائے.."ازمہ نے ایک مکا اسکے توانا بازو پہ جڑا تو وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہٹا۔

ازمہ کی نظر اسکے ہاتھ پر موجود خراشوں پر گئی۔۔اس نے ادیان کا ہاتھ ٹٹولا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کو چوٹ لگی ہے اور آپ نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔"ادیان نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ چھوڑوانا چاہا۔

"کچھ نہیں ہے یار بسس چھوٹی موٹی خراش ہے۔۔."

Posted on Kitab Nagri

ازمہ کو ہاتھ پہ جب خون محسوس ہوا تو اس نے ادیان کو گھوری سے نوازتے ہوئے اسکی آستین اوپر کر دی۔ خاصا گہرہ زخم اسکی کہنی پر موجود تھا۔ خون جم چکا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔

"اتنا گہرہ زخم ہے۔ آپ کو بس چھوٹی چوٹ لگ رہی ہے۔۔ چپ کر کے یہاں بیٹھیں اور ڈاکٹر کو بلائیں۔ اتنی دیر سے آپ کا زخم خراب ہو چکا ہے۔۔" اسکو ڈپٹتے ہوئے ازمہ نے اسکی آستین کے کف کھولے۔ ادیان جھنجھلایا۔

"اور بھی کہیں ہو گا۔۔ آپ ٹک کے بیٹھیں اور مجھے دیکھنے دیں۔۔" ازمہ نے اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کئے۔

"آپ کھلے عام اسپتال میں ایسی حرکتیں کرتی اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔ گھر جانے کا انتظار تو کر لیتی۔۔" ادیان نے لب دبا کے ہنسی ضبط کرتے ہوئے اسے چھیڑا۔ ازمہ کے چلتے ہاتھ تھمے۔ چہرہ خفت سے سرخ ہوا۔۔ ازمہ نے ایک دھموکا اسکے توانا سینے پر جڑا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ سے تو بھلائی کرنی ہی نہیں چاہیئے۔۔۔ اتنا گہرہ زخم ہے۔۔ مزید خراب ہو جائے اس سے پہلے ڈاکٹر کو دکھائیں۔۔"

"میری طبیب تو آپ ہیں۔۔ ہر مرض کی دوا۔ ایک اچھے بھلے انسپیکٹر سے چوری کر بیٹھی ہیں۔۔"

"میں نے تو کچھ نہیں چرایا۔۔!" دوبدو جواب آیا۔

Posted on Kitab Nagri

"چرائی ہے بہت قیمتی چیز جسکا کوئی مول نہیں۔۔اب میں ٹہرا ایماندار پولیس والا۔اتنی قیمتی چیز چرانے کی سزا بھی انصاف کے ساتھ دوں گا۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا جیسے معاملہ بہت سنگین ہو۔

"میں سچ کہ رہی ہوں میں نے کچھ نہیں چرایا۔۔۔آپ اپنی بیوی کو کیسے سزا دے سکتے ہیں جب جرم ثابت ہی نہیں ہوا۔۔۔"

"جرم ثابت ہوا ہے۔۔۔چور میرے سامنے بیٹھی ہے۔۔میرا دل چرایا ہے اس نے اور سزا کا تعین کرنے کا حق اب میرا ہے۔۔"ادیان نے اسکی آنکھوں میں جھانک کے کہا۔۔ازمہ کی پلکیں لرز اٹھی۔۔اس نے ازمہ کے رخسار پہ اپنے لب رکھے۔

"آپ کو شاید زخم گہرا لگا ہے۔۔اس لئے اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہے۔۔اس حادثے کے بعد سے ناجانے آپ کا دماغ ہل گیا ہے شاید۔۔"ازمہ بڑبڑائی۔۔ادیان کا فلک شگاف قہقہ گونجا۔۔

"مسز یہ میرے اتنے خوبصورت جذبات اور الفاظ کو آپ میرا دماغ ہل گیا ہے کہ رہی ہیں۔لڑکیاں مرتی ہیں ایسے الفاظ سننے کیلئے۔ایک اور جرم آپ کے حصے میں لکھا جا چکا ہے۔۔"

"وہ لڑکیاں مرہی نہ جائیں۔۔توبہ ایسے چور پولیس والے الفاظ تو کسی کے سر پر سے گزر جائیں۔۔"وہ ناک چڑا کر بولی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اچھا اب بہت باتیں ہو گئی۔۔ آپ ریسٹ کریں کیونکہ کچھ دیر میں گھر جا کے آتا ہوں۔ آپ کو دو دن اسپتال میں رکھنے کا کہا ہے ڈاکٹر نے۔ ابھی تو امی کو پتا چلے گا تو نیا معرکہ انجام دینا ہے۔۔" ادیان نے اٹھتے ہوئے اپنی شرٹ کے کھلے بٹن بند کئے۔ بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"آپ پہلے جا کے بینڈج کروائیں پھر گھر جایئے گا۔ میں یہاں مزید نہیں رہ سکتی۔۔ دون دن تو بہت ہوتے ہیں۔۔" وہ روہانسی ہوئی۔۔

"آپ بتانا نہیں چاہ رہی مگر آپ کی تکلیف کا اندازہ آپ کے چہرے سے ہو جاتا ہے۔ آپ کا زخم گہرا ہے اور آپ کو آرام کی ضرورت بھی ہے۔۔ سو ضد نہیں کریں۔۔" ادیان نے اسکا گال تھپتھپایا۔۔

ازمہ کو تکلیف تو بہت تھی لیکن وہ ادیان کے سامنے ظاہر کر کے اسکا گلٹ مزید نہیں بڑھانا چاہتی تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں یہاں رہوں گی مگر آپ ابھی ڈاکٹر کو دکھائیں۔" وہ جانتی تھی ادیان کے آگے اسکی ایک نہیں چلنی۔۔

"پھر وہی ضد۔۔ اچھا ٹھیک ہے میں دکھا دیتا ہوں۔۔ نرس کو بھیج رہا ہوں آپ کے پاس او کے۔" اسکی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکلتا چلا گیا۔۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ نے ہاتھ سے پیشانی چھوئی جہاں وہ اپنا لمس چھوڑ کے گیا تھا۔۔عزت کے ساتھ اس میں محبت بھی تھی۔۔اتنے درد میں ہوتے ہوئے بھی اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔چاہے جانے کا احساس منفرد ہوتا ہے۔۔انسان خود کو قیمتی محسوس کرتا ہے۔کتنے سال بعد اسے یہ احساس ہوا تھا۔۔

دو آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے بے مول ہوئے تھے۔۔نرس کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے اپنے آنسو صاف کئے۔۔

نرس اب اسکی ڈرپ چینج کر رہی تھی۔۔وہ آہستہ آہستہ دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں ڈوب گئی۔

ازمہ کے منہ سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے آہ نکلی۔زخم ابھی کچا تھا۔تکلیف کے آثار اسکے چہرے سے نمایاں تھے۔۔

"کیا ہوا ٹھیک تو ہیں آپ۔۔؟؟؟ادیان بے چین ہوا۔اسکے پاس کھڑی ایزل نے ازمہ کے پیر سیدھے کئے۔۔آمنہ بیگم ازمہ کیلئے کچن میں پرہیزی کھانا بنا رہی تھی۔

"بھائی کچھ نہیں ہوا۔لیٹنے کی وجہ سے دباؤ پڑا ہے۔بھابھی ٹھیک ہو جائیں گی۔آپ پریشان مت ہوں۔میں انکی مکمل دیکھ بھال کروں گی۔ڈاکٹر سے بات ہو چکی ہے میری۔بس کچھ دن میں بھابھی آسانی سے چل پھر سکتی ہیں۔۔۔"ایزل نے تسلی آمیز لہجے میں کہا۔ادیان نے فقط سر ہلا کے اکتفا کیا۔

Posted on Kitab Nagri

"چلیں بھائی کوئی بھی ضرورت ہو تو بلا لیجئے گا۔۔ بھابھی کو آرام کرنے دیں جب تک میں چلتی ہوں۔۔"ایزل کمرے سے جا چکی تھی۔۔ ادیان اسکے برابر میں گہری سانس بھرتے دراز ہوا۔۔ڈیوٹی اور ازمہ کی دیکھ بھال کرنے میں وہ ہلکان ہو چکا تھا۔۔

"ادیان آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟؟"ازمہ کی ملائم آواز کانوں میں گونجی۔۔ سکون کے معنی آج سمجھ آئے ہیں۔اپنا نام اسکے لبوں سے سننا۔۔ایک الگ سرور بخش رہا تھا۔

وہ محرم بن کے اس پہ مہربان ہوا تھا۔۔اسکا محافظ اسکے درد چن لینے والا اسکی زندگی میں آنے والا واحد مرد تھا۔۔خود تکلیف میں مبتلا ہو کے بھی اسے ادیان کی فکر تھی۔اس وقت ادیان کو اس پہ ٹوٹ کے پیار آیا تھا۔کوئی اسے بھی چاہ سکتا تھا۔۔لامحدود اور بے تحاشہ۔۔ازمہ کا اظہار یاد آتے ہی دلفریب مسکراہٹ نے اسکے لبوں پہ احاطہ کیا۔

"آپ میرا نام یونہی پکارتی رہیں میں ٹھیک رہوں گا۔۔!"ادیان نے اسکی جانب متوجہ ہوتے کروٹ لی۔دونوں کہنیاں بیڈ پر ٹکا کے ہاتھوں میں چہرہ گرایا۔اسکے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیا۔آنکھوں کی چمک کمرے کی روشنی کو مات دیتی محسوس ہوئی۔

"میں ایسے نہیں کہہ رہی۔۔میرا مطلب ہے آپ کے ہاتھ کی چوٹ تو ٹھیک ہے۔۔۔!"اس نے بوکھلاتے ہوئے وضاحت کی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"جیسے بھی کہ رہی ہیں۔ میرا تو سیدھا سیدھا ایک ہی مطلب تھا۔۔ رہی چوٹ کی بات تو ٹھیک ہے۔" ادیان اسکی جانب کھسکا اور اسکا سر اپنے سینے پہ گرایا۔ ازمہ کو اسکے دل کی دھڑکن کانوں سے ہوتی دل میں سنائی دی۔

"آپ شاید ہوش میں نہیں ہیں۔۔۔۔!"

"ہوش تو پہلے ہی کھو دیئے۔۔ بس آپ مکمل ٹھیک ہو جائیں تو آپ کے ہوش ٹھکانے لگانے باقی ہیں۔۔" وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔۔

ادیان کی دہکتی سانسیں وہ بخوبی اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔ من چاہے انسان کی قربت میں اسکے چہرے پر سرخیاں گھل رہی تھی جسے وہ چھپانے میں ہلکان ہوتی اسکے چوڑے سینے میں منہ چھپا گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جنون محبت کا دیوانہ ہوں میں

میرے سر میں سودائے حکمت نہیں ہے

۔ادیان نے اسکے گرد حصار مضبوط کیا۔ وہ ابھی کوئی جسارت کرتا کہ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ نے بوکھلاتے ہوئے دور ہونا چاہا مگر وہ تو جیسے نہ چھوڑنے پہ بضد تھا۔

"ادیان چھوڑیں مجھے۔۔دروازے پہ آنٹی کھڑی ہوں گی۔۔پلیز۔۔"وہ منت کرتے ہوئے دبے دبے لہجے میں بولی۔۔

"انہیں بھی پتا چلنا چاہیئے کہ انکا بیٹا انکی بہو سے کتنا۔۔۔پیار کرتا ہے۔۔"وہ دلکشی سے مسکرایا اور خود سے زرا فاصلہ بناتے آمنہ بیگم کو اندر آنے کی اجازت دی۔

اسکا ہاتھ ابھی ازمہ کی کمر کے گرد سرکتا منمانیوں میں مصروف تھا۔کمفرٹر کی وجہ سے آمنہ بیگم یہ دیکھنے سے قاصر تھی۔۔

"دیکھو میں اپنی بیٹی کیلیئے پرہیزی کھانا بنا کے لائی ہو۔ابھی دو سے تین دن تک یہی کھانا ہے۔۔"امنہ بیگم نے ٹیبل پہ کھانے کی ٹرے رکھی۔ادیان اٹھ کے بیٹھ چکا تھا۔

"نہیں آنٹی مجھے نہیں کھانا یہ بدمزہ کھانا پلیز۔۔۔"اس نے مسکینیت طاری کرتے ہوئے کہا۔۔

"اب کھانا تو ہے لازمی۔ادیان کھلا دے گا تمہیں۔بالکل خیال نہیں رکھتا ویسے ہی تمہارا۔۔چہرہ دیکھو کیسے نکل آیا ہے۔دھان پان سی تو ہو پہلے ہی اور اب مزید ہوتی جا رہی ہو۔یہ سب لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔۔ادیان کے کان کھینچتی ہوں میں جو تمہارا خیال نہیں رکھتا۔۔"آمنہ بیگم نے لگے ہاتھوں ادیان کی کلاس لی۔۔ازمہ شریر انداز میں مسکرائی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"امی۔۔ آپ میری ماں ہیں یا ازمہ کی۔۔۔ بہو کے آتے ہی بیٹے کو پرایا کر دیا۔ آپ بے شک اپنی بہو سے پوچھ سکتی ہیں کہ میں ان کا کتنا۔۔۔ خیال رکھتا ہوں۔۔" وہ معنی خیزی سے بولا۔۔ ازمہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی سر تا پیر سرخ ہوئی۔۔

"شریر۔۔۔ بھئی اسکی ڈائٹ کا اب تمہیں ہی خیال رکھنا ہے۔۔ ابھی سے یہ حال ہے بچوں کے بعد کیا ہو گا۔۔؟۔" ادیان کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔ ازمہ گلنار ہوتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔

" آپ دونوں ساس بہو میں پھوٹ ڈلوا کے رہوں گا میں۔۔ ہر وقت بیسٹ بڈی بنی رہتی ہیں۔ میری ماں سے زیادہ ازمہ کی ماں لگتی ہیں۔۔" وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔ ازمہ نے تاسف سے سر ہلایا۔۔

"میری بیٹی ہی تو ہے ازمہ۔۔۔ اچھا اب تنگ مت کرنا میری بیٹی کو۔۔ کھانا کھلا دینا سے ٹھیک۔ جیتے رہو دونوں۔۔ اللہ جلد اولاد کا سکھ نصیب کرے۔۔" آمنہ بیگم ان دونوں کو دعا دیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کمرے کا دروازہ بند ہوتے ہی ادیان اپنی پہلی والی پوزیشن میں آیا اور کھانے کی ٹرے اپنی گود میں رکھی۔

ٹرے میں پتلی روٹی کے ساتھ پھیکی یخنی اور بوٹیاں پلیٹ میں تیر رہی تھی۔ ازمہ نے منہ کے زوایئے بگاڑے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"اب خیال رکھ رہاہوں توتب بھی مسئلہ--یہ عورتیں کبھی خوش نہیں ہوتی۔کھانا فنش کرنا ہے آپ کو ورنہ ابھی امی نے جو بتایا وہ سنا تھانہ---؟؟؟بچوں کے بعد کیا ہو گا آپ کا--"ادیان نے سنجیدگی سے کہتے نوالہ اسکے منہ کی جانب بڑھایا۔انکھوں میں واضع شرارت ناچ رہی تھی--ازمہ نے اسے پھر سے جینا سکھایا تھاورنہ وہ سنجیدہ سا اپنے خول میں بند رہتا تھا۔

"آپ کو بہت ایکسپیرینس ہے "عورتوں"کا---مجھے نہیں کھانا یہ روکھا پھیکا کھانا--"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"افففف آپ بھی ٹیپیکل بیوی بن رہی ہیں۔میں کھلاؤنگا تو کھانا ہو گا--آخرماں صحت مند ہو گی تو ہی بچے صحت مند پیدا ہوں گے---"اس نے دانتوں کی نمائش کی--ازمہ کو ناچارہ اسکی بے باک باتوں سے بچنے کیلئے نوالہ میں منہ میں لینا پڑا--

"آپ بالکل اچھے نہیں ہیں--"ادیان نے دوسرا نوالہ اسکے منہ میں ڈالا تو ازمہ نے اسکے ہاتھ سے نوالہ کھاتے کاٹ لیا---ادیان نے اپنی انگلی کھینچی۔اسے خونخوار نظروں سے دیکھا--

"جنگلی بلی----میں جتنا اچھا ہوں اپنے دل سے پوچھ لیں---یوں کاٹ کے مجھے زخمی نہ کریں کیونکہ یہ محبت میں دیئے گئے زخم ادیان علوی کیلئے اعزاز ہیں--"ادیان نے اسکے کاٹی ہوئی انگلی کو چوما تو اسکی پلکیں لرز اٹھی--وہ معنی خیزی سے مسکرایا اور چھوٹے چھوٹے والے بنا کے اسکے منہ میں ڈالنے لگا--

Posted on Kitab Nagri

ازمہ کو اسکی بات سچ لگ رہی تھی۔ اسکا دل ادیان کے حق میں گواہی دیتا تھا۔ اسکی ہاتھ سے وہ زہر تک کھانے کو تیار تھی۔ تھی نہ دیوانی۔۔۔ وہ اسکے سامنے موجود ہوتا دنیا بھولتی محسوس ہوتی۔۔ سب پس منظر میں چلا جاتا اور باقی رہتا تو اسکا چہرہ۔ اسکی کلام کرتی آنکھیں جن میں والہانہ محبت کا اظہار موجود ہوتا تھا۔

ازمہ نے چپ چاپ کھانا ختم کیا تو ادیان ٹرے کچن میں رکھ کے واپس لوٹا۔۔

اسکے برابر میں دراز ہوا اور اسکا سر اپنے سینے پہ ٹکا کے دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔ ان تکلیف کے مرحلوں میں اسکا لمس سکون بخش رہا تھا۔ وہ دونوں جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئے۔۔ دیر رات ازمہ کی آنکھ کھلی۔ ادیان کو اپنے اتنے پاس پا کے وہ سرشار ہوئی تھی۔۔ شادی کے بعد یوں پہلی بار اسکے قریب آنا دل کو دھڑکا رہا تھا۔۔

اس نے کسمساتے ہوئے اٹھنا چاہا لیکن ادیان کا ہاتھ اسے مکمل اپنی دسترس میں لئے ہوئے تھا۔

www.kitabnagri.com

"افففف اتنا بھاری ہاتھ ہے۔ پتھر کھاتے ہوں جیسے۔!!" ازمہ مسلسل اٹھنے کی تگ و دو میں ہلکان ہو رہی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

"پتھر نہیں کھاتا۔۔۔یہ ایک پولیس والے کا حصار ہے جسے توڑنا آسان بات نہیں ہے۔جب تک میں آزاد نہ کرنا چاہوں آپ کہیں نہیں جاسکتی۔۔۔"اسکے ہلنے سے ادیان کی آنکھ کھل چکی تھی۔اس نے ہاتھ ابھی بھی نہیں ہٹایا۔

"اچھا چھوڑیں اب اٹھنے دیں مجھے۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟؟کوئی مسئلہ ہے۔۔۔"اس نے آبرو اچکا کے پوچھا۔۔

"وہ وہ بسس۔۔۔اٹھنا ہے مجھے۔"ازمہ اصل وجہ چھپاتے ہوئے کلستے ہوئے بولی۔۔۔ادیان کے دماغ نے برق رفتاری سے کام آیا۔۔وہ لب دبا کے اسکی حالت کا مزہ لیتے ہوئے ہنسا۔۔

"اب سمجھا میں۔۔۔آپ ایزیلی کہ سکتی ہیں کہ آپ کو واشروم جانا ہے۔"اس نے باقائندہ دانتوں کی نمائش کی۔ازمہ بلاوجہ شرمندہ ہوتی سر جھکا گئی۔۔۔

"پتا چل گیا نہ ہٹیں اب۔۔۔۔۔"اس نے ادیان کا ہاتھ ہٹایا تو اس نے بھی آزادی بخش دی۔۔

"اتنا تکلف نہ کریں جب آپ کا خادم موجود ہے۔خود کو تکلیف دینا پھر بے مقصد ہے۔۔"ادیان نے اسے لمحے بھر میں اپنی باہوں میں بھرا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ادیان میں چلی جاؤں گی خود نیچے اتاریں مجھے۔۔"وہ حیا آمیز لہجے میں بولی۔ادیان نے اسے واشروم کے باہر اتارا اور دروازہ ہاتھ کی مدد سے کھولا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"محرم ہوں میں آپ کا پھر مجھ سے کیسی شرم۔۔ آپ کے سکھ کے ساتھ ساتھ آپ کے دکھ کا بھی ساتھ ہوں۔ آپ بلا جھجھک مجھے جگا دیا کریں۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ازمہ آسودگی سے مسکرائی۔۔

"آپ اندر جائیں۔۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے آواز دے دیجیئے گا۔۔"ازمہ اسکی ہدایت پر عمل کرتی اندر بڑھ گئی۔۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو ادیان نے یونہی اسے باہوں میں بھرا اور بیڈ پر لٹا دیا۔۔

اسے کسی قیمتی متاع کی طرح خود میں سمویا۔۔ازمہ کو اپنا آپ اتنا انمول کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔

اس مرد سے زیادہ خوبصورت کون ہو سکتا ہے۔۔۔جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے، جو تمہاری عزت کرے جیسے اپنی ماں اور بہن کی کرتا ہے۔جو تمہارا اس وقت ساتھ دے جب سب تمہارے خلاف ہو جائیں۔جو آنکھیں بند کر کے تمہاری پاکیزگی کی گواہی دے۔

کھڑکی کے اس پار موجود بادلوں کی اوٹ میں چاند جا چھپا۔۔آسمان پر جگمگاتے تارے آہستہ آہستہ مدھم ہوتی روشنی کے ساتھ ٹمٹما رہے تھے۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان کمرے کا لاک کھولتے اندر داخل ہوا۔ پورا کمرہ خالی تھا محض ایک کونے میں زنجیروں سے جمشید کا وجود بندھا ہوا تھا۔ اندھیرے میں ڈوبا کمرہ ادیان کے ریموٹ سے سوئچ اون کرنے سے روشن ہوا۔

"کھولو مجھے۔۔۔۔۔ نکالو یہاں سے۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ یہ قانون کے خلاف ہے۔۔" جمشید اسے دیکھتے ہی چلایا۔ روشنی کی وجہ سے آنکھیں چندھیا رہی تھی۔۔۔ کافی دیر بندھے رہنے کی وجہ سے حالت قابل ترس تھی۔۔ کسی کو کان وکان خبر نہیں ہوئی تھی اسکے غائب ہونے کی۔ نشے میں دھت اسے کچھ نقاب پوش اس انجان گمنام جگہ باندھ کے نا جانے کہاں غائب ہو گئے تھے۔۔

دو دن اس نے یونہی گزارے تھے۔ وقت پہ صرف ایک آدمی کھانا دے جاتا۔

ادیان کا چہرہ خطرناک حد تک سپاٹ تھا۔ وہ نیچے پنجوں کے بل بیٹھا۔۔ جمشید کی چلتی زبان پل بھر کیلئے رکی۔۔

"میں نے کیا وعدہ کیا تھا۔۔؟؟؟ یہی کہ میں تمہارے کاروبار کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔۔ میں نے نہیں پہنچایا دیکھو۔ صرف تمہیں اٹھا کے یہاں لایا ہوں اس میں تمہارے غیر قانونی کام نہیں آئے۔۔ اسکا حساب الگ سے ہو گا قانون کے کٹہرے میں۔ ابھی عدالت ادیان علوی کی سجی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تم نے سوچا تھا شاید میں پیچھے ہٹ جاؤں گا۔۔ تم نے مجھے صرف اتنا جانا تھا جتنا باقی سب جانتے ہیں پر ایک غلطی ہو گئی۔۔ تم نے ان لوگوں سے میرے بارے میں نہیں جانا جن کو میں نے جہنم وصال کروایا ہے۔۔" وہ غرایا۔۔ جمشید کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہوا۔۔

"تم مجھے زیادہ دیر یہاں نہیں رکھ سکتے۔۔ میرے آدمی مجھے جلد چھڑوالیں گے۔۔" وہ اپنا اعتماد بحال کرتے ہوئے بولا۔۔ ادیان نے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے تالی بجائی۔

" قانون کے مجرموں کا میں بہت برا حال کرتا ہوں پھر یہ تو سراسر میرا ذاتی معاملہ ہے۔۔ مجھ سے جڑے لوگوں کو تکلیف دینے والوں کا میں برا حال نہیں کرتا بلکہ۔۔۔۔" وہ جمشید کی جانب جھکا۔۔ سیاہ آنکھوں میں چھائی سنجیدگی نے جمشید کے اوسان خطا کر دیئے۔۔

"بلکہ میں انہیں عبرت کا نشان بنا دیتا ہوں۔۔" وہ مسکرایا لیکن اسکی آنکھیں مکمل سنجیدہ تھی۔۔ سیاہ اور سپاٹ۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"انہی ہاتھوں سے میری زندگی چھیننے کی کوشش کی تھی۔۔ اب میں ادیان نہیں انسپیکٹر ادیان علوی ہوں جو اپنا بدلہ اچھے سے لینا آتا ہے۔۔" اس نے اپنی جیب سے چھوٹا خنجر نکالا اور جمشید کی ایک ہاتھ کی انگلی کاٹ دی۔ دردناک چیخوں سے پورا کمرہ گونج اٹھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"انہی آنکھوں نے میری بیوی کو غلیظ نظروں سے دیکھنے کی گستاخی کی تھی۔اگر میں انہیں بھی نکال دوں تو۔۔۔"اسکا لہجہ سرد تھا۔وہ جمشید کے پاس سے کھڑا ہوا۔پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے وہ جمشید کے بولنے کا منتظر تھا۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔آئندہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔۔ابھی مجھے جانے دو پلیز۔۔!"اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتا خوف ادیان کو لطف دے رہا تھا۔جمشید کی انگلی سے خون بھل بھل بہہ کر زمین پر گرنے لگا۔۔

یہ تو بہت چھوٹی سزا تھی اس کے لئے۔۔

"میں آج نہتا ہوں اسلئے تم سے سارے حساب برابر کر سکتا ہوں۔میں کل بھی تمہاری یہ حالت کر سکتا تھا لیکن اپنی بیوی کی وجہ سے رک گیا۔تمہیں مارنے کے موقع تو میرے پاس بہت ہوتے پر اپنی بیوی کو بچانے کا وہ آخری موقع تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شیر اگر ایک قدم پیچھے لے تو اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ ڈر گیا ہے بلکہ زخمی شیر زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔۔وہ قدم اسلئے پیچھے لیتا ہے تاکہ زیادہ زور سے وار کر سکے۔"ادیان جو کھڑا ہوا تھا اس نے ایک دم چھپٹ کے جمشید کی گردن دبوچ لی۔جمشید کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ہاتھ پیر چلانے کی کوشش میں وہ خود کو آزاد نہیں کر پا رہا تھا۔ادیان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔اسکی صورت میں جمشید کو موت کا فرشتہ نظر آنے لگا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

موت کا خوف ہی کافی ہوتا ہے انسان کو راہ راست پہ لانے کیلئے۔جب انسان کو موت سامنے ناچتی دکھائی دے تو اسکا دل دھڑکنا بھول جاتا ہے۔ازمہ کا بے ہوش زخمی وجود بھی ادیان کے دل میں اسکی موت کا خوف پیدا کر رہا تھا مگر اس نے بروقت اسکی جان بچالی تھی۔

اسکی مرنے والی حالت کو دیکھتے ہوئے ادیان نے اسے چھوڑا۔۔جمشید لمبے لمبے سانس لیتے ہوا میں اکسیجن اپنے اندر لینے کی تگ و دو میں لیٹتا چلا گیا۔

"ایسا محسوس ہوتا ہے جب سانسیں رک جانے کا گمان ہو۔۔میں بھی اس درد سے گزرا ہوں۔اس لڑکی کی سانسیں اور زندگی میری زندگی سے جڑی تھی۔۔۔"وہ پھنکارا اور اپنا چھوٹا خنجر پینٹ کی جیب میں ڈال کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔

جمشید بند دروازے کو دیکھنے رہا تھا۔۔کاش پولیس اسے پکڑ کے لے جاتی تو وہ کم از کم بچ تو جاتا لیکن یہاں ادیان علوی تھا۔یہ اسکا قید خانہ تھا۔۔بے رحم اور سفاک۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دروازہ بند ہونے سے کمرے میں پھر سے وحشت ناک اندھیرا چھا چکا تھا۔۔جمشید درد سے بلبلاتا زمین پہ لیٹا اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا۔۔

کس کس گناہ کی معافی مانگتا۔۔انگنت جانوں کو مشکل میں ڈالنے کی۔نوجوان لوگوں کو منشیات فراہم کرنے کی یا اسکی سب سے خطرناک غلطی ادیان علوی کی بیوی پر حملہ کرنے کی۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

خدا نے اسے بہت موقع دیئے تھے لیکن اب اسکی رسی دراز ہو چکی تھی۔۔ معاشرے کا ایک اور ناسور یونہی بے رحم موت مرنے والا تھا۔

ادیان وردی میں ملبوس صفیان کے آفس کی بلڈنگ داخل ہوا۔۔ باوقار چال چلتا وہ ریسیپشن تک آیا۔ ریسپشن پہ موجود لڑکی پولیس والے کو دیکھ کے فوراالرٹ ہوئی تھی۔

"یس سر ہاؤ مے آئے ہیلپ یو۔۔۔؟؟" وہ پروفیشنل انداز میں بولی۔

رف سے حلیئے میں بھی وہ خوبرو لگ رہا تھا۔ اسکی چال میں جیسے دنیا فتح کرنے کا زعم تھا۔

"اپنے باس صفیان صاحب کو کہیں ادیان علوی آیا ہے۔۔۔" لڑکی سر ہلاتے اپنی ڈیسک پہ گئی اور صفیان سے اجازت لیتی اسے اندر لے جانے کیلیئے بڑھی۔۔

اسے صفیان کے آفس کے پاس چھوڑ کے وہ جا چکی تھی۔ ادیان نے گہری سانس بھری۔۔ دروازہ دکھیل کے اندر داخل ہوا۔ یہ سب آسان نہیں تھا۔۔ آج ایزل کی خاطر وہ یہاں موجود تھا۔ اپنی بہن کی خوشیاں اسے عزیز تھی۔ ایزل دکھاتی نہیں تھی لیکن ان دو دونوں میں ادیان نے اسکی اداسی بھانپ کی تھی۔ وہ صفیان کے بغیر خوش نہیں تھی اور نہ خوش رہ سکتی تھی۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ محبت کا دشمن نہیں تھا۔۔بس اپنی بہن کیلئے ایک وفادار شریک حیات چاہتا تھا۔آنکھوں دیکھا بھی کبھی کبھی سچ نہیں ہوتا۔۔اس نے صفیان کے جانے کے بعد مکمل جانچ پرتال کی تھی۔۔سچ پتا چلنے کے بعد وہ خود سے شرمندہ تھا۔

"آیئے آیئے سالے صاحب کیسے آنا ہوا۔۔۔؟؟وہ آئے ہمارے گھر خدا کی قدرت ہے۔سب خیرت تو ہے جو یوں ہمارے غریب خانے کا رخ کر لیا۔۔"صفیان اپنی کرسی سے کھڑا ہوا۔ادیان نے اس سے ہاتھ ملایا۔

آفس کی ڈیکوریشن قابل دید تھی۔۔کریم کلر سے سجا آفس امارت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ایک شیلف میں اعزازی سند اور شوپیس رکھے تھے۔ایک جانب کاؤچ اور اسکے برابر میں پرائیوٹ روم تھا۔

"چلیں آپ پہلی بار آئے ہیں۔کافی پیئیں گے یا چائے۔۔"صفیان نے میزبانی نبھائی اور خود کاؤچ پہ جا کے بیٹھ گیا۔اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں یہاں کچھ خاص بات کرنے آیا ہوں۔۔"ادیان اسکے سامنے والے کاؤچ پر براجمان ہوا۔صفیان نے اسکی ایک نہ سنتے دو کافی کا آرڈر دیا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ادیان اگر یہ ایزل کے بارے میں کوئی بات ہے تو میں پہلے ہی معزرت خواں ہوں۔۔میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔میں اپنی بیوی کو نہیں چھوڑوں گا۔"صفیان کی نسیں پھول چکی تھی۔وہ سمجھ رہا تھا کہ آج پھر ادیان ان دونوں کو جدا کرنے آیا ہے۔۔

"تمہاری بیوی میری بہن ہے۔اسکی محبت کا ثبوت مجھ سے یہی کافی ہے کہ وہ اس وقت میرے گھر میں موجود ہے۔۔۔"ادیان نے اسے تپایا۔۔۔

"وہ میری اجازت سے گئی ہے ورنہ۔۔۔۔۔۔تم اسکی شکل دیکھنے کو ترس جاتے۔ہمیشہ کیلئے نہیں بھیجا بس کچھ دن کی بات ہے۔محبت کی بات مت کرو۔ہم دونوں جانتے ہیں کہ وہ اپنے شوہر سے کتنی محبت کرتی ہے۔سالے صاحب۔"وہ زچ کر دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

"اگر میں اسے لے جانے نہ دوں تو۔۔۔۔۔۔"وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اطمینان سے بولا تھا۔صفیان کو اپنا ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔وہ جھٹکے سے اٹھا۔ادیان کا گریبان دبوچا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بیوی ہے میری۔۔گھر سے اٹھا کے لے جاؤں گا اسے۔دیکھتا ہوں کون کیا کر سکتا ہے۔میری شرافت کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ ورنہ پچھتاؤ گے۔۔"وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔۔ادیان نے ابرو اچکا کے اسے داد دینے والے انداز میں دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"اون ڈیوٹی پولیس والے کا گریبان پکڑنا ہی تمہاری شرافت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔میری تحویل سے میری ہی بہن کو لے جانا آسان نہیں ہے۔۔"

"انسپیکٹر صاحب آپ شاید جانتے نہیں بزنس کی دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے صفیان صفدر۔۔سب کو اپنے بس میں کرنے والا اپنی بیوی کے معاملے میں بے بس نہیں ہے۔۔"اس نے ادیان کا گریبان جھٹکے سے چھوڑا۔۔

"تم انتہائی جذباتی انسان ہو۔۔میں یہاں یہ کہنے آیا تھا کہ دھوم دھام سے رخصتی کرنے کا ارادہ ہے میرا مگر تمہاری بدتمیزیاں عروج پہ ہیں جو میرا فیصلہ بدلنے پہ مجبور کر رہی ہیں۔"وہ تاسف سے اپنا کالر درست کرتے ہوئے بولا۔۔

"کیا؟؟؟؟ایک بار پھر دوبارہ بولنا۔"صفیان کو اپنے کانوں پہ جیسے یقین نہیں تھا۔

"میں نے وہی کہا ہے جو تم نے سنا۔۔خیر جہاں میری عزت نہیں وہاں میری بہن بھی رخصت نہیں ہو سکتی۔۔۔"ادیان باہر جانے کیلئے مڑا۔

"ارے ارے کہاں چل دیئے سالے صاحب۔۔۔میں تو مزاق کر رہا تھا۔سالے بہنوئی میں اتنا تو چلتا ہے۔۔"صفیان نے اسکے گلے میں ہاتھ ڈال کے اسکا رخ واپس موڑا۔ادیان نے اسکی خشامد پر آنکھیں گھمائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"نہیں نہیں اتنا تکلف مت کرو تم۔۔میں ایزل کو جا کے بتاؤں گا کہ اسکے بھائی کی کیسے اسکے شوہر نے خاطر مدارت کی ہے۔۔آگے تم خود سمجھدار ہو۔۔"ادیان اسے زچ کر دینے کے درپہ تھا۔صفیان نے بمشکل صبر کا گھونٹ بھرا۔

"تم کیوں میری نیاں ڈوبنے پر بضد ہو۔۔میری بیوی مجھے گنجا کر دے گی اور ناراضگی الگ۔معافی مانگ تو رہا ہوں۔۔اب مان بھی جاؤ۔"

"ٹھیک ہے چلو اپنی بہن کی خاطر تمہیں معاف کیا۔۔"ادیان نے احسان جتانے والے انداز کہا۔صفیان نے سکھ کا سانس لیا۔وہ دونوں پھر سے بیٹھ چکے تھے۔۔پیون کمرے میں اجازت لے کے آیا اور کافی ٹیبل پر رکھی۔

"اب بتاؤ کب آؤں تمہاری بہن کو رخصت کروانے۔دیکھو پرسو کی تاریخ ٹھیک رہے ولیمہ ایک ہفتے بعد۔۔"صفیان جیسے سب کچھ خود ہی فائنل کئے بیٹھا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بریک لگاؤ اپنی گاڑی کو۔۔۔اپنی بہن کو ایسے رخصت نہیں کروں گا۔دھوم دھام سے اسکی شادی کرنی ہے۔ڈیٹ فائنل کر کے تمہیں اطلاع کر دوں گا۔"ادیان نے کافی کا کپ اٹھا کے لبوں سے لگایا اور دل جلے انداز میں کہا۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی سالے صاحب۔۔"صفیان دانت کچکچا کے بولا۔ادیان نے اسکی حالت پہ قہقہہ لگایا۔

جھریوں زدہ زردی مائل چہرہ،ویران آنکھیں، آنکھوں کے نیچے حلقے، مرجھائے ہوئے بال،ڈھلکتی جلد۔۔دیدہ زیب ریڈ چمکتے گاؤن میں ملبوس وہ شیشے میں خود کو بغیر کسی میک اپ کے دیکھنے لگی۔۔اسکا وجود بھرا بھرا لگنے لگا تھا۔پہروں تک چھوتا ریڈ گاون اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھا لیکن اس کو پہنے والی لڑکی کو اپنا چہرہ بہت مکروہ لگ رہا تھا۔ماہین نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو کمپوز کیا۔اس گھر میں ملازموں کی کمی نہیں تھی لیکن کوئی اسکا خیال رکھنے کو موجود نہیں تھا۔

اس نے کئی ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لی مگر سب نے اسے ابارشن کے نتیجے میں جان کا خطرہ بتایا۔۔

"ضروری نہیں کہ یہ بچہ میرا ہو۔۔۔!"فواد کی تلخ باتیں کے ذہن میں گھومنے لگی۔۔اس نے زور سے آنکھیں میچی۔۔

اس نے گہری سانس بھرتے موبائل اٹھایا۔کال جارہی تھی۔۔وہ لب کچلتی انتظار کرنے لگی۔۔

"اسلام وعلیکم انسپیکٹر ادیان علوی اسپیکنگ۔۔!"اسکی بھاری گھمبیر آواز اسپیکر سے ابھری۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ماہین ہیئر۔۔"کچھ لمحے دوسری جانب خاموشی چھاگئی۔۔وہ اکثر اوقات ادیان جویوں ہی کال کر کے تنگ کرنے لگی تھی۔

پولیس اسٹیشن میں بیٹھے ادیان نے اپنی پیشانی مسلی۔وہ ازمہ اور اپنے درمیان ماہین کو نہیں لانا چاہتا تھا۔اسلئے دوٹوک بات کرنے کی ٹھانی۔

"دیکھیں مس ماہین میں اون ڈیوٹی ہوں اسلئے عوام کی مدد کرنا میرا فرض ہے۔۔یوں اون ڈیوٹی پولیس آفسر کا قیمتی وقت برباد نہیں کریں۔۔آخر تم اب چاہتی کیا ہو۔۔؟؟یوں کال کر کے مجھے پریشان کرنے کا کیا مقصد ہے۔"وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔۔

"مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔کیا ہم مل سکتے ہیں۔؟یہ بہت ارجنٹ ہے۔یہاں کال پر بات نہیں ہو سکے گی"وہ لہجے میں بے بسی سموتے ہوئے بولی۔ادیان ایک پل کیلئے چونکا لیکن کچھ سوچتے ہوئے حامی بھر لی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے۔۔۔وقت اور جگہ مجھے ٹیکسٹ کر دو۔۔"اس نے اتنا کہتے ہی کال بند کر دی۔

ماہین کے لبوں پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا.اس نے بہت دور کی پلیننگ کی تھی۔

وہ اب فواد کے جانے کے بعد اکیلی رہنے سے خوفزدہ تھی۔۔ادیان اب ویل سیٹلڈ تھا اور اسکے لئے ایک اہم موقع۔۔اپنا مستقبل سنورانے کا۔۔

Posted on Kitab Nagri

وہ بس ایک opportunity کی تلاش میں تھی۔وہ opportunity جو اسے ایک پر آسائش زندگی دے سکے۔وہ چاہتی تو خود محنت کر کے وہ مقام حاصل کر لیتی مگر اسے شارٹ کٹ کی عادت ہو گئی تھی

اس بار اسکی حکمت عملی کسی کام کی نہیں تھی۔۔وقت نے پلٹا کھایا تو سب بدل گیا۔۔

ماہین نے سنگھار میز سے لپ اسٹک اٹھا کے لبوں پہ سجائی۔۔وہ خود کو مکمل نکھارنے میں مصروف تھی۔ادیان کا اپنے پیچھے پاگل ہونا اسے آج بھی یاد تھا۔۔وہ کبھی اسے ٹھکرا نہیں سکتا تھا،اسکی یہ خوش فہمی اسے لے ڈوبنے والی تھی۔

وہ پولیس کی وردی میں ملبوس ریسٹورانٹ کا دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔کیپ اتر کے بیلڈ کے ساتھ ٹکایا۔چہرہ دھوپ کی تمازت سے سرخ ہو رہا تھا۔رف سے حلیئے میں بھی وہ کتنے ہی لوگوں کا دل دھڑکانے کا باعث بنا۔اسکا ارادہ ماہین سے دوٹوک بات کرنے کا تھا۔وہ ماہین کو اسکی حیثیت اپنی زندگی میں باور کروانے لگا۔ریسٹورنٹ کا ماحول باہر کی بانسبت اے سی چلنے کی وجہ سے ٹھنڈا تھا۔تھوڑے تھوڑے فاصلے پہ چار کرسیاں اور درمیان میں میز رکھی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ماہین نے اسے دیکھتے ہی ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ادیان چلتا ہوا اسکے سامنے رکھی کرسی پہ براجمان ہوا۔ماہین کے اتنے سجے سراپے پہ اس نے ایک غلط نگاہ ڈالنی ضروری نہیں سمجھی۔وہ جل بھن اٹھی۔۔

"کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟؟اتنی بھی کیا ضروری بات تھی۔؟تمہاری کال پر کال آئے جارہی تھی۔۔"ادیان نے اسے یہی تاثر دینا چاہا کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکا ہے۔۔

"تم اتنا تکلف مت اپناؤ۔کچھ کھانے کیلئے آرڈر کرنے دو مجھے۔۔"ادیان کے منع کرنے کے باوجود بھی ماہین نے ویٹر کو آرڈر دے دیا۔

"اپنی مشکل میں تمہیں ہی یاد کیا ہے ہمیشہ۔میری جان کو خطرہ ہے میرے شوہر سے۔فواد نے مجھے چھوڑ کے کسی اور لڑکی سے شادی کرلی ہے۔اب وہ مجھے مار دینا چاہتا ہے تاکہ میرے نام پر جو جائیداد اس نے کی ہے وہ حاصل کرسکے۔۔!"ماہین نے جھوٹ کا سہارا لیا.

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آج تم نے بھی مکافات عمل کا مزہ چکھ لیا۔جس دولت کیلئے فواد کو چنا اسی دولت کیلئے وہ تمہیں مارنا چاہتا ہے۔۔"ادیان محض سوچ سکا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"تو؟؟؟میں اس سب میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں پولیس انسپیکٹر ہوں کوئی گارڈ نہیں۔ اگر اس طرح کا کوئی مسئلہ ہے تو تم اپنے قریبی پولیس اسٹیشن میں رپورٹ لکھواؤ۔ میں تمہاری اس معاملے میں کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا

"ادیان جو کچھ بھی ماضی میں ہوا،، ہم اسے بھلا کر نئی شروعات نہیں کر سکتے کیا۔۔؟؟ دیکھو تم بھی وہی ہو اور میں بھی وہی اور ہمارے بیچ محبت بھی وہیں موجود ہے۔۔ میں اپنے کئے پر نادم ہوں مگر دیکھو نہ وہ عمر ہی نادانی کی ہوتی ہے۔ انسان کے سمجھ نہیں آتا کیا کرے۔

میں نے تمہیں چھوڑ کے بہت بڑی غلطی کی اور اب پچھتا رہی ہوں۔۔ میں ایک بار سب ٹھیک کرنا چاہتی ہوں. میں نے اپنے شوہر سے طلاق لے لی ہے۔ میں تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ جہاں میں ہوں تم ہو اور ہماری فیملی۔"

"لسن ماہین۔۔! میں موو اون کر چکا ہوں۔ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا صرف تم اسکی خطاوار نہیں ہو۔ اگر تم نے مجھے اپنی جانب راغب کیا تھا تو میں بھی کوئی چھوٹا بچہ نہیں تھا جو سمجھ نہ سکا۔۔ میں سمجھ بوجھ رکھتا تھا اسلئے تمہاری معافی کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم نے بے وفائی کی یہ تمہاری فطرت تھی۔

میں چاہتا تو بدلہ لے سکتا تھا لیکن میں نے معاف کیا ہے۔ میں آگے بڑھ گیا اور دیکھو میرے پاس آج سب کچھ ہے۔ دولت عزت اور وفادار شریک حیات۔ میں ازمہ کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں

Posted on Kitab Nagri

جہاں وہ ہو میں ہوں اور ہماری فیملی۔۔"وہ قطعیت سے بولا۔سامنے سے آتی ازمہ کو دیکھ کے سامنے فوراپینترا بدلا۔

"ٹھیک ہے تم جہاں چاہے خوش رہو۔میں بس معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔ظاہر ہے میری وجہ سے تمہاری بہن اور صفیان کا رشتہ بھی اثرانداز ہوا ہو گا۔۔"وہ انکھوں میں زبردستی کے انسو لاتے ہوئے بولی۔

"تمہاری وجہ سے کسی کا رشتہ اثرانداز نہیں ہوا۔کسی کے چلے جانے سے دنیارک نہیں جاتی۔میری بہن بھی صفیان کے ساتھ بہت خوش ہے۔میں بھی ازمہ کے ساتھ بہت خوش ہوں۔مجھے سمجھ اچکا ہے کہ زندگی اگے بڑھ جانے کا نام ہے۔میں بھی اگے بڑھ چکا ہوں۔خدا نے مجھے بدترین سے گزار کر بہترین سے نوازا ہے۔"

" صحیح کہ رہے ہو شاید مجھے مر جانا چاہیئے کیونکہ فواد مجھے ویسے بھی نہیں چھوڑے گا زندہ۔۔تم بھی انسانیت کے تحت میری مدد کرنے کو تیار نہیں۔تم عوام کے محافظ ہو لیکن شاید تمہارا فرض یہ گوارا نہیں کرتا کہ تم اپنے دل کو توڑنے والی کی مدد کرو۔۔"اس نے جھوٹے آنسو صاف کئے۔۔ماہین نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھا تھا۔

ادیان نے ناگواری سے ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی ازمہ ان دونوں کی ٹیبل کے پاس آچکی تھی۔۔ازمہ کا زخم اب بہتر تھا وہ چلنے پھرنے کی قابل ہو چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

ادیان ازمہ کو یہاں دیکھ کے ایک پل کیلئے چونکا۔ اسکے دل میں چور نہیں تھا لیکن وہ ازمہ کے جذبات مجروع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ بعد میں اسے بتانے کا ارادہ کر بیٹھا تھا۔۔

"ارے واہ۔ ازمہ واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز۔ دیکھو میں اور ادیان کچھ دیر پہلے تمہاری ہی بات کر رہے تھے۔۔ آؤ تم بھی بیٹھو۔ جوائن آس۔" ماہین نے خوشگواری سے کہا۔ ادیان کے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔ یہ سب پری پلین تھا کیونکہ ماہین جیسی مفاد پرست لڑکی سے کسی اور چیز کی امید نہیں تھی۔۔

ازمہ کا چہرہ سپاٹ تھا. ہر قسم کے تاثر سے عاری۔ سرد اور سپاٹ۔

آگ پھولوں نے لگائی تو بجھاؤں کیسے

زخم اپنوں نے دیے ہیں تو دکھاؤں کیسے

شام کا وقت جو ڈھلتا ہے تو غم بڑھتا ہے

چاند راہوں میں بچھا جاتا ہے یہ بتاؤں کیس

شام کا بھولا جو لوٹ آئے تو بھولا نہ کہو

اس نے رستے میں جو جھیلا وہ سناؤں کیسے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

تم نے حالت جو بنالی ہے تو سب پوچھیں گے

عشق کا بوجھ بھلا اب میں اٹھاؤں کیسے۔

مست موجوں کی طرح دل میں یہ ہلچل کیسی

رنگ چہرے پے کئی آئیں تو چھپاؤں کیسے

ازمہ کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔اسکا شوہر اپنی پرانی محبوبہ کے ساتھ موجود اسکے مقابل بیٹھا تھا۔ادیان کا ہاتھ ماہین کے ہاتھ کے نیچے دبا تھا۔ازمہ کی انکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی۔۔

ادیان اسکا شوہر تھا وہ ایسے کیسے کسی اور کے ساتھ لیکن ادیان نے کبھی اسے اپنی بیوی مانا ہی کب تھا۔۔ازمہ تلخی سے مسکرائی۔۔ادیان آج ماہین کے مسلسل فورس اور فون کال کرنے پر اس سے ملنے یہاں آیا۔اسکا ارادہ ماہین سے دوٹوک بات کرنے کا تھا۔وہ ماہین کو اسکی حیثیت اپنی زندگی میں باور کروانے آیا تھا لیکن ماہین نے پہلے ہی چالاکی سے ازمہ کو کال کر دی تھی۔

"ارے بھئی تم دونوں کی ایسے سٹی گم ہو گئی جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔"ماہین نے کھکھلاتے ہوئے ازمہ کا ہاتھ دوستانہ انداز میں تھامتے اپنے برابر والی کرسی پر بٹھایا۔

ویٹر کھانا سرو کر کے جا چکا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ماہین شاید ہمیں چلنا چاہیئے۔۔بہت دیر بھی ہو گئی ہے۔۔" ادیان نے اپنے والٹ سے چند نوٹ نکال کے بل بک میں رکھے۔

"یہ کھانا جو منگوایا ہے اسکا کیا ہو گا۔۔؟؟اب اور آرڈر کرنا ہے کیونکہ ازمہ نے بھی ہمیں اچانک جوائن کر لیا۔ میں نے تو صرف اپنے اور تمہارے لئے آرڈر کیا تھا۔

"لسن ماہین۔۔میں عورت ذات کی بہت عزت کرتا ہوں۔اس عزت کو برقرار رہنے دو۔مزید تماشہ نہیں کرو ورنہ تم نے صرف ادیان کو دیکھا ہے۔میں انسپیکٹر ادیان علوی کا روپ دکھانا نہیں چاہتا۔بہتر یہی ہے کہ مجھ سے اور میری بیوی سے دور رہو۔۔میرا حصار توڑنے کی کوشش کرو گی تو راکھ ہو جاو گی۔۔میری خاموشی طوفان سے پہلے کی ہے۔۔اگر مجھ سے جڑے رشتوں پہ بات آئی تو طوفان اٹھے گا اور یہ تمہیں برباد کر دے گا۔۔" ادیان نے غیض وغضب کے ساتھ سرد لہجے میں کہا۔ازمہ کا ہاتھ پکڑتے وہ کھڑا ہوا۔ازمہ نے ایک لفظ بھی بولنا ضروری نہیں سمجھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماہین نے اپنے ماتھے پر چمکتا پسینہ صاف کیا۔ادیان کا یہ روپ خطرناک تھا۔وہ خوفزدہ ہوئی۔۔کہاں وہ نرم مزاج ادیان اور کہاں یہ آنکھوں میں طوفان لئے۔۔

ادیان کے ساتھ ازمہ بے جان گڑیا کی طرح کھینچتی چلی گئی۔ادیان نے ریسٹورنٹ سے باہر آ کے بھی اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا۔

Posted on Kitab Nagri

اپنی گاڑی کے قریب پہنچ کے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔ازمہ کو فرنٹ سیٹ پہ بٹھایااور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ریسٹورنٹ میں بیٹھی ماہین اپنے پلین کے کامیاب ہونے پہ خوش تھی لیکن اسکا پلین آدھا کامیاب ہوا تھا۔ادیان اسکے جال میں نہیں پھنسا۔

وہ ان لوگوں میں سے تھی جو خود خوش نہیں رہتے اور دوسروں کو بھی خوش رہنے نہیں دیتے۔۔

اسکے دل میں کہیں اطمینان تھا کہ ازمہ اب مزید ادیان کے ساتھ نہیں رہے گی۔۔

اپنا بیگ اور چشمہ سنبھالتی وہ بھی باہر کی جانب جانے لگی.

ازمہ کی چپ ادیان کو مزید غصہ دلا رہی تھی۔اس نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔ہاتھوں جی نسیں پھولی ہوئی، بھینچے ہوئے ہونٹ اسکے ضبط کا پتا دے رہے تھے۔اعصاب تن چکے تھے۔ازمہ کی خاموشی اسے طیش میں مبتلا کر رہی تھی۔

ازمہ نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا۔اسے نظر انداز کرتے وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ادیان نے اسکا نظر انداز کرنا ایک آنکھ نہیں بھایا۔۔اس نے گاڑی کی کھڑکی پر بلیک شیڈ گرا دیئے۔۔

ادیان نے طیش میں آتے اپنا ہاتھ زور سے اسٹیرنگ پہ مارا اور گاڑی جھٹکے سے روڈ کے سائڈ میں لگائی۔۔

Posted on Kitab Nagri

ازمہ نے خود کو سنبھالنے کیلئے ادیان کا بازو تھاما۔ اسکا سر ڈیش بورڈ پہ لگ جاتا لیکن ادیان نے بروقت اپنا ہاتھ رکھ کے اسے محفوظ کر لیا۔۔ حجاب کی پن لوز ہونے کی وجہ سے اسکا حجاب ڈھلک کے گردن میں آگیا۔۔ ادیان نے اسکی بھوری شکوہ کرتی آنکھوں سے نظریں چرائی۔۔

"سے سم تھنگ ڈیم اٹ۔۔۔ کچھ تو بولو مگر مجھے یوں خاموشی کی مار مت مارو۔۔۔" وہ دھاڑا۔۔ ازمہ کا دل اسکی دھاڑ پہ کانپ گیا تھا۔ اس نے ادیان کے سینے پہ ہاتھ رکھا اور سنبھال کے اپنی جگہ بیٹھی۔

وہ ہنوز چپ کا روزہ رکھے بیٹھی تھی۔ ادیان نے اسے بازو سے تھاما۔۔ ازمہ کو اسکی انگلیاں اپنے گوشت میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی۔۔ ادیان نے دونوں ہاتھوں سے اسکے بازوؤں کو پکڑا ہوا تھا۔

سیاہ آنکھوں کا تصادم بھوری شکوہ کرتی آنکھوں سے ہوا تو قہر برپا ہوا۔ ازمہ نے نظریں چرائی۔

"میں کچھ کہہ رہا ہوں۔ آواز نہیں آتی آپ کو۔ اس خاموشی کو کیا مطلب سمجھوں میں۔۔" وہ غرایا۔۔

"مجھے آپ سے علیحدہ ہونا ہے۔۔۔ میں آپ کی زندگی کا حصہ کبھی رہی نہیں ہوں۔" اسکی سپاٹ آواز ادیان کے کانوں تک پہنچی تو بے ساختہ گرفت ڈھیلی پڑی۔ وہ بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ میری زندگی کا حصہ نہیں میری زندگی بن چکی ہیں ازمہ۔۔۔۔!" اس نے تاسف سے سوچا مگر کہا کچھ نہیں۔۔ وہ پھر سے ایک عورت کی منت کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ وہ پھر دھتکارا جائے گا۔

Posted on Kitab Nagri

اس نے خاموشی سے گاڑی اگے بڑھادی۔ ازمہ نے منہ دوسری طرف کرلیا۔ آنکھیں آنسوؤں سے لبالب تھی۔ تو کیاوہ دونوں جداہونے والے تھے۔۔۔؟؟ابھی تو ملن مکمل بھی نہیں ہوااور جدائی کا تصور روح کو جھنجھوڑ رہاتھا۔۔

زندگی کیاکسی مفلس کی قباہے جس میں

ہر گھڑی درد کے پیوند لگے جاتے ہیں.

"بھائی اپ نے بلایا تھا۔۔۔!" ایزل نے ادیان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ ادیان نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے براجمان تھے۔۔

"ہم م م بلایاتو تھا۔ ضروری بات کرنی تھی۔۔" ادیان اسکی جانب مکمل متوجہ ہوا۔ ایزل کا دل انہونی کے احساس سے دھڑکا۔ لبوں پہ زبان پھیرتی وہ گویاہوئی۔۔" کیسی بات؟؟"

"دیکھوایزل تم میری بیٹیوں جیسی ہو۔ بابا کے جانے کے بعد میں نے باپ بن کے پالاہے تمہیں۔ پہلے تمہاری زندگی کو ایک غلط فیصلے کی نظر کرنے والا تھالیکن خدا کا شکر ہے جس نے تمہاراگھر خراب ہونے سے بچالیا۔ آج میں تم پر کوئی فیصلہ تھوپ نہیں رہا۔۔

Posted on Kitab Nagri

دنیا سے ہٹ کے آج مجھے تمہاری رائے جاننی ہے۔ تمہاری خوشی میری اولین ترجیع ہے جسے میں پہلے نظر انداز کر گیا تھا۔ صفیان تمہارے لئے بہترین ہمسفر ثابت ہو گا۔ وہ مکمل دھوم دھام سے تمہاری رخصتی چاہتا ہے۔ آگر تمہاری اجازت ہو تو میں اسے ہاں کہ دوں۔۔

اپنی دل خوشی کا اظہار کرنے کا حق ہے تمہیں۔ تمہاری خوشی اس شخص میں ہے لیکن میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں تا کہ اسے تاریخ دے سکوں۔۔"

ایزل فطرت جذبات میں آتے اسکے سینے سے جا لگی۔۔" تھینکیو تھینکیو سو مچ بھائی۔ آپ دنیا کے بیسٹ بھائی ہیں۔۔. "تشکر کے آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے۔ ادیان نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ شفقت اور محبت بھرا لمس بالکل اسکے باپ جیسا تھا۔

بھائی بھی تو باپ کی طرح ہوتے ہیں۔۔ باپ نہ ہو تو بہنوں کا سایہ بن جاتے ہیں۔ انکے محافظ۔

"بس اب رونا نہیں ہے میری پرنسس کو اور ایک بات صفیان اگر تمہیں کبھی کچھ کہے تو اسے بتا دینا کہ تم انسپیکٹر ادیان علوی کی بہن ہو خود ہی سیدھا ہو جائے گا۔ میں تمہیں گھر سے رخصت کر رہا ہوں لیکن یہ گھر تمہارا ہے بیٹا۔ تم چاہے جہاں بھی چلی جاؤ یہ گھر تمہارا رہے گا۔۔ کوئی بھی مسئلہ در پیش ہو کسی بھی قسم کا تم بس اپنے بھائی کو یاد کر لینا۔۔" ادیان نے اسے سمجھایا۔ اسے مان دیا تھا کہ بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتی۔ نہ وہ اس بوجھ کو اتار رہا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

ایزل کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی..شفاف مسکراہٹ۔ غم کے بادل چھٹ چکے تھے۔

"ارے ایزل تم اتنا رو کیوں رہی ہو؟؟؟ افف لڑکی کچھ دنوں میں رخصتی ہے تمہاری اور تم یہاں آنسو بہا رہی ہو۔ ساری اسکن پر رنکلز پڑ جائیں گے۔۔"ازمہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے چھیڑا ۔ادیان کا قہقہ ایزل بے ساختہ تھا۔ایزل جھینپ گئی۔۔"بھابھی آپ بھی نہ۔۔ادیان بھائی کی باتوں نے میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو لا دیئے۔۔"

"رہنے دو تمہاری بھابھی کو برداشت نہیں اپنی نند کا یوں اپنے بھائی سے پر تکلف ہونا۔یونو روائیتی بھابھیاں۔۔"ادیان نے ایزل سے الگ ہوتے لڑاکا عورتوں کی طرح کہا۔ایزل نے اپنے آنسو صاف کئے اور اٹھ کے ازمہ کو ادیان کے برابر بٹھایا اور خود ادیان کی دوسری جانب بیٹھی۔

"آپ ہم دونوں میں پھوٹ نہیں ڈلوا سکتے بھائی۔میری بھابھی بہت اچھی ہیں اور میں انکی ٹیم میں ہوں۔۔"ایزل نے منہ چڑاتے کوئے باوار کروایا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ازمہ اور ادیان کے بیچ میں جب سے بات چیت بند تھی۔اسکی یوں پاس بیٹھنے پر وہ پہلو بدلنی لگی ۔دھڑکتا دل بسر بار اسکی جانب ہمکنے کو بے تاب تھا جو بے سب کچھ جانتے بوجھتے بے نیاز بنا بیٹھا تھا۔ادیان کا پیر مسلسل اسکے پاؤں کو چھو رہا تھا لیکن وہ ویسے ہی بیٹھا تھا۔ازمہ نے کلس کے اسکی جانب دیکھا۔

Posted on Kitab Nagri

"واقعی تمہاری بھابھی بہت اچھی ہیں سب کے معاملے میں سوائے میرے۔۔۔"وہ معنی خیزی سے بولا۔

"اوہو کیسی باتیں لے کے بیٹھ گئے آپ۔۔ آؤ ایزل ہم تمہاری شادی کی تھیم سیٹ کرتے ہیں۔وقت کم ہے اور کام زیادہ۔۔"ازمہ نے ایزل کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتی ہوئے دوسرے میں کمرے میں لے گئی۔۔ازمہ کا کترایا کترایا انداز ادیان کی پیشانی پر بلوں میں اضافہ کر رہا تھا۔اسے چھوڑنے کا تو تصور بھی محال تھا اور وہ ظالم لڑکی کچھ نہ سننے پہ بضد تھی۔

مہندی کا فنکشن گھر میں ہونا طے پایا تھا۔فنکشن ختم ہونے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آچکی تھی۔ہاتھوں میں بھری بھری مہندی کا رنگ خوب نکھر کے آیا تھا۔پیلی چولی اور ملٹی کلر کے لہنگے میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی مگر کچھ تھا جو بجھ گیا تھا۔صفیان کی امد کی منتظر اسکی آنکھوں کی جوت۔۔

www.kitabnagri.com

اس نے کپڑے چینج کئے۔۔رخصتی کے دن تک اسے پیلا لباس پہنا تھا۔یہ عجیب رسم ازمہ کی بتائی ہوئی تھی۔وہ کپڑے لئے واشروم میں بند ہوئی۔کچھ دیر بعد نہا کے باہر نکلی۔مٹے مٹے میک اپ کے نشان چہرے کو مزید سوگوار بنا رہے تھے۔پیلے کپڑوں میں وہ سورج مکھی کا پھول لگ رہی تھی۔

وہ اپنے بیڈ پہ دراز ہوئی اور اپنا تکیہ باہوں میں لیا۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ نہیں ہیں تو دیکھیں یہ تکیہ یہ میرا ساتھی بن گیا۔شاید آپ ناراض ہیں لیکن میرے پاس بھی بہت بڑی خوشخبری ہے۔میں اور ہمارا بے بی آپ کا اتنا انتظار کرتے ہیں لیکن آپ آہی نہیں رہے۔۔"وہ لاشعور میں تکیئے میں منہ دیئے بولی۔یہ انکشاف کل ہی تو ہوا تھا اس پہ۔ڈاکٹر تھی وہ اپنی حالت سمجھ سکتی تھی۔کچھ دیر بعد وہ یونہی گہری نیند میں اتر گئی۔ٹیسٹ کروانے کے وہ اس بات کی تصدیق کرنے کا ارادہ کر بیٹھی تھی۔

صفیان بھی اسکے سو جانے کی تسلی کر لینے کے بعد کمرے میں داخل ہوا۔اسکے تکیئے کو ہمیشہ کی طرح زمین بوس کیا اور خود اسکی جگہ لیٹ گیا۔ایزل گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔

صفیان نے ٹیبل پہ موجود ہلدی اٹھا کے اسکے گالوں پہ باری باری لگائی۔

"مہندی مجھ سے لگوانا بھی ضروری ہے ورنہ روپ کیسے آئے گا میری دلہنا یا پہ۔۔ابھی تمہیں تھوڑا اور انتظار کروانا ہے لٹل اینجل۔پھر میں ہوں گا اور تم۔۔تمہارے ہوش ٹھکانے لگا دوں گا۔"اس نے ایزل کے بالوں سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو کو سانسوں کے زریعے اندر لیا۔

تصویر میں, تخیل میں, خیالوں میں خوابوں میں

میری بیتاب نظروں نے جدھر دیکھا تمہیں دیکھا۔۔!

Posted on Kitab Nagri

وہ بھی آنکھیں موند گیا۔ صبح تک ایزل کو بھی اپنے گال پہ لگی ہلدی سے اسکی آمد کا انداز ہو جاتا۔

دوسرے کمرے میں ادیان اور ازمہ ایک دوسرے سے کروٹ موڑے لیٹے ہوئے تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے نالاں تھے۔

ایزل کی رخصتی کا دن تھا آج۔ ایزل اور اپنے لئے اس نے پارلر والی کو گھر ہی بلوا لیا تھا۔

ایزل دوسرے کمرے میں تیار ہو رہی تھی جبکہ ازمہ اپنے کپڑے لینے کمرے میں داخل ہوئی۔

ادیان ٹی وی کا ریموٹ پکڑے انہماک سے نیوز دیکھنے میں مگن تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہوتی ازمہ کو سرسری سا دیکھتے ہوئے پھر نظر انداز کر دیا۔

دونوں کے درمیان سرد دیوار حائل ہو چکی تھی جسے گرانے کی کوشش دونوں میں سے ایک نے بھی نہیں کی تھی۔ کل ہوئی افتاد کے بعد وہ اسے مکمل نظر انداز کرنے لگا تھا۔

ازمہ کے دل پہ جیسے چھریاں چل رہی تھی۔ وہ آنسو پیتی اپنے کپڑے لے کر واش روم میں بند ہو گئی۔

کچھ دیر بعد وہ کپڑے بدل کے باہر آئی۔ آمنہ بیگم کی فرمائش پہ اس نے بھاری کامدار سرخ لہنگا زیب تن کیا تھا۔ جسکے اوپر زرتاری کام ہوا تھا۔ سرخ چولی کے ساتھ سرخ ہی ڈوپٹہ تھا۔ اسکی رنگت پہ یہ

Posted on Kitab Nagri

رنگ خوب جچ رہا تھا۔ آنکھوں کو آئی لائنر سے سجائے اور سموکی میک میں وہ جاذب نظر لگ رہی تھی۔ بال باندھنے ابھی باقی تھے۔ بھوری آنکھیں پھر بھی اداسی میں لپٹی تھی۔

اس نے کن آنکھیوں سے ادیان کو دیکھا جسکی نظریں بھٹک بھٹک کے ازمہ کا طواف کر رہی تھی۔ ازمہ نے شان بے نیازی سے اسے نظر انداز کیا اور سنگھار میز کے سامنے کھڑی ہو کے اپنے بال سلجھانے لگی۔

ادیان گہری سانس بھرتے اٹھا اور اسکے پاس جا کے کھڑا ہو گیا۔ دونوں کا عکس آئینے میں جھلملا رہ تھا۔ ازمہ نے خود کو یکسر بے نیاز ظاہر کیا۔

ادیان نے نامحسوس انداز میں اپنا کندھا اسکے کندھے سے ملاتے کنگھا اٹھایا۔ بال بنا کے وہ پھر سے جھکا اور اپنی گھڑی اٹھائی۔ چہرے پہ سنجیدگی چھائی تھی جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

اسکی دہکتی سانسیں اور تپش لمس ازمہ کو بخوبی اپنی گردن پہ محسوس ہو رہا تھا۔ اسکے برش کرتے ہاتھوں سے برش پھسلا۔ وہ چاہ کے بھی اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو قابو نہیں کر سکتی تھی جو اسے پاس پاتے ہی منتشر ہونا شروع ہو جاتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"ان ہاتھوں کی لرزاہٹ پہ قابو پالینا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔اونچے داوے کر دینا آسان ہوتا ہے لیکن انہیں پورا کرنا مشکل۔۔"اس نے ازمہ کی گردن پہ اپنی تھوڑی ٹکائی۔ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھے کہ وہ مکمل اسکے حصار میں قید ہو گئی۔

"آپ مجھے چھوڑ دینا چاہتے ہیں تو چھوڑ مگر یوں اجنبیت دکھا کے مجھے ٹارچر مت کریں۔۔۔"وہ جو کب سے اپنے اندر اتنار کھے بیٹھی تھی آخر بول اٹھی۔۔ادیان نے تاسف سے گردن ہلائی۔اسکی شیو کی چھبن ازمہ کو حواس باختہ کر رہی تھی۔وہ مکمل طور پہ اس کے سہارے کھڑی تھی

"اونہوں۔۔۔قربت میں آپ کا یہ عالم ہے۔قوس و قزع کے رنگ میں ڈھلی آپ میرے سہارے پہ کھڑی ہیں۔اگر آپ کو چھوڑ دوں تو آپ سے یہ رنگ چھن جائیں گے اور آپ کے گرنے کا بھی خطرہ ہے۔آپ جتنا مرضی چاہے چھپالیں کے آپ کے چہرے پہ کھلتے بجھتے رنگوں کا تعلق ادیان علوی سے ہے۔۔"اس نے ازمہ کی گردن پہ پرشدت لمس چھوڑا۔سہ پھڑ پھڑا کہ رہ گئی۔سارے خود کئے وعدے اس کا تازگی بھرا لمس پاتے ہی ہوا ہونے لگے تھے پھر اسکے ذہن میں جھماکا ہوا۔ماہین کا اسکاے ساتھ بیٹھا ہاتھ پکڑنا سب یاد آتے ہی وہ مزاحمت کرنے لگی۔

"آپ مجھے یوں بہلا نہیں سکتے۔۔۔مجھ سے آپ دور رہیں تو اور مجھے طلا۔۔۔۔!"وہ ابھی بول رہی تھی کہ ادیان نے اسکے بازو پہ گرفت سخت کی اور تنبیہ کرتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔ازمہ کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

Posted on Kitab Nagri

"بس-------!میری اجنبیت کا دکھ بھی ہے اور مجھے چھوڑنا بھی چاہتی ہیں۔اتنا بولا کریں جتنا آپ بعد میں سہل کرنے کی طاقت رکھتی ہوں ازمہ۔۔آپ کے اس مطالبے کے بعد بھی اگر میں خاموش ہوں تو میری خاموشی کا فائدہ مت اٹھائیں۔

آپ نے طلاق کا لفظ اب دوبارہ استعمال کیا تو میر امر اہو امنہ دیکھیں گی۔۔۔طلاق کی بات کرنا وہ بھی بغیر کسی وجہ کے کتنا بڑا گناہ ہے یہ آپ جانتی ہیں؟؟؟۔مجھے صفائی کا ایک موقع بھی دیئے بنا آپ نے خود ہی کہانی گھڑ لی تو میں بھی اپنی صفائی دینے کا قائل نہیں ہوں۔

آپ اگر مجھ سے پوچھتی تو میں لازمی آپ کو وہاں موجودگی کی وجہ بتاتا لیکن آپ نے پوچھنا تک گوارہ نہیں کیا اور طلاق کی بات کہ ڈالی۔۔"اسکا لہجہ سخت تھا۔ازمہ کی بھوری آنکھوں میں نمی چمکی۔اسکے حسن کو مزید دو آتشہ بنا رہی تھی۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن الفاظ جیسے ختم ہو چکے تھے۔

"میں جب مر جاؤں جب یہ سوگ منالینا۔ابھی میں زندہ ہوں تو میرے ساتھ ہنس بول لیا کریں۔کل پتہ نہیں یہ وقت ہو نہ ہو۔۔"اسکا رونا ادیان کو طیش میں مبتلا کر رہا تھا۔پہلے خود الگ ہونے کی بات اور اب خود ہی خود ترسی کا شکار۔۔

ازمہ نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا۔دل اسکے مر جانے کی بات پہ دھڑکنا بھول چکا تھا۔

"آپ ایسے تو نہ کہیں۔۔۔!!!"اسکی آواز رندھ چکی تھی۔اسے کھونے کا تصور ہی سوہان روح تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"پھر اور کیا کہوں؟؟؟؟میری زندگی میں آپ مجھ سے الگ ہونے کی باتیں کریں گی تو آگے بچتا کیا ہے ۔۔۔۔۔"وہ تلخی سے گویا ہوا۔گرفت اب ڈھیلی پڑ چکی تھی۔

"آپ اگر میرے ساتھ خوش نہیں ہیں تو ہمارے راستے جدا ہونا بہتر ہے۔آپ کسی اور کے ساتھ خوش ہیں تو میں رکاوٹ کیوں بنوں۔اب آپ ماہین سے ملنے کے جواز مت پیش کیجیئے گا کیونکہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو مجھے برا نہیں لگتا لیکن وہ آپ کی پرانی معشوقہ تھی۔۔"اس نے طلاق کا لفظ استعمال کرنے سے گریز برتا۔وہ کس قدر سفاک ہو چکی تھی اسکی اندازہ اسے نہیں تھا۔ادیان کی آنکھوں میں لہو اترا۔وہ ازمہ کی کان کی جانب جھکا۔

"آپ کے بقول وہ میری پرانی معشوقہ تھی۔۔۔۔وہ ماضی کا حصہ تھی جسکے بارے میں سچ سچ آپ کو پتا تھا۔میں نے کچھ نہیں چھپایا۔آپ کے ماضی کو میں نہیں کریدا،جو آپ نے کہا مان لیا کیونکہ مجھے آپ پہ اعتبار تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کسی کی زندگی میں شامل ہونے سے پہلے ہم ماضی بھلا دینا چاہتے ہیں لیکن یہ دنیا بھولنے نہیں دیتی آگے بڑھنے نہیں تھی چاہے پھر ہم کتنے ہی خلوص سے کیوں نہ کسی کی زندگی میں شامل ہو ہمارے ماضی کا حوالہ ساتھ رہتا ہے۔کسی آسیب کی طرح ہمارا پیچھا کرتا۔۔۔"آنکھوں میں آگ سی دہک رہی تھی جو اسکے نازک وجود کو جھلسانے لگی۔ازمہ کو اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا۔وہ لب کچل کے کچھ کہنے کی کشمکش میں مبتلا ہونٹ چبانے لگی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ کو میری بات پہ یقین نہیں لیکن یہ سب پری پلینڈ تھا۔اسکی جان کو خطرہ ہے جسکا شبہ اس نے مجھ سے ظاہر کیا تھا۔انسانیت کے ناطے میں اس سے ملنے چلا گیا۔۔اپنے سچ کو ڈیفائن کرنے کیلئے میرے پاس ثبوت ہیں۔۔

میرے دل میں چور نہیں تھا اسلئے میں وہاں گیا کیونکہ میں ہر گز یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ مجھے وہی اپنے پیچھے بھاگتا ادیان سمجھے۔میں زندگی میں آگے بڑھ چکا تھا اسلئے اس سے ملنے یانہ ملنے سے مجھے فرق نہیں پڑتا۔"ادیان نے موبائل نکالا۔اس میں کچھ بٹن پریس کئے تو ماہین اور اسکی کال ریکارڈنگ چلنے لگی۔ادیان اپنی جاب کی وجہ سے سب کالز کا ڈیٹا رکھتا تھا۔آج بات حد سے تجاوز کر گئی تو اسے ثبوت دکھانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ازمہ کا بار بار خود سے جدا ہونے کا مطالبہ تکلیف دہ تھا۔

ازمہ جیسے جیسے سنتی جارہی تھی شرمندگی بڑھتی جارہی تھی۔

"اب آپ نہ مجھ سے الگ ہونے کی بات کریں گی۔۔سب کچھ اب آپ کے سامنے ہے۔"اس نے موبائل پاکٹ میں ڈالا۔

"اگر اب ماہین سے کوئی تعلق نہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ مجھے چاہتے ہیں۔میں صرف مجبوری کے تحت یہاں موجود ہوں۔۔"کہتے کہتے آواز بھیگ چکی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"میرے سارے تعلق آپ کے ساتھ ہی ہیں۔ آپ محسوس کرتیں تو احساس ہوتا. آپ کو میری آنکھوں سے محسوس ہو جانا چاہیئے کہ میں آپ کو کتنا اور کس حد تک چاہتا ہوں۔ میرا لمس اور میری قربت کے لمحات فقط آپ کو حاصل ہیں۔۔۔۔" وہ اتنا کہتے ہی اسکے لبوں پہ جھکتا سارے تعلق باوار کروانے لگا۔ چاہتوں سے لبریز اسکا لمس ازمہ کیلئے منفرد تھا۔

اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔ ادیان کے کالر پہ اسکی گرفت مضبوط ہوئی۔ ان چاہی اور من چاہی کا فرق واضع تھا۔

"اب تو شاید آپ کو کوئی گلہ نہیں ہو گا کہ آپ من چاہی نہیں۔ باقی چاہتوں کا اظہار میں رات میں تفصیل سے کرنے کا ارادہ کر بیٹھا ہوں۔۔۔" وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔ اپنی سانسوں کو ہموار کرتی ازمہ کا چہرہ یکلخت سرخ ہوا۔

"مجھے معاف کر دیا آپ نے اتنی جلدی۔۔؟؟ وہ ساری بے رخی اور ناراضگی اور آپ پہ اعتبار نہ کرنا۔۔؟؟" سنبھلتے ہوئے سوال کیا گیا۔

"شوہر ہوں آپ کا۔۔۔ ایک رتبہ بڑا ہے میرا۔ اس رتبے کا خیال کرتے ہوئے مجھے ظرف کا پلڑا بلند رکھنا ہے۔ اگر میں ہی اپنی انا کے زعم میں مبتلا ہو کے ناراضگی جتانے لگا تو آپ سے کیا گیا وعدہ کیسے نبھاؤں گا۔ آپ کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہ لانے کا وعدہ۔ آپ کے ہونٹوں پہ ہنسی بن کے کھلنے کا وعدہ۔ یہ وعدے میری ناراضگی پہ سبقت لے جاتے ہیں۔

Posted on Kitab Nagri

جب آپ ایسے آتش فشاں روپ میں سامنے کھڑی ہوں گی تو میں خود ہی پانی بن جاؤں گا۔"اس نے گویا ازمہ کو زندگی کی نوید سنائی تھی۔اتنا مان بھرا انداز،اتنی چاہت۔۔

اس نے ازمہ کے سر سے سر ٹکایا۔دونوں بن کہے خاموشی میں محسوس ہونے والی محبت کو جانچ رہے تھے۔یونہی کئی لمحے بیت جاتے کہ دروازہ دھڑ دھڑایا گیا۔ازمہ نظریں چراتی دور ہوئی۔اب سب کچھ جیسے ٹھیک ہونے والا تھا۔

ملازمہ انہیں جلدی آنے کا کہ کے جاچکی تھی۔

"ادیان چھوڑیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔اج آپ کی بہن کی شادی ہے۔۔"ازمہ نے جیسے وقت کا احساس دلایا۔

"ایک شرط پہ جانے دوں گہ آپ آج میرے لئے یونہی دلہن کی طرح بیٹھیں گی اور میرا انتظار کریں گی۔۔بولیں منظور ہے۔۔"وہ جیسے اپنی منوانے کے موڈ میں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے ابھی تو جانے دیں۔۔۔"اس نے بات ٹالنا چاہی تو ادیان کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔ازمہ باہر جانے کیلئے پلٹی کہ ادیان کی آواز نے اسکے قدم روک لئے۔

Posted on Kitab Nagri

"ایسے باہر جائیں گی تو میری وارفتگیوں کی داستان آپ کے چہرے سے عیاں ہو جائے گی۔" ازمہ کے گال دہک اٹھے۔۔اس نے واپس مڑتے نظریں چراتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھا اور ٹشو پیپر سے چہرہ سیٹ کر کے باہر چلی گئی۔

پیچھا کھڑا ادیان بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہا گیا تھا۔کسی ایک تو آگے بڑھنا تھا اس نے یہ قدم اپنی خوشگوار زندگی کیلئے اٹھایا تھا۔

پوری شادی میں جس طرح صفیان نے اسے نظر انداز کیا تھا۔۔اسکا دل خون کے آنسو رویا تھا۔اب بھی وہ نا جانے کہاں غائب تھا۔ایزل اپنا سرخ برائیڈل لہنگا پھیلائے بیڈ پہ بیٹھی اسکی منتظر تھی۔پہلے اسکی رخصتی عام انداز میں نہیں ہوئی تھی لیکن آج وہ پورا پورا اسکے لئے سجی تھی۔۔۔دلہن بن کے اس پہ ٹوٹ کے روپ آیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کمرے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔بھینی بھینی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی۔

سرخ کامدار لہنگا چولی۔۔سونے کے کنگن اور ماتھا پٹی۔سرخ ہی جالی دار ڈوپٹہ شانوں پہ بے نیازی سے جھول رہا تھا کہ کھٹکے کی آواز پہ وہ چوکنا ہوئی۔شانوں پہ ڈالا ڈوپٹہ گھونگھٹ کے انداز میں لیا۔ہتھیلیاں

Posted on Kitab Nagri

بھیگ چکی تھی۔ آنے والے لمحات کا سوچ کے اسکا دل دھڑک رہا تھا۔ صفیان کا رویہ اسے روہانسہ کر رہا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز پہ وہ سیدھی ہو کے بیٹھی۔

صفیان نے اسکے لہنگا کھسکھایا اور اسکے پ بیٹھ گیا۔۔

"ایسے کیوں بیٹھی ہو جیسے پہلی بار میرے سامنے موجود ہو میری بیوی کے روپ میں۔ یہ چہرہ تو میں لاتعداد بار دیکھ چکا ہوں پھر یہ گھونگھٹ کیوں؟؟۔۔"صفیان نے جھٹکے سے اسکا گھونگھٹ الٹ دیا۔ ایک پل کیلئے اسکا دو آتشہ روپ اسے ٹھٹھکنے پی مجبور کر گیا تھا لیکن وہ سنبھلا۔ اپنی ناراضگی بر قرار رکھنی بھی ضروری تھی۔

"آپ کیلئے اتنا سجی سنوری ہوں۔۔پوری شادی میں تو آپ نے ایک نگاہ الفت ڈالنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔۔بس رات میں ہی چپکے سے ہلدی لگا کے چلے گئے۔۔"زبان سے شکوہ پھسلا۔ وہ صبح اٹھ کے جان گئی تھی کہ صفیان ایا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اگر میں ایک نگاہ الفت ڈال دیتا تو اتنے لوگوں کے سامنے تم سر تا پیر سرخ ہو جاتی۔۔یہ میری لگائی گئی ہلدی کا ہی اثر ہے جو تمہارے گال لال ہو رہے ہیں۔۔۔

خیر تم چینج کرو اور سو جاؤ۔۔"آخر میں اسکا لہجہ سرد ہو گیا...

Posted on Kitab Nagri

"میری رونمائی کا تحفہ تک نہیں دیا آپ نے۔۔۔۔پہلے بھی میرا تحفہ کھا گئے اور اب بھی۔۔"ایزل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے سے باز رکھا۔صفیان ابھی صدمے میں تھا۔اسے اپنے تحفے کی فکر تھی۔۔

"تمہاری اتنی بار دیکھی گئی صورت کا کیا تحفہ دوں۔۔۔۔۔؟؟؟"وہ کلس کے بولا۔۔

"چلیں آپ کے پاس نہیں ہے تحفہ لیکن میرے پاس ہے۔۔آپ تو ٹھہرے کنجوس لیکن میں نہیں ہوں۔۔۔"وہ شوخی سے بولی۔۔صفیان نے ابرو اچکا کے پوچھا"کیا ہے؟؟"

"ہم دونوں نے آپ کا بہت انتظار کیا پر خیر آپ نے ہمیں دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا۔اب ہم دونوں آپ سے ناراض ہیں اور تحفہ بھی نہیں دیں گے۔۔۔"ایزل اپنے بات سے مکرتے ہوئے بولی۔

"کون دونوں؟؟؟؟"صفیان نے الجھ کے پوچھا۔۔

"پہلے میرا تحفہ۔۔۔۔۔!"ایزل نے ہاتھ آگے کیا تو ناچارہ صفیان نے اسے گھورتے ہوئے اسکی ہتھیلی پہ سرخ مخملہ کیس رکھا۔ایزل نے فورا کیس میں سے انگھوٹی نکال کے اپنی انگلی میں پہنی۔

ڈائمنڈ کی انگھوٹی اسکی انگلی میں جچ رہی تھی۔صفیان نے یہ انگھوٹی کب سے خریدی ہوئی تھی صرف آج کے دن کیلئے۔۔۔

"اب میرا تحفہ۔۔۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"ہاں ہاں بتا رہی ہوں۔۔۔ خیر آپ کا تحفہ اچھا ہے مگر میرا تحفہ ایسا ہے کہ آپ اپنی ساری ناراضگی بھلا دیں گے۔۔۔ آپ ویسے بھی زیادہ دیر مجھ سے اور بے بی سے ناراض نہیں رہ سکتے۔۔۔"صفیان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ کچھ لمحے بعد وہ حیرت و بے یقینی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔۔۔ تم سے اور بے بی سے ؟؟ مطلب ہمارا بے بی۔ ہم دونوں کا بے بی۔۔"وہ دھڑکتے دل سے پوچھ رہا تھا۔ جیسے اپنی سماعتوں پہ یقین نہ ہو. ایزل کا ہاتھ تھامے وہ مزید قریب ہوا.

".جی ہمارا بے بی۔۔۔۔۔۔!"ایزل نے لب کچلتے ہوئے کہا۔ صفیان نے اسکا ماتھا چوما۔۔۔

"اتنا خوبصورت تحفہ شاید کسی کو شادی کی رات موصول نہ ہوا ہو۔۔۔ میں بہت خوش ہوں میری جان۔ تم نے جیسے مجھے سب سے بڑی خوشی دی ہے زندگی کی۔۔"وہ دیوانہ وار اسکا ایک ایک نقش چھو رہا تھا۔ ایزل خود میں سمٹتی جا رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"صفیان پر یہ سب جلدی نہیں ہے۔۔ میرا مطلب ہے ہم یہ سب کیسے مینج کریں گے۔ ہم اچھے پیرنٹس بن پائیں گے کیا۔۔۔؟؟؟"وہ گھبرا رہی تھی۔ صفیان نے اسکے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا۔

Posted on Kitab Nagri

"ہم سب سے بیسٹ پیرنٹس بنیں گے دیکھنا۔۔۔یہ سب جلدی نہیں ہے اور تمہارے بھائی کو مامو بنانے کا کہا تھا۔دیکھو بن گیانہ مامو۔۔۔"وہ شرارت سے بولا۔ایزل نے جھیپتے ہوئے ہاتھ کھینچنا چاہاتو اس نے ایزل کو مزید قریب کرلیا۔

"صفیان میں بالکل بھی اچھی نہیں ہوں۔۔اتنا دکھ دیتی ہوں آپ کو۔۔پھر بھی آپ ہمیشہ میرا خیال رکھتے ہیں۔۔"وہ سسکتے ہوئے بولی۔صفیان نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسکے بال سہلائے۔۔وہ سمجھ سکتا تھا اسکی کیفیت،اتنے دن اگر وہ انگاروں پہ جلا تھا تو خوش وہ بھی نہیں تھی۔

"تم بہت اچھی ہو۔۔۔!"وہ جو سنا چاہتی تھی صفیان بول رہا تھا۔کیسے اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ سکتا تھا۔۔

"سچ میں۔۔۔!"وہ رونا بھول کے آنکھوں میں امید کے دیئے لئے پوچھنے لگی۔انداز بالکل بچوں والا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"خود پہ شک؟؟؟؟"صفیان نے الٹا سوال کیا۔

"بے انتہا۔۔۔!"وہ اسکے منہ تعریف سننے کی خواہشمند تھی۔

"مجھ پہ یقین۔۔۔!"صفیان نے اسکی آنکھوں میں جھانک کے کہا۔

"لامحدود۔۔۔۔"اس نے پلکوں کی چلمن گرادی۔

Posted on Kitab Nagri

صفیان نے اسکی پیشانی کو اپنے لبوں سے معتبر کیا۔

"تو پھر مجھ پہ یقین کرو تم بہت اچھی ہو۔۔" یہاں ایزل دل پگھل چکا تھا۔اس نے اپنا مہندی سے سجا ہاتھ صفیان کے دھڑکتے دل پہ رکھا۔

"تم یوں کرو گی تو کیسے چلے گا۔۔ابھی تو میری ناراضگی کا دورانیہ طویل ہونا تھا۔جتنا تم نے مجھے تڑپایا ہے اس کا حساب کتاب باقی تھا۔اب تم ہتھیاروں سے لیس میرے سامنے جان بوجھ کے بیٹھی ہو۔۔"صفیان کی دہکتی سانسیں وہ اپنی گردن پہ محسوس کرتے خود میں سمٹی۔۔اسکی قربت کے لمحات اسکی نازک جان پہ ہمیشہ گراں گزرتے تھے۔۔

"پلیز ناراض نہیں ہوں۔۔میں معافی مانگ تو رہی ہوں۔اب کیا آپ میری جان لیں گے۔"وہ آنکھیں میچتے ہوئے بولی۔سانسیں جیسے سینے میں اٹک رہی تھی۔

"میں جان تو لوں گا چوزی مگر اپنے انداز میں۔میرا ارادہ بدل چکا ہے۔اپنی تڑپ کا بدلہ تو لینا ہے تمہیں بتانا ہے کہ

صفیان تمہارے لئے کب کب تڑپا ہے۔

تمہاری بے اعتنائی نے کیسے اسے مارا ہے۔۔"صفیان نے چھوٹی سے جسارت کی۔ایزل کا چہرہ گلنار ہو چکا تھا۔آنے والے لمحات کا سوچتے پہلو میں دھڑکتے دل کی دھڑکن حد سے سوا ہو رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسکی پر شوخ نگاہوں نے ایزل کی پلکوں کی جھالر میں ارتعاش پیدا کیا۔

اسکا سراپا صفیان کے جذبات دہکا رہا تھا۔اس نے دھیرے سے اسکی نتھلی پہ اپنے لب رکھے۔ایزل نے اسکی شرٹ دبوچی تھی۔ آج تو اسکے لمس کی شدتیں سہنا محال تھا۔ان میں چھپی تڑپ سے وہ بے حال ہوتی اسکے سینے پہ سر گرا گئی۔گہرے گہرے سانس لیتی وہ بکھری ہوئی تھی۔

"صفیان۔۔۔۔۔"اسکے ہاتھوں کی مسلسل ہوتی منمانیوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے آواز دی۔

"شششش آج نہیں۔ آج تم سر تا پیر میری ہو۔کوئی ناراضگی آج تمہیں بچا نہیں سکتی۔ساری دنیا کے سامنے تمہیں اپنا کے آیا ہوں۔تمہارے بھائی نے خود اپنی رضامندی سے ہاتھ تھمایا ہے تمہارا۔اب تم چاہو بھی تو یہ ہاتھ نہیں چھوڑوا سکتی۔دنیا تو گواہ ہے ہماری شادی کی لیکن ان کمرے میں سجے پھولوں کو بھی میری عشق کی خوشبو سے مہکنے دو۔۔ان پتیوں کے مرجھانے تک مجھے اپنے لمس سے تمہیں مہکانا ہے۔۔"صفیان نے اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا۔اسکا ہاتھ اپنی کمر کے گرد محسوس کرتے،اسکی انگلیوں کا لمس پاتے ہی اسکی جان حلق میں اٹک گئی۔ایزل نے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔وہاں کوئی رنج کوئی شکوہ نہیں تھا۔صرف جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔

صفیان کا ظرف بہت بڑا تھا۔وہ انا پرست سا شخص اپنی محبت کی خاطر ایزل کا ہر ستم سہہ جاتا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

وہ شرماتی ہوئی اسکی بے باک نظروں سے گھبراتے ہوئے اسکے چوڑے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔فسوں خیز خاموشی میں صفیان کا قہقہ گونجا۔ان دونوں کی دھڑکنیں اب ایک دوسرے سے ہمکلام تھی جیسے ساری ان کہی ان سنی باتیں کر دینا چاہتی ہوں۔

اسکی رضامندی سمجھتے ہوئے صفیان نے اسے خود میں قید کر لیا۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ دھکیل کے اندر داخل ہوا۔سارے شکوے سارے وسوسے پست پشت ڈال کے اس نے نئی زندگی کی شروعات کا سوچا تھا۔

شروعات تو ہمیشہ سے مشکل ہوتی لیکن۔۔۔۔ماضی کو چھوڑ کے وہ حال میں جینا چاہتا تھا۔ازمہ کے ساتھ اسکی ہمراہی میں پھر سے جینے کی خواہش دل میں سر اٹھا رہی تھی.

دروازہ کھولتے ہی اسکی نظر بستر پہ بیٹھی ازمہ پہ پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔۔کمرہ کسی بھی سجاوٹ سے پاک تھا۔کمرے میں جلتی مدھم روشنی ماحول کو فسوں خیز بنا رہی تھی۔۔

ادیان نے دروازہ لاک کیا۔قدم بڑھاتے اسکی جانب آیا۔۔"آپ میرے انتظار میں جاگ رہی ہیں۔۔۔کتنا سحر انگیز ہے یہ سب۔۔۔"وہ مخمور لہجے میں بولا۔اسکے قدموں چاپ نے ازمہ کی پلکوں کی جھالر میں ارتعاش پیدا کیا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"یوں نظریں نہ جھکائیں آج۔۔کوئی گناہ تھوڑی کیا ہے آپ نے۔۔آپ نے تو اپنی فرمانبرداری کا ثبوت دیا ہے۔۔"ادیان شوخی سے کہتا اسکے بربار میں دراز ہوا۔اسکی آنکھوں کی چمک دیدہ زیب تھی۔۔ازمہ نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔یہ شہزادوں جیسا شخص اتنی آزمائشوں کے بعد اسے مل چکا تھا۔

"میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔مجھے یوں آپ پہ شک نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔ماہین آپ کا ماضی تھی اور میں آئیندہ اسے یاد نہیں کرنا چاہتی۔۔مجھے معاف کر دیں"وہ سخت شرمندہ تھی۔ادیان نے گہری سانس بھری۔

"میں پچھلی باتیں دہرانا نہیں چاہتا۔زندگی میں لاتعداد بار آپ کو اگر کسی بات کا شک ہو تو آپ مجھ سے تصدیق کرنا کا حق رکھتی ہیں۔۔۔الگ ہو جانے کی باتیں کرنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔

آپ سے کچھ پل جدا ہو کے دیکھا ہے میں نے۔۔۔ادیان علوی کی سانسیں آپ سے جڑی ہیں۔۔اسلئے آپ کی ناراضگی سے بہتر میں نے خود ہی سچ بتانے کا فیصلہ کر لیا۔۔"وہ کہہ رہا تھا۔ازمہ مبہوت سی اسکا نرمیوں بھرا لہجہ سن رہی تھی۔وہ مختلف تھا۔۔سب سے جدا۔۔

"اب کیا سارے گلے شکوے دور کر کے آپ میرا ساتھ نبھائیں گی۔۔۔!!"یہ سب خواب کی مانند تھا۔ادیان نے اپنا ہاتھ پھیلایا تو ازمہ نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔ادیان سرشار ہوا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"سرخ رنگ میں آپ کو دیکھنے کی خواہش تھی اور آج آپ یوں میرے سامنے ہیں تو میرے بے لگام ہوتے جذبات مجھے بے خود کر رہے ہیں۔۔" ادیان کا لہجہ بوجھل تھا۔ اس نے ازمہ کے ہاتھ میں پہنی چوڑیوں پہ ہاتھ پھیرا۔ چوڑیوں کی چھنکار کمرے میں گونجی۔ ازمہ کے دل کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔ خوشی کا ایک آنسو اسکی انکھ سے لڑکھا۔

"اب رونے کے دن گئے۔۔ اب تو خوشیوں کا موسم ہے۔۔ اس موسم میں ہمارا ملن لکھا ہے۔" ادیان نے اسکی آنکھوں کو اپنے لمس سے مہکایا۔ ازمہ نے آنکھیں میچ لی۔۔

وہ رفتہ رفتہ اس پہ مہربان ہو رہا تھا۔ ازمہ کا دل معمول سے ہٹ کے دھڑک رہا تھا۔ لبوں پہ جیسے قفل لگ چکا تھا۔ دونوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے سے ہمکلام تھی۔ ازمہ نے بے بس ہوتے خود کو اس کے سپرد کر دیا۔ وہ سرشار سا اسے اپنے لمس سے مہکا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تیری خوشبو کا پتا کرتی ہے

مجھ پہ احسان ہوا کرتی ہے

چوم کر پھول کو آہستہ سے

معجزہ باد صبا کرتی ہے

Posted on Kitab Nagri

کھول کر بند قبا گل کے ہوا

آج خوشبو کو رہا کرتی ہے

ابر برستے تو عنایت اس کی

شاخ تو صرف دعا کرتی ہے

زندگی پھر سے فضا میں روشن

مشعل برگ حنا کرتی ہے

ہم نے دیکھی ہے وہ اجلی ساعت

رات جب شعر کہا کرتی ہے

شب کی تنہائی میں اب تو اکثر

گفتگو تجھ سے رہا کرتی ہے

دل کو اس راہ پہ چلنا ہی نہیں

جو مجھے تجھ سے جدا کرتی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

چند مہینے بعد:

ماہین نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولا۔۔ درد شدید تھا۔ آنکھیں روشنی سے مانوس ہونے کی کوشش میں تھی۔۔ بے ہوش ہونے سے پہلے آنکھوں کے سامنے فلم کی مانند چلنے لگا۔ اسکا سیڑھیوں سے گرنا۔۔ درد سے چیخنا پھر ملازمہ کا اسے اٹھانا۔۔ اسکے بعد اس نے اسپتال کے کمرے میں آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

"شکر ہے آپ کو ہوش آگیا۔۔۔۔ آپ کا بے بی اب سیف ہے۔ بیٹا ہوا ہے آپ کو۔ حیرت ہے ویسے آپ کی ملازمہ کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ ہاں ایک اینولپ دے کے گئے ہیں کوئی صاحب آپ کیلئے اور انہوں نے ہی اسپتال کا بل وغیرہ پے کیا ہے۔۔ "نرس نے اسکی گود میں نومولد بچہ تھمایا اور خود اینولپ لینے چلی گئی۔۔

ازمہ نے بغور اسکی سرخ و سپید اور بند آنکھوں کو دیکھا۔۔ اسکے وجود کا حصہ تھا وہ۔۔۔ ماہین نے انگلی کے پوروں سے اسکے نقش چھوئے۔ چھوٹا سے چادر میں لپٹا وجود۔۔ وہ ہو بہو اپنے باپ کے نقش چرا کے دنیا میں آیا تھا مگر اتنا بدنصیب تھا کہ باپ کے لمس سے محروم رہنا تھا اسے۔۔

گول مٹول پھولے پھولے گالوں والا بچہ اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ آنکھیں موندے سو رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دل میں ٹیس سی اٹھی۔۔یہ بچہ بہت سی دولت کا مالک بن جانے والا تھا مگر۔۔۔۔پیار سے محروم ۔۔جیسے ماہین ابھی تھی۔۔اکیلی اور تنہا۔۔

نرس نے اسے اینولپ تھمایا اور اسکے ہاتھ سے بچہ لیا۔

ماہین نے گہری سانس بھرتے لفافہ کھولا۔۔چند کاغذ نکالے وہ جیسے جیسے پڑھتی جا رہی تھی ویسے ہی اسکی رنگت فق ہونے لگی۔اتنی جلدی تو اس نے یہ سب نہیں سوچا تھا۔فواد نے طلاق کے پیپرز بجھوا دیئے تھے البتہ بچے کے برتھ سرٹیفیکیٹ پہ اس نے اپنا نام لکھوایا تھا۔اس نے تو سوچا تھا کہ فواد کا دل پھگل جائے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔اسپتال کا بل بھی فواد نے ہی بھرا تھا۔

اس میں پراپرٹی کے پیپرز بھی موجود تھے اور اس بچہ کا ماہانہ خرچہ اٹھانے کا ایگریمنیٹ۔

وہ ماؤف زہن سے ارد گرد دیکھنے لگی۔سب جیسے خاک ہو چکا تھا۔ادیان کا گھر اجاڑنے کی اس نے کوشش کی تھی اور اج اپنا آشیانہ تباہ کر بیٹھی۔۔وہ کتنی ہی دیر لاشعور میں بھٹکتی رہتی کہ بچے کی رونے کی آواز نے اسے حال میں لا پٹخا۔کاغذات اسکی گود میں ڈھیر ہو چکے تھے۔رونے کی آواز بڑھ رہی تھی۔ہر چیز پہ جیسے غالب آ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"آپ کا بے بی رو رہا ہے۔اسے چپ کروائیں جب تک میں اسکی غزا کا بندوبست کرتی ہوں۔۔"نرس نے بچہ اسے تھمایا۔ماہین کی گود میں آ کے وہ چپ ہو چکا تھا۔اپنی ننھی ننھی آنکھیں کھولے وہ ماہیں کا چہرہ تکنے لگا۔ماہین کو وحشت نے ایک لمحے کیلئے اپنی لپیٹ میں لیا۔یہ بچہ بد بختی لایا تھا۔اسکا زوال۔۔۔

اسکا مستقبل جیسے تاریک ہونے والا تھا۔اندھیر اور تنہا۔یہ بچہ بھی ان تنہایوں کا ساتھی بننے والا تھا۔اس نے اندھیرے میں جنم لیا تھا۔

"آپ کا بے بی بہت پیارا اور ہیلدی ہے۔آپ کا فرسٹ بے بی ہے اسلئے آپ کسی بڑے کے مشورے سے اسکا خیال رکھیں۔یہ اپ کا فرسٹ ٹائم ہے سو بے بی کی احتیاط بہت ضروری ہے۔"نرس اس سے بچہ لے کے اسے فیڈر میں بھرا دودھ پلا رہی تھی۔

ماہین جیسی کسی خواب سے جاگی تھی۔ماں بننے کے بعد اسے اپنی ماں کی یاد شدت سے ستائی تھی جو منوں مٹی تلے جا سوئی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ جواب میں کچھ نہ بولی۔خالی خالی نظروں سے بچے کو دیکھنے لگی۔

"اپ نے اسکا نام کیا رکھا ہے۔۔۔؟؟؟ کیونکہ اسکے باپ نے برتھ سرٹیفیکیٹ میں اسکا نام لکھوا دیا ہے۔

Posted on Kitab Nagri

آپ کے شوہر کو یہاں موجود ہونا چاہیئے تھا مگر نا جانے کیوں وہ فارمیلیٹیز پورا کرنے کے بعد چلے گئے۔۔"نرس بول رہی تھی۔ماہین نے برتھ سرٹیفیکیٹ اٹھا کے اسکا نام دیکھا جہاں نام کے خانے میں "اثرم فواد خان۔" درج تھا۔

"اثرم۔۔۔۔۔!"ماہین کے لب ہلے۔

"بہت پیارا نام ہے۔بالکل اس بچے کی طرح۔اللہ نصیب اچھے کرے اثرم کے۔"نرس کچھ زیادہ ہی باتونی تھی۔ماہین کا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا۔اس نے منہ کے زاویئے بگاڑے۔"تم اسے لے جاؤ یہاں سے ۔مجھے آرام کرنا ہے کچھ دیر۔۔!"

نرس سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتی کمرے سے جا چکی تھی۔

"ماما۔۔۔۔آپ کہاں چلی جاتی ہیں۔رضیہ آنٹی مجھے ڈانٹتی ہیں۔آج انہوں نے مجھے کھانے میں بھی پرانی روٹی سالن دیا جبکہ فرائز اور نوڈلز خود کھا لیئے۔۔

ماما کیا میرا خیال رکھنے والا کوئی نہیں ہے۔میرے فرینڈز اپنے پیرنٹس کے ساتھ گھومنے جاتے ہیں لیکن میری فیملی تو ان کمپلیٹ ہے۔میرے پاس سب کی طرح پاپا نہیں ہیں۔۔

اور آپ بھی بزی رہتی ہیں بزنس میں۔

Posted on Kitab Nagri

اثرم فیلس لونلی ماما۔ آئی ایم الون۔ میرے کوئی فرینڈز بھی نہیں ہیں۔" اثرم اداس سا ماہین کو بتا رہا تھا۔ ماہین اسکے سرہانے بیٹھی لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ تھی۔ اسکی بات پہ ماہین کے حرکت کرتے ہاتھ رکے۔

"اثرم فیلس لونلی ماما۔ آئی ایم الون" اثرم کی آواز کی بازگشت ہتھوڑے کی مانند ہو رہی تھی۔

اس نے لیپ ٹاپ اٹھا کے ایک طرف رکھا اور اسے سینے سے لگایا۔ وہ کیوں اکیلا تھا۔ اسکی ماں ابھی موجود تھی پھر کیوں وہ خود کو اکیلا سمجھتا تھا۔ گھر کو سنبھالنے کے ساتھ بزنس کرنا آسان نہیں تھا۔ اس نے بار بار اپنے گناہوں کی معافی اپنے بھائیوں سے مانگنی چاہی لیکن کسی نے اسکی جانب نہیں دیکھا۔ ان کے بقول وہ جس دن گھر سے بھاگی تھی اس دن ہی مر چکی تھی۔

اسکے دو بھائی برطانیہ میں مقیم تھے اور ایک فوج میں ہی شہید ہو چکا تھا۔ البتہ صفیان یہیں مقیم تھا۔۔

ماہین نے صفیان سے رابطے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ وہ ایزل کو تکلیف دے کے اپنے بھائی کا گھر خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"یو آر ناٹ الون مائی سن۔۔ ماما ہیں آپ کے پاس۔ آپ کو پتہ ہے وہ بزی ہوتی ہیں اور میں رضیہ کو کل ہی فارغ کر دیتی ہوں۔

Posted on Kitab Nagri

آپ بڑے ہوگے تواپ کو یہ بزنس دیکھنا ہے۔کل سنڈے ہے تو یہ سنڈے آپ کے نام ٹھیک ہے مائی لٹل چیمپ۔۔"اثمر اتنی سی بات پہ خوش ہو چکا تھا۔اسکی ماں نے اپنی روٹین میں سے چند پل نکال لئے تھے۔رضیہ جیسی ناجانے کتنی کیئر ٹیکر کو وہ فارغ کر چکی تھی۔ماہین نے اپنا بزنس شروع کیا تھا جسکی وجہ سے وہ اثمر کو ٹائم نہیں دے پاتی تھی۔

"آئی لو یو ماما۔۔۔!"وہ چہک کے بولا۔ماہین اس وقت محض ایک ماں تھی۔اسے اپنے بچے کی فکر تھا۔وہ مطمئن نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ غیر مطمئن تھی۔

"مامالو زیو ٹو۔۔۔!"ماہین نے اسکے سر پہ بوسہ دیا۔اب اثمر ہی تھا جو اسے سچے دل سے پیار کرتا تھا۔اسکا پیارا بیٹا۔۔۔

"ماما کیا ہم کبھی بابا سے مل پائیں گے۔۔"وہ بچہ تھا۔اسکے لئے ماں کے ساتھ ساتھ باپ بھی ضروری تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہاں بیٹا آپ کے بابا کی فوٹو دکھائی تھی نہ میں نے؟؟؟وہ اصل میں دوسرے کنٹری میں ہوتے ہیں اور بہت بزی بھی اسلئے وہ ہم سے مل نہیں پاتے۔

بہت ہو گئی باتیں اب سونے لیٹو شاباش۔۔"ماہین کیلئے ہمیشہ اسکا یہ سوال کٹھن مرحلہ ہوتا تھا۔وہ ابھی بارہ سال کا تھا اسلئے سوال کرتا تھا۔لیکن آگے۔۔۔۔ناجانے قسمت کیا کھیل کھیلنے والی تھی۔وہ اگر ان

Posted on Kitab Nagri

سوالوں کے جواب ڈھونڈے نکلتا تو تکلیف کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔اثمر اپنی ماں کی بات مانتا اسکے برابر میں ہی اسکا ہاتھ تھامے سو گیا۔بچہ تھا اسلیے نہیں جانتا تھا کہ یہ ساتھ جلد ختم ہونے والا ہے۔

فواد نے اسکے پیدا ہونے کے بعد سے پلٹ کے نہیں دیکھا تھا۔ماہین کیلئے پہلے دولت اہم تھی لیکن اب وہ ساری دولت لٹا دیتی محض اثمر کے نام پہ اسکی خوشی کیلئے لیکن وہ دولت سے اسکے لئے فواد کو نہیں لا سکتی تھی۔یہ ماہ و سال کتنے ہی لوگوں نے اسے شادی کی پیش کش کی لیکن وہ جانتی تھی وہ لوگ اس سے نہیں اسکی دولت سے شادی کرنا چاہتے تھے۔۔۔وہ اگر شادی کر بھی لیتی تو اثمر ضرور نظر انداز ہوتا اسلئے اس نے بزنس شروع کیا اور خود کو مصروف کر لیا۔اثمر سوچکا تھا۔۔ماہین نے اسکے ماتھے پہ سجے بال بکھیرے۔وہ اتنی سی عمر میں بھی سمجھدار تھا۔سنجیدہ اور زمیدار۔ماہین کو بلا ضرورت تنگ نہیں کرتا تھا اور نہ اسکی کوئی خواہشات تھی۔تھی تو بس ایک اسکا باپ اسکے ساتھ ہو۔۔ماہین کو یکلخت کھانسی ہونے لگی۔کھانستے کھانستے اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تو خون کے چند قطرے بر آمد ہوئے۔۔اس نے کرب سے آنکھیں میچی۔۔یہ مہلک برین ٹیومر کی بیماری اسے لاحق ہو چکی تھی۔۔آخری اسٹیج پہ اسے پتا چلا جبکہ سر درد کو وہ کئی مہینوں سے نظر انداز کر رہی تھی۔

وہ علاج کروانا چاہتی تھی لیکن اس عرصے میں وہ اثمر کو کسی قابل بھروسہ انسان کے سپرد کرنا چاہتی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

وہ جینا چاہتی تھی اپنے بچے کیلئے کیونکہ اثمر کے پاس پہلے ہی باپ نہیں تھا وہ اسے اسکی ماں سے محروم نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس نے بمشکل اپنے سر میں ہوتے درد جو نظر انداز کیا اور موبائل اٹھا کے کال ملائی۔ اسے کوئی حتمی فیصلہ کرنا تھا۔ اگر اسے کچھ ہو جائے علاج کے دوران تو کوئی تو ہو جو اثمر کا خیال رکھ سکے۔

کل اسکا علاج شروع ہونا تھا۔ اس نے پہلے ہی اپنی جائیداد میں اثمر کو وارث بنا دیا تھا۔

بیل جا رہی تھی۔۔ کچھ توقف کے بعد کال اٹھالی گئی تھی۔

"ہیلو کون بات کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟" صفیان کی آواز اسپیکر سے ابھری۔

"بھائی۔۔۔۔۔!" ماہین نے نقاہت زدہ لہجے میں کہا۔ ایک پل کو دوسری جانب خاموشی چھا چکی تھی۔

"بھائی اپنی چھوٹی کو معاف کر دیں۔۔ میں اپنے اعمال کا خمیازہ بگھت چکی ہوں بھائی۔ آج میں تنہا ہوں بے تحاشا دولت کے باوجود بھی میں تنہا ہوں۔۔۔!" ماہین بولتے بولتے کھانس رہی تھی۔ صفیان کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا۔ خون نے جوش مارا تھا۔

"ماہین جو ہو گیا اسے بھول جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ امی ابو بھی تمہارا غم لے کے دنیا سے چلے گئے۔ اولاد کا غم انسان کیلئے تکلیف کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔۔ آخر میں بھی ایک ماں ہوں۔ ایک اکیلی ماں جو اپنے بچے کو ماں اور باپ بن کے پال رہی ہے۔۔"وہ تلخی سے مسکرائی اور رومال کی مدد سے منہ سے نکلتا خون صاف کیا۔

"تمہارا شوہر۔۔۔۔۔۔۔!"صفیان کی بے یقین آواز گونجی۔

"چھوڑ گیا مجھے۔۔ ایک بیٹا ہے میرا اثمر جو۔۔"وہ بولتے بولتے شدت سے کھانسنے لگی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔؟؟؟ ایسے کیسے وہ تمہیں چھوڑ گیا جب اپنی مرضی سے شادی کی تھی۔۔"

"مجھے برین ٹیومر ہے۔۔۔!فواد نے اپنی مرضی سے شادی تھی اور اپنے مرضی سے چھوڑ گیا۔ میں آپ کے سامنے انے کی ہمت نہیں کر پائی اسلئے کال کی ہے۔۔"صفیان کا دماغ شوک میں تھا۔ یہ در پہ ہونے والے انکشافات نے اسے بھونچکا کر دیا۔ وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں تھا۔

"بھائی۔۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں پھر پتہ نہیں میں رہوں نہ رہوں۔ میں جینا چاہتی ہوں بھائی کیونکہ اثمر کو میری ضرورت ہے۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا تک نہیں، میں اسے اسکی ماں سے محروم نہیں کرنا چاہتی پر۔۔۔۔

میرا کل علاج شروع ہو گا۔ میں اس بیماری سے لڑنا چاہتی ہوں۔ آخری حد تک لڑنا چاہتی ہوں۔

میں اگر اس بیماری سے ہار جاؤں تو کیا آپ اثمر کی زمیداری سنبھالیں گے۔۔؟؟؟"وہ ایک سانس میں روانی سے بولتی جا رہی تھی۔ آنسو لڑیوں کی صورت بہنے لگے۔

Posted on Kitab Nagri

"ماہین۔۔۔۔۔۔۔!یہ سب اتنا آسان نہیں ہے اور یوں اچانک بھی۔کل کا دن ہے اور پھر۔۔۔"ماہین اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی۔"ٹھیک ہے آپ پہ کوئی دباؤ نہیں ہے۔۔میں اثمر کیلئے کوئی اور جگہ دیکھتی ہوں۔"

"میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔کل تم ٹائیمنگ بتادینا میں پہنچ جاؤں گا۔آج سے اثمر میرا بیٹا ہے اور تم لازمی اس بیماری کو مات دے دو گی۔۔"صفیان اس وقت اس پہ رحم کھانے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ماہین نے اسکا شکریہ ادا کرتے کال کاٹ دی تھی۔صفیان نے اسکے کال بند کرنے کے بعد اپنی پیشانی ہاتھ سے مسلی تھی۔وہ ماہین سے وعدہ تو کر بیٹھا تھا لیکن ایزل کے رد عمل سے خوفزدہ بھی تھا۔

رونے کی آواز پہ اس نے اپنے ایک سالہ بیٹے فائز کو اٹھایا۔ایزل جو اپنے بیٹے فرازم کو سلانے دوسری کمرے میں گئی تھی واپس ائی۔اسکے ہاتھ میں دودھ کی بوتل تھی۔

ایزل نے صفیان کے ہاتھ سے سے فائز کو لیتے ہوئے اسکے منہ میں فیڈر ڈالی۔

www.kitabnagri.com

ایزل کے بکھرے بال اور تھکی سی صورت صفیان کو اپنی جانب متوجہ کرنے لگی۔صفیان نے اسکے بالوں کی لٹ پکڑ کے پیچھے اڑسی تو وہ جھنجھلائی۔

"اپ کے بیٹوں نے اتنا تنگ کیا ہوا ہے اور اب اپ بھی شروع ہو گئے۔۔۔"

Posted on Kitab Nagri

"میں تو ابھی شروع ہوا ہوں۔۔۔ابھی تو رات باقی ہے جانم۔۔۔میرے بیٹے اس وقت سو جاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ اب انکے بابا کے تنگ کرنے کا وقت ہے۔۔"وہ لب دبا کے گویا ہوا۔اسکے سامنے اجانے سے صفیان کو راحت محسوس ہوتی تھی۔اسکے گال تپ اٹھے تھے۔صفیان کی پر تپش نظروں سے وہ اج بھی گھبرا جاتی تھی۔فائز آرام سے اپنے بھوک مٹانے میں مصروف تھا۔

"میری لٹل اینجل ان دو ڈیولز کی بیچ پھنس جاتی ہے۔۔پورا دن تھک جاتی ہے نہ۔۔"صفیان نے اسکے بالوں میں لگے کیچر کو پکڑ کے اچھالا۔آہستہ اہستہ اسکی انگلیاں ایزل کو اپ ے سر میں چلتی محسوس ہو رہی تھی۔

"وہ صفیان۔۔۔۔ہم بھائی کے ہاں چلیں؟؟؟؟دیکھیں کتنے دن ہو گئے ہم نہیں گئے رکنے۔ایک دن کی تو بات ہے۔۔"صفیان نے اب اسے کمر سے تھام کے قریب کر لیا تھا۔اسکا موڈ اچھا دیکھتے ہوئے ایزل نے بات شروع کی۔

"یہ میرا موڈ جب بھی اچھا ہوتا ہے تم اپنے بھائی کو بیچ میں لے آتی ہو۔ابھی چند دن پہلے ہم گئے ہیں ادیان کے گھر اور رکنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔صبح میں تمہیں ڈراپ کرتا ہوا چلا جاؤں گا اور میرے آنے سے پہلے تم مجھے گھر میں موجود چاہیئے ہو ورنہ۔۔!"اس نے مصنوعی خفگی دکھائی۔ایزل نے چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے آنکھیں سکوڑیں۔اسکی آنکھوں میں ٹھہری التجا کے اگے صفیان بے بس ہو چکا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے لیکن اگر تم رکیں تو میں بھی سسرال میں ہی ٹھہروں گا۔ تمہارے بغیر تو ایک لمحہ گزارا نہیں ہے پھر ایک رات تو بہت طویل ہو جائے گی۔" اس نے ایزل کی کان کی لو کو چھیڑا۔۔وہ آسودگی سے اسکے حصار میں قید تھی۔

"سنو۔۔۔۔!" کچھ توقف کے بعد صفیان کی بھاری آواز گونجی۔وہ اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔درد کی لہر سر میں جاگی۔ایزل متفکر سی اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

"جی۔۔۔۔۔۔!صفیان آپ ٹھیک تو ہیں؟؟"

"ہم م م بس کچھ نہیں پریشان ہوں تھوڑا۔"

"میں سر دبا دوں آپ کا۔۔" اس نے پیش کش کی۔ایزل کی گود میں لیٹا فائز سوچکا تھا اس نے احتیاط سے فائز کو بیڈ پر لٹایا اور اپنی انگلیوں سے اسکی پیشانی دبانے لگی۔

نرم انگلیوں کا لمس راحت بخش تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میرے ہر درد کی دوا میری پیناڈول۔۔۔!" صفیان نے اسکا دوسرا ہاتھ لے جا کے اپنے لبوں سے لگایا۔۔پھر اسی ہاتھ کو اپنے دل پہ رکھ لیا۔۔ایزل کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھر چکی تھی۔

"آپ بھی نہ۔۔۔اچھا بتائیں کیا پریشانی ہے؟؟اپ شیئر کرلیں کیا پتا میں بہتر مشورہ دے سکوں۔"

Posted on Kitab Nagri

"چھوڑو ان باتوں کو۔۔ تم یہ بتاؤ کہ آج فرازم پوچھ رہا تھا کہ اسکی کوئی بہن نہیں۔ تو کیوں نہ اس بارے میں سوچیں ہم۔۔۔"صفیان نے اسکی چہرے پر جھولتی لٹ کو انگلی میں لپیٹتے ہوئے اسکا چہرہ قریب کیا۔

"یہ فرازم کی نہیں اسکے بابا کی خواہش لگتی ہے۔۔۔۔!"وہ مسکراہٹ روکتے ہوئے بولی۔صفیان نے ابرو اچکا کے کہا۔"ایسا ہے کیا؟؟؟ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جیسی میری بھی بیٹی ہو۔ بالکل تمہارے نین نقش کی حامل اور معصوم۔ یہ تمہارے بیٹے تو لڑاکا تیارے ہیں۔ جیسے ہی مجھے تمہارے پاس دیکھتے ہیں فوراباڈی گارڈ بن جاتے ہیں جیسے میں ان کی ماں کو اٹھا کے لے جا رہا ہوں۔۔۔"

"آپ بات ٹال رہے ہیں۔۔بتائیں کیا ہوا۔۔؟؟"ایزل پھر سے اسکے سراہنے بیٹھی۔صفیان نے گہری سانس بھرتے بات شروع کی اور ماہین سے ہوئی ساری بات اسکے گوش گزار کر دی۔۔

کچھ دیر تو ایزل کچھ کہنے کے قابل نہیں تھی۔یہ سب غیر متوقع تھا۔ماہین کا باب پہلے ہی بند ہو چکا تھا لیکن شاید وہ مکمل بند نہیں ہوا تھا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں اسے اپنے بھائی سے اچھائی کی امید ہے اسلئے اس نے آپ کو یاد کیا اور آپ کو اسکے ساتھ اچھائی کرنی چاہیئے۔ خون کے رشتے یوں ختم نہیں ہوتے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

بہنوں کا مان ہوتے ہیں بھائی۔ اپ بھی ان کا مت توڑیئے گا۔ وہ شاید اپنے حصے کی سزا کاٹ چکی ہیں۔ بہن بھائیوں کے رشتے میں تو آپسی رنجشیں ہو جاتی لیکن ہمیں ظرف بڑا رکھنا چاہیئے۔۔

آپ کے ساتھ کل میں بھی جاؤں گی۔ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ جب تک کیلیئے ہم انکے بیٹے کی دیکھ بھال تو کر ہی سکتے ہیں۔۔!"اس نے پل بھر کی اسکی ساری پریشانی دور کر دی تھی۔ ایک اچھا ہمسفر انسان کی زندگی میں راحت کا باعث ہوتا ہے۔

"تمہیں برا تو نہیں لگا گا کہ۔۔۔۔!"ایزل نے اسکی بات کاٹی۔۔"مجھے برا نہیں لگا۔ آپ کی بہن مشکل میں ہیں اور ایک بھائی ہونے کے ناطے آپ کا فرض ہے کہ آپ انہیں پروٹیکٹ کریں۔ میں آپ کو اس سے منع نہیں کر سکتی۔۔ خونی رشتے چھوڑے نہیں جاتے، اگر کوئی فریق معافی مانگ رہا ہو تو اسے معاف کرنا پڑتا ہے۔۔۔"ایزل نے گویا اسکے سرے خدشات دور کر دیئے تھے۔

"مائی لٹل اینجل۔۔۔!"صفیان نے عقیدت سے اسکا ماتھا چوما۔ ایزل کو اسکے لمس روح میں گھلتا محسوس ہوا۔

"باقی باتیں بعد میں ابھی ہمیں فرازم کیلیئے بے بی پلین کرنی ہے۔۔۔!"صفیان نے یہ کہتے ہوئے اسکے لبوں کو فوکس کیا۔ ایزل نے ایک دھموکا اسکے سینے پہ جڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے الجھ رہی تھی۔۔۔۔اسکے مر میں ہاتھ صفیان کی گرفت میں تھے۔صفیان اس پہ محبتیں نچھاور کرتا اسے خود میں قید کر گیا۔

ماہین کو اسٹریچر پر لٹا کے اندر لے جایا جا رہا تھا۔زرد مائل رنگت،اتری ہوئی جلد اور ہڈیوں زدہ وجود میں وہ اپنی بیماری سے جنگ کر رہی تھی۔

صفیان اسکے بلانے پہ اسکے پاس آیا۔ایزل ہنوز وہیں کھڑی تھی۔اس پہ ترس کھانے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔فرازم جبکہ ادیان کے پاس تھا اور فائزا اسکی گود میں۔اثمر ایک جانب خاموش سا بینچ پہ بیٹھا تھا۔اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں تھے۔صرف درد تھا،خوف تھا۔

"بھائی۔۔۔۔۔!مجھے معاف کر دیں۔جو کچھ بھی میں نے کیا جان بوجھ کے یا انجانے میں اسکے لئے معاف کر دیں۔آپ کا دل دکھایا پھر بھی آپ یہاں موجود ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ادیان سے معافی مانگنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔آپ میری طرف سے اس سے معافی مانگ لیجیئے گا۔

اگر مجھے کچھ ہو جائے تو میرے اثمر۔۔۔۔۔۔!"بولتے بولتے اسے کھانسی ہو رہی تھی۔چہرہ ضبط سے سرخ ہونے لگا۔صفیان نے تڑپ کے اسکا ہاتھ پکڑا۔

Posted on Kitab Nagri

"کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ایسی باتیں نہیں کرو ماہی۔۔۔۔!" اسکے ماہی بولنے پہ ماہین کے ذہن میں ایک شخص کا تڑپ کے ماہی کہنا یاد آیا تھا۔ کتنی تڑپ تھی اس آواز میں۔۔ماہین کی آنکھ سے ایک انسو لڑھکا۔

"میں اگر چاہوں بھی تو ماضی کو بدل نہیں سکتی۔۔میرے پاس موافی کا یہ آخری موقع ہے۔ میرے اثمر کا خیال رکھیئے گا۔ وہ دکھاتا نہیں ہے، اپنی سنجیدگی میں اپنا غم چھپالیتا ہے۔ اسے ٹوٹنے مت دیجیئے گا۔ میرے بعد اسکا خیال رکھیئے گا۔

اسکے نام بہت سی جائیداد ہے لیکن۔۔۔۔۔۔وہ میری طرح نہیں ہے اسے دولت سے کوئی غرض نہیں۔ دولت سے سب کچھ خریدا نہیں جا سکتا۔

آپ اسے ادیان جیسا بنایئے گا۔ اچھا اور ایماندار۔۔میرے اثمر کو کبھی اسکے ماں کے ماضی میں خبر مت ہونے دیجیئے گا۔ اسے ہمیشہ یہی لگنا چاہیئے کہ اسکی ماں بہت اچھی تھی نہ کہ ایک "Gold digger" تھی۔ "ماہین نے ہاتھ کی پشت سے اپنے انسو رگڑے۔ صفیان کا دل پھوٹ پھوٹ کے رونے کا کر رہا تھا۔ وہ اس وقت اسے اپنی وہی چھوٹی سی بہن لگ رہی تھی جو بھائی چھائی کرتی ادھر سے ادھر منڈلاتی پھرتی تھی۔

"اور ہاں اثمر کو کھانے میں سی فوڈ بہت پسند ہے اور وہ روز صبح ایکسر سائز کرنے کا بھی عادی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اسکے دوست بھی نہیں ہیں پر آپ اسکے دوست بن جایئے گا۔۔۔وہ اکیلا رہنا چاہے جب بھی آپ اسکے ساتھ رہنا۔۔۔وعدہ کریں کہ اثمر کا خیال رکھیں گے۔۔۔؟؟"اسکا تنفس پھول چکا تھا۔وہ صرف ایک ماں بن کے سوچ رہی تھی۔

"وعدہ۔۔۔!!"صفیان نے اسکا ہاتھ ہولے سے دبایا۔

"جلدی کریں پیشنٹ کے اپریشن کا ٹائم ہو رہا ہے۔!!"نرس نے بیچ میں مداخلت کی تو صفیان سنبھالا۔ماہین کو نرس لے جا چکی تھی۔صفیان نے اپنے آنکھوں میں چمکتی نمی نامحسوس انداز میں صاف کی اور اثمر کی جانب بڑھائے۔

"آپ کا نام کیا ہے؟؟کون سی کلاس میں پڑھتے ہیں آپ؟؟میرا بھی ایک بیٹا ہے آپ سے چند سال چھوٹا فرازم۔یقینا آپ اسکے ساتھ بور نہیں ہوگے۔۔"ایزل نے اسکے قریب بیٹھ کے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا لیکن اثمر یونہی لاتعلق بنا پیر جھلا رہا تھا۔اس نے سرے سے ایزل کی بات کو نظر انداز کر دیا۔نظریں ہنوز اپریشن تھیٹر کے بند دروازے پر مرکوز تھی۔آنکھوں کی پتلیاں جیسی جم چکی تھی۔وہ اپنی عمر سے کئی زیادہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

ایزل نے لب بھینچ کر صفیان کو دیکھا۔صفیان اسکی دوسری جانب بینچ پر بیٹھا۔اتنے عرصے میں پہلی بار اثمر نے وہاں سے نظریں ہٹائی۔

Posted on Kitab Nagri

"آپ کی ماما ٹھیک ہو جائیں گی بیٹا۔ پریشان مت ہو۔ آپ کو پتا ہے میں آپ کا کون ہوں اثمر۔۔؟؟"صفیان اسکے اندر کی توڑ پھڑ سے واقف تھا۔ وہ بچہ اپنے اندر بہت سے غم پالے سنجیدگی کا خول چڑھائے بیٹھا تھا۔

"ماما نے بتایا تھا کہ اپ انکے بھائی ہیں یعنی میرے ماموں۔۔۔ پر آپ اتنے سال نا جانے کہاں تھے۔ میری ماما آپ کو یاد کرتے اکثر رویا کرتی تھی۔ میری ماما کو ٹیومر ہے اور جہاں تک میں جانتا ہوں یہ ایک بہت خطرناک بیماری ہے۔ میں پریشان نہیں ہوں۔۔۔ میں بس انکے لئے دعا گو ہوں۔ انہوں نے مجھے یہی سکھایا ہے دعا کرنا ہر مشکل وقت میں صرف دعا ہی کام آتی ہے۔ میں یہاں رونا سے بہتر دعا کر سکتا ہوں۔"صفیان کو اس گیارہ سالہ بچے سے اس جواب کی امید نہیں تھی۔ وہ چونکا۔

"آپ کی ماما نے آپ کی بہت اچھی تربیت کی ہے۔ جیسے آپ ان کے لئے بیٹے ہو ایسے ہی آپ میرے لئے بھی بیٹے جیسے ہو۔۔۔۔"صفیان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اسکے ہاتھ سرد تھے۔ انسان کے جذبات کو جما دینے کی حد تک سرد۔ وہ بس صفیان کو دیکھتا رہ گیا۔

اب ان دونوں کے درمیاں خاموشی حائل تھی۔ صفیان وہ ماہ و سال واپس نہیں کا سکتا تھا اور اثمر ان کو بھول نہیں سکتا تھا کافی گھنٹے گزر چکے تھے۔ ایزل نے اس عرصے میں خود بھی کھانا کھایا اور اثمر کو بھی کھلایا۔ وہ کافی صابر بچہ تھا۔ اس نے کھانے سے منہ نہیں موڑا ورنہ رزق کی بے حرمتی ہوتی۔ ایزل نے اس سے بات کرنے کی کوشش بھی کی مگر بے سود۔ ڈاکٹر اب وارڈ سے باہر نکل رہے تھے۔ صفیان بے

Posted on Kitab Nagri

چینی سے سامنے کھڑا ہوا۔ڈاکٹر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بات شروع کی۔"دیکھیں مسٹر صفیان ہم نے پوری کوشش کی انہیں بچانے کی مگر ان ٹیومر بہت حد تک پھیل چکا تھا۔۔سوری ہی از نو مور۔"ڈاکٹر پیشہ وارانہ انداز میں کہتا جا چکا تھا۔صفیان ایک دم بیچ پہ ہی ڈھے گیا۔اسکی نازوں میں پلی گڑیا جا چکی تھی.

صفیان کی انکھوں سے آنسو گرنے لگے۔ایزل کی آنکھیں بھی نم ہو چکی تھی البتہ اثمر یونہی خاموش بیٹھا تھا۔آنکھیں پتھرا چکی تھی۔صفیان نے ہولے سے اسے گلے سے لگایا۔کسی اپنے کا لمس محسوس کرتے اثمر اپنی زندگی میں آخری بار رویا تھا۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔وہ جان گیا تھا کہ اب اسکا دنیا میں واحد رشتہ بھی چھن چکا ہے۔اسے آج کندھا میسر ہوا تو وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دیا۔

صفیان نے کرب سے اسکا سر سہلایا۔تسلی کیلئے الفاظ شاید ختم ہو چکے تھے۔اسے اب اثمر کو خود سے زیادہ عزیز رکھنا تھا۔وہ اسکی بہن کی نشانی تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ماہین کی دتفین کی جا چکی تھی۔ادیان بھی یہیں صفیان کے گھر پہ موجود تھا۔صفیان کے بھائیوں نے آنے سے معذرت کر لی تھی کیونکہ انکے لئے انکی بہن مر چکی تھی۔

Posted on Kitab Nagri

لوگوں کے چلے جانے کے بعد ادیان اور ازمہ یہیں کاؤچ پہ براجمان تھے۔۔صفیان ان دونوں کے سامنے تھکا سا بیٹھا تھا۔ آمنہ بیگم آرام کی غرض سے کمرے میں تھی۔ فرازم اپنے موبائل میں ادیان کی چار سالہ بیٹی آفریشم کو ساتھ لگائے کارٹوں دیکھ رہا تھا۔ فائز اپنی ماں کی گود میں تھا۔

"صفیان وہ اثمر نے کچھ بھی کھانے سے انکار کر دیا ہے۔ کمرہ بند کئے بیٹھا ہے وہ۔۔" ایزل پریشان سی اسکے برابر میں بیٹھی۔ انکی باتیں سنتی آفریشم نے اسکرین سے سر اٹھا کے دیکھا۔۔ فرازم کو کچھ دیر رکنے کا اشارہ کر کے وہ دبے پاؤں لاؤنج سے جا چکی تھی۔

"اثمر کون ہے ؟؟؟؟" ادیان نے الجھتے ہوئے پوچھا۔ تدفین کی افراطفری میں ادیان کی بات نہیں ہو سکی تھی۔

"ماہین کا بیٹا ہے۔ گیارہ سال کا۔ نا جانے اس بچے پہ کیا گزر رہی ہو گی۔۔۔ اب یہیں رہے گا وہ۔ میری بہن نے بہت بڑی زمیداری میرے کندھوں پہ ڈال دی ہے۔ پتہ نہیں میں اسے نباھ پاؤں گا یا نہیں۔ ماہین نے آخری وقت میں تم سے بھی معافی مانگی تھی۔ شاید تمہارا اتنا بڑا ظرف نہ ہو کہ اسے معاف کر سکو مگر۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم دل سے اسے معاف کر دو۔ اس نے اپنی زندگی میں ہی اپنے کئے کی سزا کاٹ لی تھی۔" صفیان کا لہجہ کرب زدہ تھا۔ ایزل نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے دلاسہ دینا چاہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

"معاف تو میں نے پہلے ہی کر دیا تھا۔ اللہ اسکے درجات بلند کرے۔ باقی رہی اسکے بیٹے کی بات تو اسے اپنے باپ کے پاس بھیج دو۔۔" ادیان نے مشورہ دیا۔ وہ بھی اداس تھا۔ اس نے کبھی ماہین کی موت کی دعا نہیں مانگی تھی۔ ازمہ اس عرصے میں چپ تھی۔

"وہ باپ جس نے پلٹ کے خبر لینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ میری بہن کی آخری نشانی کو میں یوں رلنے کیلئے نہیں چھوڑوں گا۔ مجھ پہ بوجھ نہیں ہے میرا بھانجا۔" صفیان نے قطعیت سے کہا۔ ادیان نے ایک نظر ایزل کو دیکھا۔۔

"تم اسے یہاں اپنے پاس رکھو گے؟؟؟ دیکھ لو تم اسکی وجہ سے اپنا گھر ڈسٹرب مت کر دینا پھر ایزل اور تمہارا اپنا بیٹا بھی ابھی چھوٹا ہے۔ ایسے میں مزید۔۔۔" وہ ایزل کی فکر میں بول رہا تھا کہ ایزل نے ہی صفیان کا سنجیدہ چہرہ دیکھتے ہوئے اسکی بات کاٹی۔۔

"بھائی کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ اثمر بہت سمجھدار بچہ ہے اور فرازم کی ایج کا بھی ہے۔ ان دونوں کی دوستی ہو جائے گی۔۔ اثمر میرے لئے بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا صفیان کیلئے۔۔" ادیان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ وہ مزید کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا۔ ایزل کو ٹھیک لگ رہا تھا تو اسے بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

آفریشم اپنے ننھے ننھے قدم اٹھتی جا رہی تھی۔ اس نے دروازے کو دھڑام سے کھولا۔

Posted on Kitab Nagri

اندر بیٹھے دیواروں کو گھورتے اثمر نے مڑ کے دیکھنے کی توفیق محسوس نہیں کی۔ "چلیں جائیں یہاں سے۔۔مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔!" وہ سرد آواز میں بولا۔وہ سمجھ رہا تھا کہ دروازہ صفیان نے کھولا ہے۔ آفریشم آنکھیں ادھر ادھر گھماتے ہوئے اسکے سامنے آچکی تھی۔اثمر ایک پل کیلئے پریشان ہوا۔یہ بچی ناجانے کہاں سے آئی تھی۔شاید کسی رشتے دار کی بیٹی ہو۔۔اس نے آفریشم کو مکمل نظر انداز کیا۔سامنے دیوار پہ نظریں جمائے وہ ناجانے کتنی ہی دیر خیالوں میں گم رہتا کہ آفریشم دھڑام سے اسکے برابر میں بیٹھی۔اسکی بڑی بڑی گول گول آنکھیں اثمر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔وہ جھنجھلایا۔"کیا مسئلہ ہے تمہیں اپنے ماما بابا کے پاس جاؤ۔۔۔۔"وہ اپنے غم میں کسی کو شریک کرنے کا روادار نہیں تھا۔اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ماہین کی موت کی خبر سننے کے بعد صفیان کے گلے لگ کے آخری بار رویا تھا۔اسے اب رونا نہیں تھا۔وہ غمزدہ ضرور تھا۔

"میں ماما بابا پاس جاؤں۔۔۔آپ کے ماما بابا تہاں ہیں؟؟؟"وہ اپنی عقل کے مطابق سوال کر رہی تھی۔اثمر کے زخم پھر سے کھل چکے تھے۔وہ تلخی سے مسکرایا۔

"میرے ماما بابا نہیں ہیں۔۔۔وہ چلے گئے مجھے چھوڑ کے۔۔"یہ بولتے ہوئے اسے اپنے حلق میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"آپ اداس نہیں ہو۔۔۔بابا کہتے کہ جو خوش نہ ہو اسے چاکلیٹ دینی۔مجھے بھی ملتی۔"آفریشم ٹوٹے پھوٹے جملے ادا کر رہی تھی۔اس نے اپنی جیب سے ایک چاکلیٹ نکال کے اسکے سامنے بڑھائی۔

Posted on Kitab Nagri

سرخ و سپید رنگت اور اسکرٹ اور شرٹ پہنے وہ کوئی گڑیا لگ رہی تھی۔ بھوری آنکھیں بڑی بڑی تھی۔

"مجھے نہیں چاہیئے۔۔۔"وہ بے رخی سے بولا۔ آفریشم نے چاکلیٹ کا ریپر کھولا اور اس کے دو ٹکڑے کئے۔ایک ٹکڑا اپنے منہ میں رکھا اور دوسرا اثمر کی ہتھیلی کھینچ کے اس پہ رکھ دیا۔

اثمر حیران سا اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔اسے میٹھا پسند نہیں تھا لیکن وہ اسکا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا اسلئے چاکلیٹ کا ٹکڑا اپنے منہ میں رکھا۔ آفریشم کی جلترنگ ہنسی کمرے میں گونجی۔۔

یہ لڑکی اسکے سیاہ وحشتوں میں روشنی کی مانند آئی تھی۔ناجانے کون تھی کہاں سے آئی تھی لیکن شاید صرف اسکے لئے آئی تھی۔۔۔۔

"اب چاکلیٹ کھالی۔۔۔۔فرینڈز۔۔؟؟"وہ تالی بجاتے ہوئے بولی۔اثمر نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ دھر دیا۔۔۔دوستی کی شروعات ہوچکی تھی۔۔اسکے دکھوں کو سمیٹنے کیلئے ایک پری اتاری گئی تھی۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی ایم آفریشم۔۔۔تم کون؟؟"وہ بہت باتونی تھی۔۔اثمر کے زہن میں چلتی ساری سوچیں پست پشت جاچکی تھی۔

"ریشم۔۔۔۔!"وہ بے ساختہ بولا۔۔اسکے گال بالکل ریشم کے گالے کی مانند تھے۔

"آئی ایم اثمر۔۔۔۔!!!"اسکا ہاتھ ابھی تک آفریشم کی ننھی گرفت میں تھا کہ جھٹکے سے دروازہ کھلا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"آفریشم------!"ادیان نے اسے پکارا۔۔وہ اتنی دیر سے یہاں تھی اور وہ سب کتنی دیر سے اسے ڈھونڈ رہے تھے۔۔

"ڈیڈ------"وہ کھکھلائی۔۔ادیان اب ان دونوں کے نزدیک آچکا تھا۔اثمر نے نامحسوس انداز میں اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے کھینچا۔وہ ادیان کی ناگواری بھانپ گیا تھا۔

"ڈیڈ آپ کو کب سے ڈھونڈ رہے ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ماما کو بغیر بتائے کہیں جانا بری بات ہوتی ہے۔چلیں اب۔۔۔"ادیان نے آفریشن کو گود میں اٹھایا۔

"بابا میرا فرینڈ------!"وہ ادیان کی گود میں مچلی تھی۔اثمر تلخی سے مسکرایا۔

"نو مور آرگیومینٹس-----آپ کے فرینڈ فرازم اور فائز باہر ہیں۔۔یہ آپ کا فرینڈ نہیں ہے۔۔۔"ادیان اسے قابو کرتا لے جاچکا تھا۔پیچھے بیٹھے اثمر کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔وہ اس شخص کو جانتا نہیں تھا لیکن اسکی بیٹی سے شاید دل جاملا تھا۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب صرف سیاہ اندھیرا اور اسکی زات تھی۔۔وہ ڈر نہیں رہا تھا کیونکہ اسے اندھیرے میں ہی جینا سیکھنا تھا۔۔

Posted on Kitab Nagri

"مائی ڈیئر پھوپھو۔۔!" آفریشم اپنا گلابی آنچل سنبھالے ایزل کے گرد باہیں پھیلائے کھڑی تھی۔ایزل نے اس اچانک افتاد پہ اس کے سر پہ چپت رسید کی۔"اف اللہ ایک تو تم آندھی طوفان کی طرح نازل ہوتی ہو۔۔۔ادیان بھائی اور ازمہ بھابھی بھی آئی ہیں کیا۔۔"ایزل نے چولہا بند کرتے ہوئے ہاتھ صاف کئے۔آفریشم نے باسکٹ سے سیب اٹھا کے منہ میں لیا۔۔۔"نہیں پھوپھو۔۔۔صرف میں آئی ہوں۔۔بابا مجھے ڈراپ کرتے ہوئے ڈیوٹی پہ جا چکے ہیں۔۔"وہ وہیں رکھی کرسی پہ بیٹھ چکی تھی۔گلابی سوٹ کے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔بال پشت پہ بکھرے تھے جبکہ میک اپ کے نام پہ صرف گلابی گلوز سے لبوں کو سجایا گیا تھا۔

"آج تو میری بیٹی معمول سے ہٹ کے تیار ہوئی ہے۔۔۔اچھی لگ رہی ہو جیتی رہو۔۔"ایزل نے اسکے سر پہ پیار کیا۔آفریشم جھینپ گئی۔وہ ہمیشہ جینز کے ساتھ شارٹ شرٹ پہنتی تھی لیکن آج وہ خاص کسی کیلئے تیار ہوئی تھی۔۔

"تھینکیو پھوپھو۔۔اب میں آ ہی گئی ہوں تو یہ بتائیں کیا بنا رہی ہیں کھانے میں۔۔۔"

"کھانے میں کوفتے بن رہے ہیں۔۔۔تمہیں کچھ کھانا ہے تو بتاؤ۔۔۔"ایزل بھی اسکے برابر میں بیٹھی۔

"مجھے تو آپ کے ہاتھ کی بریانی کھانی ہے۔۔۔!ویسے یہ اتنا سناٹا کیوں ہے۔؟؟کہاں ہیں سب۔۔"اس نے سرسری نظر خالی لاؤنج پہ ڈالی۔

Posted on Kitab Nagri

"ٹھیک ہے میں بنادوں گی اپنی بیٹی کیلیئے۔ تمہارے پھوپھا تو آفس گئے ہیں۔۔۔ فرازم اور اثمر اپنے کمرے میں ہیں۔۔ اثمر اسکول جاچکا ہے۔۔۔۔" وہ سر ہلا کے اٹھ کے لاؤنج سے ہوتی اثمر کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔ دروازہ کھٹکھٹانے کا تکلف نہ برتتے ہوئے وہ اندر داخل ہوئی۔ کمرہ ہمیشہ کی طرح اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔ وہ چاہ کے بھی خود کو یہاں آنے سے روک نہیں پاتی تھی۔۔ کمرے کے دروازے کے ساتھ میں لگے سائڈ بورڈ سے لائٹ کا بٹن دبایا تو پورا کمرہ روشنیوں میں نہا گیا۔

بیڈ پہ لیٹا وجود روشنی کی چمک سے جاگ چکا تھا۔۔ اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کے سامنے دیکھا۔ وہ حسن کی دیوی اپنی تمام تر حشر سمانیوں کے ساتھ اسکے سامنے کھڑی تھی۔ اسکی بچپن سے عادت تھی وہ یونہی بے دھڑک کمرے میں داخل ہو جاتی تھی۔۔۔ وہ جتنا اگنور کرتا اتنا ہی وہ تنگ کرتی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ مینرز نہیں ہیں تمہیں کہ کسی کے کمرے میں بغیر اجازت داخل نہیں ہوتے۔" اثمر نے اپنے اوپر سے کمبل اٹھا کے پھینکا۔ سلیپر میں پیر ڈال کے وہ کھڑا ہو چکا تھا۔

"میں سمجھی یہ فرازم کا کمرہ ہے۔۔۔۔ سوری۔۔۔!" وہ جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے بولی۔

"کیوں فرازم کے کمرے میں یونہی بے دھڑک داخل ہو جاتی؟؟؟ وہ بھی تو اس وقت سو رہا ہوتا۔۔ کچھ خیال ہے تمہیں۔۔۔" وہ خود تو اسے نظر انداز کرتا تھا لیکن فرازم کا نام اسکے لبوں سے

Posted on Kitab Nagri

برداشت نہیں کر سکتا تھا۔رف سے حلیئے اور بھینچے لب میں وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔کھڑی مغرور ناک اسکی وجاہت میں مزید اضافہ کرتی تھی۔

"ہاں کیونکہ وہ مجھے ایسے نہیں ڈانٹتے۔۔۔"وہ شکوہ ظاہر کر رہی تھی کہ اثمر ایک جست میں اس تک آیااور اسکا بازو دبوچ کے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔

"وہ تمہیں نہیں ڈانٹتا تو پھر کیا بٹھا کے باتیں بھگارتا ہے۔آج ویسے ہی تم خاص تیاری کے ساتھ آئی ہو۔۔۔۔!"اسکے تاثرات خطرناک حد تک سرد تھے۔آفریشم کا دل اسکی سنگ دلی پہ دکھا تھا۔وہ ایسا ہی تھا شروع سے۔۔۔مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو اس کے دل کی طرف کھینچا چلا جاتا تھا۔وہ جانتی تھی کہ کہیں اثمر کی آنکھوں میں بھی شاید اسکے لئے محبت کی رمق پیدا ہو جائے۔۔۔

"یہ اتنی تیاری کس بات کیلئے ہے۔۔۔صاف کرو فورا اپنے لبوں پہ لگے اس رنگ کو۔"اثمر کی نگاہ بھٹک کے اسکے گلابی لبوں پہ گئی تو وہ بھڑک اٹھا۔آفریشم نے اسکی آواز پہ اچھا کے ڈوپٹے کے پلو سے ہونٹ صاف کئے۔۔آنکھوں میں شکوہ درج تھا جس سے وہ نظریں چرا گیا۔۔

"میں اب یہاں نہیں آؤں گی۔۔غلطی ہو گئی جو آ گئی۔فرازم آپ سے بہت اچھے ہیں۔وہ مجھے ڈانٹتے نہیں ہیں اور نہ ایسے دھونس جماتے اور نہ یوں تکلیف دیتے ہیں۔۔۔"وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو ہاتھ کی پشت سے دھکیلتے ہوئے اسے دکھادے کے باہر جانے لگی۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ہاں نہیں ہوں میں اچھا۔۔۔جاؤ یہاں سے۔ آئی سیڈ گیٹ آؤٹ۔۔۔"وہ آپے سے باہر ہو چکا تھا۔اسکی دھاڑ پہ ایک پل کیلئے آفریشم کا دل سہما تھا۔قدم لڑکھڑائے۔وہ اپنا توازن برقرار رکھتے اپنا گلابی آنچل سنبھالے جاچکی تھی۔پیچھا کھڑا اثمر خالی نگاہوں سے اسکے گلابی آنچل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ آج بھی اکیلا رہ گیا تھا۔فرازم کے پاس سب کچھ تھا لیکن اثمر اکیلا تھا۔ہمیشہ سے تنہا۔۔۔

اسے اب اس گھر سے چلے جانا چاہیئے تھا۔اسے یاد تھا جب وہ کبھی آفریشم کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کرتا تو فرازم اسے کھیلنے نہیں دیتا تھا۔ایزل کی کہی ہوئی بات آج تک اسکے زہن میں چپک کے رہ چکی تھی۔۔"آفریشم صرف میرے فرازم کی بیوی بنے گی۔۔۔!دونوں ساتھ میں بہت اچھے لگتے ہیں۔۔"ایزل کی کہی ہوئی بات نے اس پہ حقیقت اشکار کر دی تھی۔۔

آفریشم کو شاید فرازم کا ہونا تھا لیکن وہ اس دل کیا کرتی جو اثمر کیلئے دھڑکتا تھا۔

نئی داستان لکھا جارہی تھی۔۔۔کردار بدل چکے تھے۔۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت بیک وقت سب پہ مہربان نہیں ہو سکتی۔کسی کو مل جاتی اور کسی کو ہجر کا غم سونپ دیتی ہے۔

دل کے لٹ جانے کا اظہار ضروری تو نہیں

یہ تماشہ سرِ بازار ضروری تو نہیں

Posted on Kitab Nagri

مجھے تھا عشق تیری روح سے اور اب بھی ہے

جسم سے ہو کوئی سروکار یہ ضروری تو نہیں

میں تجھے ٹوٹ کر چاہوں تو میری فطرت ہے

بھی ہو میرا طلبگار یہ ضروری تو نہیں۔

اے ستم کر زرا جھانک میری آنکھوں میں

زبان سے ہو پیار کا اظہار ضروری تو نہیں۔

ThE End

اسلام علیکم

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com